e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 223 Thursday , May 14 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۲۲۳) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۴-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۶-ذیقعدہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

کیرالہ کے نئے وزیر اعلیٰ کے نام کا اعلان آج

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ کیرالہ میں نئے وزیر اعلیٰ کے نام کا اعلان کل (جمعرات) کر دیا جائے گا۔ کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج مسٹر جے رام رمیش نے بدھ کی شام نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کیرالہ کانگریس قانون ساز پارٹی کے ارکان کی جانب سے بااختیار بنائے جانے کے بعد، کانگریس اعلیٰ کمان نے تمام ضروری بات چیت مکمل کر لی ہے اور ریاست کے لیے نئے وزیر اعلیٰ کے نام کا اعلان کل کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اہم میٹنگ میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی سمیت کئی سرکردہ رہنماؤں نے شرکت کی۔ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں کیرالہ کانگریس قانون ساز پارٹی کی رائے کی بنیاد پر ممکنہ ناموں پر غور کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق، اسمبلی انتخابات کے نتائج آنے کے بعد سے کانگریس قیادت ریاست کے سینئر لیڈروں، سابق ریاستی صدور اور دیگر اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں کے ساتھ وزیر اعلیٰ کے عہدے کے حوالے سے مسلسل مشاورت کر رہی تھی۔

ایئر انڈیا نے اپنی بین الاقوامی پروازوں میں کٹوتی کا اعلان کیا

نئی دہلی (یو این آئی) ٹاٹا گروپ کی فضائی کمپنی ایئر انڈیا نے طیاروں کے ایندھن (اے ٹی ایف) کی قیمتوں میں اضافے اور مغربی ایشیا میں فضائی حدود پر جاری پابندیوں کے پیشِ نظر بین الاقوامی پروازوں میں کٹوتی کا اعلان کیا ہے۔ ایئر لائنز نے بدھ کو ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ وہ جون سے اگست کے دوران منتخب بین الاقوامی روٹس پر پروازوں کو معقول بنائیگی۔ کمپنی نے اس فیصلے کے لیے "کئی عوامل کے مشترکہ اثرات" کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے، جن میں مغربی ایشیا کے بحران کی وجہ سے بعض علاقوں میں فضائی حدود کی پابندیوں کا برقرار رہنا اور ایندھن کی قیمتوں کا ریکارڈ سطح پر پہنچنا شامل ہے۔ کمپنی کے مطابق، جون سے اگست کے درمیان وہ ہر ماہ 200,1 سے زائد بین الاقوامی پروازوں کا آپریشن کرے گی۔ ان تبدیلیوں کا مقصد نیٹ ورک کے استحکام کو برقرار رکھنا اور آخری لمحات میں مسافروں کو ہونے والی زحمت سے بچانا ہے۔

ہفتے میں ایک دن بس اور میٹرو سے سفر کریں، وزراء گاڑیوں کے بیڑے میں 50 فی صد کی کٹوتی کریں: سی ایم یوگی

توسیع شدہ کابینہ کی پہلی میٹنگ میں اہم فیصلہ

دفتر میں ایئر کنڈیشنر کا درجہ حرارت 24 سے 26 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان ہونا چاہئے

لکھنؤ۔ (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کابینہ میں توسیع کے بعد جمعرات کو منعقدہ توسیع شدہ کابینہ کی پہلی میٹنگ میں حکومتی کفایت شعاری اور توانائی کے تحفظ پر مبنی نئی طرزِ حکمرانی کا خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے وزراء سے اپیل کی کہ وہ ہفتے میں کم از کم ایک دن عوامی ٹرانسپورٹ کا استعمال کریں اور اپنی سرکاری گاڑیوں کے بیڑے کو 50 فی صد تک کم کریں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے آئندہ چھ ماہ تک ریاستی حکومت کے تمام وزراء اور سینئر افسران کو ناگزیر حالات کے علاوہ بیرونِ ملک سفر سے گریز کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں ایندھن کی بچت صرف معاشی ضرورت نہیں بلکہ قومی ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے پٹرول اور ڈیزل کی کم سے کم کھپت کی اپیل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش کابینہ کو خود مثال قائم کرنی چاہیے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزراء ہفتے میں ایک دن میٹرو، بس، ای رکشہ، کارپولنگ یا سائیکل کا استعمال کریں تا کہ سماج میں مثبت پیغام جائے اور عام لوگ بھی اس سے ترغیب حاصل کریں۔ انہوں نے 50 سے زیادہ ملازمین والے اداروں میں ہفتے میں کم از کم دو دن ورک فرام ہوم نظام نافذ کرنے پر بھی زور دیا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے حکومتی امور میں ڈیجیٹل اور ورچوئل ذرائع کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ بین الاضلاعی میٹنگیں، تربیتی پروگرام اور اسمبلی و قانون ساز کونسل کی اسٹینڈنگ کمیٹیوں کی نشستیں جہاں ممکن ہو ہائبرڈ موڈ میں منعقد کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ سکریٹریٹ اور ڈائریکٹوریٹ میں اے سی کا درجہ حرارت 24 سے 26 ڈگری سیلسیس کے درمیان رکھا جائے اور قدرتی روشنی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ لفٹ اور اے سی کا استعمال صرف ضرورت کے مطابق ہو۔ توانائی کے تحفظ کو ترجیح قرار دیتے ہوئے انہوں نے شمسی توانائی کے وسیع استعمال اور اسکولوں و کالجوں تک بیداری مہم چلانے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی الیکٹرک گاڑیوں کے لیے نئی پالیسی تیار کرنے کو بھی کہا۔ انہوں نے ایل پی جی سلنڈر کے بجائے پی این جی کنکشن کو ترجیح دینے اور تجارتی صارفین کو بھی پی این جی سے جوڑنے کے لیے فوری پالیسی تبدیلیوں کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے شادی بیاہ اور دیگر تقریبات گھروں یا مقامی مقامات پر منعقد کرنے کا مشورہ دیا تا کہ غیر ضروری اخراجات کم ہوں اور مقامی روزگار کو فروغ ملے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ وزراء تحفے میں صرف اتر پردیش میں تیار شدہ مصنوعات دیں اور ایک ضلع ایک پروڈکٹ اسکیم کے تحت معیاری مقامی مصنوعات کو ترجیح دی جائے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے درآمداتی اشیا کے کم سے کم استعمال، تیل دار فصلوں کی پیداوار بڑھانے اور قدرتی کھیتی کو فروغ دینے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کیمیائی کھادوں کا متوازن استعمال کیا جائے اور خوردنی تیل کی کھپت کم کرنے کے لیے عوام میں بیداری پھیلائی جائے۔ انہوں نے سونے کی غیر ضروری درآمد کی حوصلہ شکنی کرنے اور بارش کے پانی کے تحفظ کو عوامی تحریک بنانے کی بھی اپیل کی۔

امول اور مدر ڈیری نے دودھ کی قیمتوں میں کیا اضافہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) امول اور مدر ڈیری نے جمعرات سے دودھ کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ مدر ڈیری کے ایک ترجمان نے بدھ کو میڈیا کے لیے جاری کردہ بیان میں کہا کہ 14 مئی سے دودھ کے تمام ویرینٹ کی خوردہ قیمتوں میں دو روپے فی لیٹر کا اضافہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک سال میں کسانوں سے دودھ خریدنے کی لاگت میں چھ فیصد اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ سے دودھ کے دام بڑھانا ضروری ہو گئے تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بڑھی ہوئی لاگت کا صرف ایک جزوی بوجھ صارفین پر ڈالا گیا ہے۔ ترجمان نے یہ بھی کہا ہے کہ دودھ کی فروخت سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کا 75 سے 80 فیصد حصہ براہِ راست کسانوں کو ملتا ہے۔ مدر ڈیری کا ٹوکن دودھ اب 56 روپے کے بجائے 58 روپے فی لیٹر ملے گا۔ فل کریم دودھ کی قیمت اب 72 روپے، ٹونڈ دودھ کی 60 روپے اور ڈبل ٹونڈ دودھ کی 54 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے۔ مدر ڈیری کا ایک لیٹر کاؤ ملک اب 62 روپے اور پرو ملک 72 روپے کا ملے گا۔ تمام اقسام میں دو دو روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ امول نے بھی ملک بھر میں زیادہ تر کیٹیگریز میں دو روپے فی لیٹر اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اس نے بھی اس اضافے کے لیے کسانوں سے خریداری کی بڑھی ہوئی لاگت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

یوپی میں طوفانی آندھی نے مچائی تباہی

دیواریں اور درخت گرنے سے 14 لوگوں کی موت

اتر پردیش میں 20 منٹ کے طوفان نے اجاڑے کئی گھر، کانپور، فتح پور، اناؤ، ہردوئی سمیت متعدد اضلاع میں جانوں کا ضیاع

لکھنؤ/کانپور۔ اتر پردیش میں موسم اچانک بدل گیا اور تباہی مچادی۔ دیواریں گر گئیں، چھتیں گر گئیں اور درخت گر گئے۔ ہردوئی میں ایک، اناؤ ضلع میں چار، فتح پور میں سات اور کانپور دیہات میں دو کی موت ہوئی۔ اناؤ ضلع میں 20 منٹ کے طوفان نے تباہی مچا دی، مختلف علاقوں میں چار لوگوں کی موت ہو گئی۔ اسیوان تھانہ علاقہ کے بابا کھیڑا کے رہنے والے جگدیش کا بیٹا انش (9) دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ دوپہر 2 بجے کے قریب، اچانک ایک طاقتور طوفان نے انش اور دوسرے بچوں پر قریب ہی یوکلپٹس کا درخت گرا دیا۔ انش کو کچل کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ بارہ خورد گاؤں کے رہنے والے راجی پال (42) اور امیت (30) ولد لکشمن ساکن مقبول کھیڑا بھی درخت کے نیچے پھنس گئے۔ جائے وقوعہ پر گاؤں والوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی، درخت کو اٹھانے کے لیے ہائیڈرا کا استعمال کرتے ہوئے، سبھی کو بچایا، اور انہیں میا گنج سی ایچ سی بھیج دیا۔ دہی تھانہ علاقے کے سنکھو پور گاؤں کے رہنے والے رام آسرے (70) اپنے گاؤں کے باہر ایک کھیت کے مالک تھے۔ اس نے کھیت میں آم کا ایک درخت لگایا ہوا تھا۔ بدھ کے روز وہ کھیت میں تھا کہ ایک زوردار طوفان آیا اور آم کا درخت اس پر گر گیا اور اسے کچل دیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اس کا بیٹا روی شنکر اپنے والد کو ضلع اسپتال لے گیا، جہاں ڈاکٹر نے انہیں مردہ قرار دیا۔ اسی علاقے کے پونگھا گاؤں میں سیارام ولد کنہائی اور ونود کمار ولد رام نریش کی دیوار گرنے سے موقع پر ہی موت ہو گئی۔ کانپور دیہات کے کچھ حصوں میں بدھ کی سہ پہر کو گرج چمک کے ساتھ بارش اور اولے پڑے۔ رام بہادر کی بیٹی روچی (19)، جو رسول آباد کے بھوتاری میں بکریاں چرانے گئی تھی، بارش شروع ہونے پر قریب ہی واقع رام کمار دیواکر کے کھیت میں واقع نیم کے درخت کے نیچے اپنی بکریاں لے گئی۔ بھوتھری گاؤں کا رہنے والا رام چندر (60) پہلے ہی وہاں موجود تھا۔ روچی کی موت آسمانی بجلی گرنے سے ہوئی۔ بوڑھے رام چندر کو معمولی جھلس گئی۔ روچی کی 19، رام چندر کی 13 اور نیاپوروا کے رہنے والے رادھیشیام کی ایک بکری طوفان میں مر گئی۔ جلے ہوئے زخموں کا شکار رام چندر کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دریں اثنا، سومیا (10)، ڈیرا پور تھانہ کے گوریا پور کے رہنے والے ناتھو رام کی بیٹی، جو کہ براور تھانہ کے کٹرا میں ایک رشتہ دار کے گھر شادی میں شرکت کرنے آئی تھی، دوپہر 2 بجے کے قریب ایک مٹی کی دیوار کے پاس کھڑی تھی۔ بدھ کو۔ ایک زوردار طوفان نے دیوار کو گرا دیا، اسے ملبے کے نیچے دب گیا۔ جب لوگوں نے اسے بچایا تب تک وہ مر چکی تھی۔ اے ڈی ایم فائنانس اینڈ ریونیو دشینت کمار نے بتایا کہ رسول آباد میں آسمانی بجلی گرنے سے نوجوان خاتون کی موت اور مویشیوں کے نقصان کے بارے میں ایس ڈی ایم رسول آباد سے رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ بروڑ واقعہ کے حوالے سے تحصیل سے رپورٹ بھی طلب کر لی گئی ہے۔ متاثرہ خاندانوں کو ضابطے کے مطابق مالی امداد فراہم کی جائے گی۔

بدھ کی شام ایک تیز طوفان میں ایک نوجوان سمیت سات افراد ہلاک ہو گئے۔ سات دیگر زخمی ہوئے۔ کئی علاقوں میں کئی گھنٹے بجلی کی فراہمی بھی معطل رہی۔ صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے ریونیو اور پولیس کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئی ہیں۔

ہتھ گام کے نمائندے کے مطابق غازی پور تھانہ علاقہ کے دندرا گاؤں کے رہنے والے وجے بہادر گوتم کا بیٹا ہرتیک گوتم (15) کئی روز قبل اپنی والدہ کو بیتا کے ساتھ ہتھ گام تھانہ علاقہ کے تحت قاسم پور کٹرا گاؤں میں اپنے نانا جیالال کے گھر آیا تھا۔ ہرتیک کی موت پڑوسی کے گھر کی دیوار سے کچلنے کے بعد ہوئی جو ایک زوردار طوفان کے دوران گر گئی۔ ہتھ گام تھانہ علاقہ کے چلتھرا گاؤں کے رہنے والے مرحوم احمد علی کی بیوی عمیرہ بیگم (65) گھر کی تیسری منزل پر تھیں۔ وہ طوفان پر قابو کھو بیٹھی اور دوسری منزل کی چھت پر گر گئی، سر میں شدید چوٹ آئی۔ اس کے اہل خانہ اسے سنٹرل ہیلتھ سینٹر (CHC) لے گئے، جہاں ایک ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دیا۔ ہتھ گام کے منموہن پور گاؤں کا رہنے والا واسودیو (70) کھیتوں سے گھر لوٹ رہا تھا کہ درخت کی ایک شاخ ٹوٹ کر اس پر گر گئی جس سے اس کے سر پر شدید چوٹ آئی۔ اسے سی ایچ سی سے ضلع اسپتال ریفر کیا گیا، جہاں راستے میں ہی اس کی موت ہو گئی۔ حسین گنج تھانہ علاقے کے بامرولی گاؤں کے رہنے والے دریودھن لودھی کی بیوی سیا کالی (55) اپنے دروازے پر کھڑکی والی چھت کے نیچے بیٹھی تھی۔ چھت کنکریٹ کی دیوار سے لٹکی ہوئی تھی۔

(بقیہ صفحہ 3 پر)

طوفان کے بعد کئی علاقوں میں بجلی سپلائی متاثر، انتظامیہ الرٹ

وزیر اعظم کے قافلے کا سائز ہوا چھوٹا، گاڑیوں کی تعداد میں کٹوتی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے قافلے کے سائز میں نمایاں کمی کر دی ہے۔ یہ اقدام ان کے حالیہ گھریلو دورے کے دوران نافذ کیا گیا۔ قافلے میں گاڑیوں کی تعداد میں کٹوتی کی گئی ہے حالانکہ ایس پی جی پروٹوکول کے مطابق ضروری حفاظتی انتظامات کو برقرار رکھا گیا ہے۔ حال ہی میں کی گئی ان کی تقریر کے فوراً بعد گجرات اور آسام میں بھی قافلے کے سائز کو چھوٹا کر دیا گیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیر اعظم مودی نے یہ بھی کہا ہے کہ جہاں ممکن ہو، ان کے قافلے میں الیکٹرک گاڑیوں کو شامل کیا جائے لیکن اس کے لئے نئی گاڑی نہ خریدی جائیں۔ اخراجات میں کٹوتی کی یہ مہم اب کئی صوبوں میں دکھائی دے رہی ہے۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما اور مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ موہن یادو سمیت دیگر لیڈروں نے بھی اپنے قافلوں میں گاڑیوں کی تعداد کم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قدم وزیر اعظم کی اس اپیل کا حصہ مانا جا رہا ہے جس میں انہوں نے ضروری سفر کم کرنے اور قومی وسائل کی بچت پر زور دیا تھا۔ امریکہ-ایران کشیدگی سے پیدا ہوئے توانائی بحران اور خام تیل کی اونچی قیمتوں کے درمیان وزیر اعظم مودی نے اتوار کو باشندگان ملک سے مل کر عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال، سپلائی چین میں رکاوٹ اور افراط زر کے دباؤ کا سامنا کرنے کی اپیل کی تھی۔ وزیر اعظم مودی نے شہریوں سے قوم کے لیے ذمہ دارانہ طرز زندگی اپنانے اور گھریلو مصنوعات کا استعمال کر کے انہیں فروغ دینے کی اپیل کی تھی۔

نیٹ یو جی تنازعہ پہنچا سپریم کورٹ

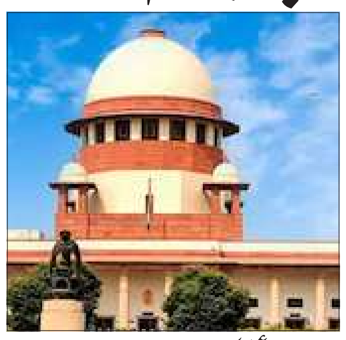

'فیڈریشن آف آل انڈیا میڈیکل ایسوسی ایشن' کی عرضی داخل، متعدد اصلاحات کا مطالبہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) نیٹ یو جی 2026 امتحان سے متعلق معاملہ اب سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے۔ فیڈریشن آف آل انڈیا میڈیکل ایسوسی ایشن (ایف اے آئی ایم اے) کی جانب سے عدالت میں ایک عرضی دائر کرتے ہوئے امتحان کے عمل پر سنگین سوالات اٹھائے گئے ہیں اور کئی اہم اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایف اے آئی ایم اے کا کہنا ہے کہ کچھ عرصے سے نیٹ جیسے قومی سطح کے امتحانات کی ساکھ پر بار بار سوال اٹھتے رہے ہیں۔ خاص طور پر پیپر لیک، تکنیکی خامیوں اور شفافیت کے فقدان جیسی شکایات نے لاکھوں طلباء اور سرپرستوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اسی وجہ سے تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ نیٹ یو جی 2026 کے پورے عمل کو یا تو دوبارہ منعقد کیا جائے یا پھر اسے عدالتی نگرانی میں کرایا جائے تا کہ غیر جانبداری برقرار رہے۔ درخواست میں سب سے بڑا معاملہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) سے متعلق ہے۔ ایف اے آئی ایم اے کا استدلال ہے کہ این ٹی اے کے کام کاج پر پچھلے کچھ سالوں سے مسلسل سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس لیے اسے یا تو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے یا پھر اس کی تشکیل نو کر کے ایک نیا، زیادہ شفاف، تکنیکی طور سے مضبوط اور خود مختار ادارہ بنایا جائے۔

پیپر لیک: کیجریوال نے سڑکوں پر اترنے کیلئے جین زی سے کی اپیل

نئی دہلی، (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے بدھ کو کہا کہ پیپر لیک جیسے گھناؤنے کھیل کو بند کرنے کے لیے ملک کی جنریشن زی (نوجوان نسل) کو سڑکوں پر اتر کر پرامن احتجاج کرنا پڑے گا۔ مسٹر کیجریوال نے نیٹ پیپر لیک معاملے کے حوالے سے بدھ کو ملک کے نوجوانوں سے براہِ راست ورچوئل خطاب کیا۔ انہوں نے نوجوان نسل کو پکارتے ہوئے کہا کہ پیپر لیک بہت ہو چکا، اب اس گھناؤنے کھیل کو ختم کرنے کے لیے ملک کے نوجوانوں کو سڑکوں پر نکلنا ہوگا۔ انہوں نے نیپال اور بنگلہ دیش کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ جب وہاں کے نوجوان اپنی حکومتیں بدل سکتے ہیں، تو ہمارے ملک کے نوجوان پیپر لیک میں ملوث وزراء اور لیڈروں کو جیل کیوں نہیں بھیج سکتے؟ انہوں نے کہا کہ ہر بار جانچ سی بی آئی کے سپرد کر دی جاتی ہے، لیکن آج تک کسی کو سزا نہیں ملی اور اس بار بھی کچھ ہونے والا نہیں ہے۔

ملائم سنگھ کے بیٹے پرتیک یادو کی موت، آخری رسومات آج

پوسٹ مارٹم رپورٹ نے موت کی وجہ سے اٹھایا پردہ، اکھلیش یادو اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا اظہار تعزیت

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے بانی اور سابق وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کے بیٹے پرتیک یادو کی موت کی وجہ سے پوسٹ مارٹم رپورٹ نے پردہ اٹھا دیا ہے۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق 38 سالہ پرتیک یادو کی موت 'کارڈیو ریسپائریٹری کولیپس' کے سبب ہوئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ حالت بڑے پیمانے پر ہونے والے 'پلمونری تھرومبوایمبولزم' کی وجہ سے پیدا ہوئی، جس میں پھیپھڑوں کی رگوں میں خون کے لوتھڑے جم جاتے ہیں اور اس سے دل کام کرنا بند کر دیتا ہے اور سانس اچانک رک جاتی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق بدھ کی علی الصبح اچانک طبیعت بگڑنے کے بعد پرتیک یادو کو لکھنؤ کے سول اسپتال لے جایا گیا تھا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اس خبر کے پھیلتے ہی سیاسی و سماجی حلقوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور تعزیتی پیغامات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ پرتیک کے بھائی اکھلیش یادو اور ان کی بیوی ڈمپل یادو سمیت سماجوادی پارٹی کے سرکردہ لیڈران پرتیک کے گھر پہنچے اور ان کی بیوہ اپرنا یادو سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور کچھ دیگر بی جے پی لیڈران نے بھی اپرنا یادو کی رہائش پر پہنچ کر اظہار تعزیت کیا۔

اکھلیش یادو کے علاوہ ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی پرتیک یادو کے انتقال پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تعزیت پیش کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ، 'پدم وبھوشن' آنجہانی ملائم سنگھ یادو جی کے بیٹے اور یوپی ریاستی خواتین کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو کے شوہر پرتیک یادو کا اچانک انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ عاجزانہ خراج عقیدت۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "میری تعزیت سوگوار خاندان کے ساتھ ہے۔ پربھو شری رام سے دعا ہے کہ ان کی روح کو سکون اور غم زدہ لواحقین کو اس عظیم دکھ کو برداشت کرنے کی طاقت فراہم کریں۔" اکھلیش یادو اور یوگی آدتیہ ناتھ کے علاوہ اتر پردیش بی جے پی کے صدر اور مرکزی وزیر مملکت پنکج چودھری نے بھی پرتیک یادو کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ، پدم وبھوشن آنجہانی ملائم سنگھ یادو جی کے بیٹے اور اتر پردیش خواتین کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو کے شوہر پرتیک یادو کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ اس مشکل وقت میں میری گہری تعزیت سوگوار خاندان کے ساتھ ہے۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ

پوسٹ مارٹم رپورٹ میں کئی اہم باتیں سامنے آئی ہیں۔ فارنسک ماہرین نے مزید جانچ کے لیے پورے دل اور پلمونری تھرومبوایمبولک مواد کو فارملین میں محفوظ رکھا ہے، تا کہ ہسٹو پیتھولوجیکل جانچ کی جا سکے۔ اس کے علاوہ وسرا سیمپل تفصیلی کیمیائی تجزیہ کے لیے متعلقہ پولیس کو سونپ دیا گیا ہے، تا کہ موت سے جڑی دیگر ممکنہ وجوہات کی بھی جانچ ہو سکے۔

این رنگا سامی نے پانچویں بار پڈوچیری کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھایا

تجربہ کار رہنما اور 'اے آئی این آر سی' کے بانی این رنگا سامی نے بدھ (13 مئی) کو پانچویں بار پڈوچیری کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھایا۔ ان کے ساتھ 'اے آئی این آر سی' کے ملّاڈی کرشنا راؤ اور بی جے پی کے اے نمشوائم نے بھی وزیر کے طور پر حلف لیا۔ لیفٹیننٹ گورنر کے کیلاش ناتھن نے راج نواس میں منعقدہ حلف برداری تقریب میں تمام لیڈران کو عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ این رنگا سامی 4 بار (2 001-2006، 2006-2008، 2011-2016 اور 2021 سے اب تک) پڈوچیری کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ حلف برداری کی تقریب میں بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین اور سینئر لیڈر بی ایل سنتوش بھی موجود رہے۔ حال ہی میں ہونے والے اسمبلی انتخاب میں این ڈی اے اتحاد نے جیت درج کر کے اقتدار برقرار رکھا تھا۔ حلف لینے کے بعد وزیر اعلیٰ این رنگا سامی نے کہا کہ "مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ میں نے پانچویں بار پڈوچیری کے وزیر اعلیٰ کے طور پر عہدہ سنبھالا ہے۔ ہم لوگوں کی بھلائی اور ریاست کی ترقی کے لیے کام کریں گے۔ میری حکومت ہر اس قدم کو نافذ کرے گی، خواہ وہ کسی مخصوص کام میں تیزی لانا ہو یا نئے منصوبے شروع کرنے ہوں، جس سے ریاست کی ترقی میں مدد ملے۔

آر بی آئی گورنر نے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کا اندیشہ کیا ظاہر، مغربی ایشیا کے حالات کا پڑے گا اثر

ممبئی (ایجنسی) مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ کا اثر اب ہندوستانی معیشت پر بھی نظر آنے لگا ہے۔ لیکن یہ اثر آنے والے دنوں میں مزید بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر سنجے ملہوترا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر یہ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی طویل عرصہ تک جاری رہی تو ملک میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں۔ فی الحال حکومت اور سرکاری تیل کمپنیاں خام تیل کی بڑھتی قیمتوں کا بوجھ خود برداشت کر رہی ہیں، لیکن اس صورتحال کو زیادہ عرصہ تک برقرار رکھنا آسان نہیں ہوگا۔ یہ بیان آر بی آئی گورنر سنجے ملہوترا نے سوئٹزرلینڈ میں منعقد ایک بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے کہا کہ حکومت نے ابھی ایکسائز ڈیوٹی کم کر رکھی ہے اور سرکاری تیل کمپنیاں بھی نقصان برداشت کرتے ہوئے صارفین پر مکمل بوجھ نہیں ڈال رہیں۔ لیکن اگر جنگ اور کشیدگی طویل کھنچتی ہے تو قیمتوں میں اضافہ عام لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی لوگوں سے ایندھن کی بچت کرنے اور غیر ضروری اخراجات کم کرنے کی اپیل کی ہے۔

فلور ٹیسٹ میں پاس ہوئے وجے

144 اراکین اسمبلی کا ملا ساتھ، مخالفت میں پڑے صرف 22 ووٹ

چنئی (ایجنسی) نو منتخب وزیر اعلیٰ وجے نے تمل ناڈو اسمبلی میں فلور ٹیسٹ پاس کر لیا ہے۔ وجے حکومت کو فلور ٹیسٹ میں 144 اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہوئی، جب کہ اپوزیشن پارٹیوں نے فلور ٹیسٹ کی ووٹنگ سے قبل ایوان سے واک آؤٹ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹی وی کے کی زیر قیادت مخلوط حکومت نے اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی قیادت والی تملگا ویتری کژگم (ٹی وی کے) حکومت نے بدھ کے روز 234 رکنی اسمبلی میں اتحادی جماعتوں اور اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکینِ اسمبلی کے تعاون سے آسانی سے اعتماد کا ووٹ جیت کر اپنی اکثریت ثابت کر دی۔ مسٹر وجے کو یہ کامیابی اس وقت ملی جب 59 اراکین پر مشتمل اہم اپوزیشن جماعت ڈی ایم کے نے ایوان سے واک آؤٹ کیا، جبکہ اے آئی اے ڈی ایم کے کی اتحادی چار رکنی پٹالی مکل کچی (پی ایم کے) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ مسٹر وجے کی جانب سے اپنی حکومت پر اعتماد کے اظہار کی قرارداد پیش کرنے اور مختلف جماعتوں کے قائدین کے خطاب کے بعد قرارداد پر ووٹنگ کرائی گئی۔ اگرچہ دو متبادل موجود تھے، لیکن اسپیکر جے سی ڈی پربھاکر نے وائس ووٹ کے بجائے حکومت کی حمایت کرنے والوں کی گنتی کرنے کا انتخاب کیا۔

ایوان کے 232 اراکین میں سے 171 اراکین موجود تھے۔ مسٹر وجے نے ایک نشست سے استعفیٰ دے دیا تھا اور مدراس ہائی کورٹ نے ٹی وی کے کے ایک ایم ایل اے کو اعتماد کے ووٹ میں حصہ لینے سے روک دیا تھا۔ ایوان میں مسٹر وجے نے اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکین سمیت 144 ارکان کی حمایت کے ساتھ آسانی سے فلور ٹیسٹ جیت لیا، جبکہ اس کی مخالفت میں 22 ووٹ پڑے اور پانچ اراکان غیر جانبدار رہے۔ قرارداد کی حمایت کرنے والے 144 اراکینِ اسمبلی میں ٹی وی کے کے 104 اراکین (اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور عدالت کی طرف سے روکے گئے ایک رکن کے علاوہ)، پانچ حمایتی جماعتوں کے 13 اراکین، اے ایم ایم کے کا ایک اور بقیہ اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکین شامل تھے۔ مسٹر وجے کی قیادت والی چار دن پرانی حکومت کے لیے یہ پہلی اور شاندار جیت ہے، جن کی پارٹی 108 اراکین کے ساتھ سب سے بڑی جماعت کے طور پر ابھری تھی لیکن اکثریت سے پیچھے تھی۔ گورنر آر وی آرلیکر کی جانب سے حکومت بنانے کی دعوت دیے جانے کے بعد، انہوں نے ہدایات کے مطابق مطلوبہ تعداد جمع کر کے اپنی طاقت ثابت کی۔ مسٹر وجے کے ذریعے قرارداد پیش کیے جانے کے بعد، کانگریس، سی پی آئی، سی پی آئی (ایم)، وی سی کے اور انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) سمیت حمایتی جماعتوں کے قائدین نے وزیر اعلیٰ کے حق میں بولتے ہوئے اپنی حمایت کا یقین دلایا تا کہ بی جے پی کو دور رکھا جا سکے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کی قیادت والے اتحاد کے حلیف اے ایم ایم کے کے نکالے گئے واحد رکنِ اسمبلی کامراج نے کچھ رکاوٹوں کے باوجود وجے کو اپنی حمایت دینے کا عہد کیا۔

آبنائے ہرمز بحران

اٹلی نے دو جنگی جہاز بھیجنے کی تیاری شروع کردی

آسٹریلیا آبنائے ہرمز کے دفاعی مشن میں شامل ہونے کے لیے تیار ☆ آبنائے ہرمز کے تحفظ کے لیے برطانیہ بین الاقوامی فوجی مشن میں شامل

روم، 13 مئی (یواین آئی) اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ وہ خلیجی خطے کے قریب دو جنگی جہاز بھیجنے کی تیاری کر رہا ہے، تاہم ان کی باضابطہ تعیناتی صرف اس صورت میں کی جائے گی جب خطے میں دیرپا اور قابلِ اعتماد جنگ بندی قائم ہو جائے۔ اٹلی کے وزیرِ دفاع گیڈو کروسیٹو نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز سے متعلق کسی بھی بین الاقوامی مشن میں شمولیت کے لیے قانون سازوں کی پیشگی منظوری ضروری ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری مشرقِ وسطیٰ تنازع کے باعث آبنائے ہرمز کی مؤثر ناکہ بندی نے عالمی معیشت کو متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں تیل اور کھاد کی قیمتوں میں اضافہ اور عالمی سپلائی چین میں خلل پیدا ہوا۔ امریکہ کی جانب سے ایران پر آبنائے میں بارودی سرنگیں بچھانے کے الزامات بھی عائد کیے جا چکے ہیں۔ گیڈو کروسیٹو نے کہا کہ اٹلی کسی بھی فوجی تعیناتی کے لیے صرف عارضی جنگ بندی نہیں بلکہ ''حقیقی، معتبر اور مستحکم جنگ بندی'' یا اس سے بھی بہتر مستقل امن چاہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بارودی سرنگیں ہٹانے والے بحری جہازوں کو خطے تک پہنچنے میں کئی ہفتے لگ سکتے ہیں، اسی لیے اٹلی ان کی ''پیشگی تعیناتی کی تیاری'' کر رہا ہے، جو ابتدائی طور پر مشرقی بحیرۂ روم اور بعد ازاں بحیرۂ احمر تک کی جائے گی۔ اطالوی وزیرِ دفاع نے مزید کہا، ''صرف احتیاطی اقدام کے طور پر ہم دو جہازوں کو آبنائے کے نسبتاً قریب رکھنے کا انتظام کر رہے ہیں۔'' ادھر برطانیہ اور فرانس بھی خطے میں عالمی جہاز رانی کے تحفظ کے لیے ممکنہ بحری مشن سے متعلق مذاکرات کی قیادت کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک پہلے ہی اس بات کا اعلان کر چکے ہیں کہ وہ قریبی علاقوں میں جنگی جہازوں کی ''تعیناتی کی تیاری'' کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری مذاکرات، جن کا مقصد مشرقِ وسطیٰ جنگ کا خاتمہ اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنا ہے، تاحال تعطل کا شکار ہیں۔

☆ آسٹریلیا کے وزیرِ دفاع رچرڈ مارلس نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کے تحفظ کے لیے برطانیہ اور فرانس کی قیادت میں قائم کیے جانے والے کثیر القومی فوجی مشن میں شامل ہوگا۔ بدھ کے روز 40 ممالک کے اجلاس کے بعد جاری بیان میں رچرڈ مارلس نے کہا کہ آسٹریلیا اس مشن کے لیے ایک ای-سیون ویج ٹیل نگراں طیارہ فراہم کرے گا، جو پہلے ہی متحدہ عرب امارات کو ایرانی ڈرون حملوں سے بچانے کے لیے خطے میں تعینات ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا برطانیہ اور فرانس کے زیرِ قیادت ''آزاد اور سختی سے دفاعی نوعیت'' کے فوجی مشن میں تعاون کے لیے تیار ہے، اور جیسے ہی یہ مشن شروع ہوگا آسٹریلیا اس کا حصہ بن جائے گا۔ رچرڈ مارلس کے مطابق یہ کثیر القومی فوجی مشن سفارتی رابطوں، کشیدگی میں کمی اور عالمی تجارتی راستوں کے تحفظ کے عزم کے تحت ترتیب دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مشن کا بنیادی مقصد بین الاقوامی تجارت اور بحری جہاز رانی کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے باعث خطے کی صورتحال غیر یقینی ہو چکی ہے۔

☆ برطانیہ نے آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں کے تحفظ کے لیے قائم بین الاقوامی فوجی مشن میں شمولیت اختیار کر لی ہے، جس کے تحت برطانوی افواج خطے میں بحری اور فضائی معاونت فراہم کریں گی۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانیہ اس مشن کے لیے ڈرونز، جنگی بحری جہاز اور یورو فائٹر ٹائفون طیارے فراہم کرے گا۔ آبنائے ہرمز میں عالمی تجارتی جہاز رانی کے تحفظ کے لیے تقریباً 40 ممالک پر مشتمل اتحاد پہلے ہی قائم ہے۔ برطانوی وزارتِ دفاع کا کہنا ہے کہ یہ مشن مکمل طور پر دفاعی نوعیت کا ہوگا اور اس کا مقصد عالمی بحری تجارت اور توانائی کی ترسیل کو محفوظ بنانا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق دنیا بھر میں تیل اور گیس کی تقریباً 20 فیصد ترسیل آبنائے ہرمز کے راستے ہوتی ہے، جبکہ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے باعث خطے کی صورتحال غیر یقینی ہو چکی ہے۔ رپورٹس کے مطابق برطانیہ نے اس مشن کے لیے 115 ملین پاؤنڈ کی اضافی فنڈنگ بھی مختص کی ہے تاکہ بحری سلامتی کے اقدامات مزید مؤثر بنائے جا سکیں۔ برطانوی ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ مشن میں جدید ڈرون کشتیاں اور بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنانے والے خصوصی نظام استعمال کیے جائیں گے، جبکہ ایک برطانوی جنگی جہاز کو مشرقِ وسطیٰ میں تعینات کیے جانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق عالمی بحری تجارت کے تحفظ کے لیے اس فوجی اتحاد کی کارروائیاں جلد شروع کیے جانے کا امکان ہے۔

ایران جنگ کے دوران اسرائیل نے یو اے ای کو آئرن ڈوم سسٹم فراہم کیا: امریکی سفیر

تل ابیب، 13 مئی (یواین آئی) اسرائیل میں تعینات امریکی سفیر مائیک ہکابی نے انکشاف کیا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے دوران اسرائیل نے متحدہ عرب امارات کو ''آئرن ڈوم'' دفاعی نظام اور اسے چلانے کے لیے عملہ بھی فراہم کیا تھا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیل میں تعینات امریکی سفیر مائیک ہکابی نے اسرائیل اور یو اے ای کے درمیان تعلقات اور دفاعی تعاون پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ عرب امارات ابراہیمی معاہدہ کا پہلا فریق تھا، اور آج اس معاہدے کے عملی فوائد واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ مائیک ہکابی کے مطابق اسرائیل نے ایران کے ساتھ جنگ کے دوران یو اے ای کو ''آئرن ڈوم'' دفاعی سسٹم کے ساتھ اس کے آپریشن کے لیے تربیت یافتہ عملہ بھی بھیجا تھا۔ واضح رہے کہ ابراہیمی معاہدہ 2020 میں طے پایا تھا، جس کے تحت متحدہ عرب امارات سمیت چند عرب ممالک نے اسرائیل کے ساتھ باضابطہ سفارتی تعلقات قائم کیے تھے۔ اس معاہدے کے بعد خطے میں سیاسی، معاشی اور دفاعی تعاون میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

روسی جوہری طاقت میں بڑا اضافہ

35 ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے ''سرمت'' میزائل کا کامیاب تجربہ

ماسکو، 13 مئی (یواین آئی) روس نے 35 ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے نئے بین البراعظمی بیلسٹک میزائل ''سرمت'' کے کامیاب تجرباتی لانچ کا اعلان کرتے ہوئے اسے دنیا کا سب سے طاقتور میزائل قرار دیا ہے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے میزائل کے تجربے کو روسی دفاعی صلاحیت میں اہم پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''سرمت'' دنیا کے کسی بھی جدید دفاعی نظام کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان کے مطابق اس میزائل کی طویل رینج کے باعث امریکہ اور یورپ کے بیشتر علاقے روس کی مار میں آچکے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق روس نے منگل کو اپنی جوہری صلاحیت کو مزید جدید بنانے کے منصوبے کے تحت اس نئے بین البراعظمی بیلسٹک میزائل کا تجربہ کیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب چند روز قبل پوتن نے کہا تھا کہ یوکرین میں جاری جنگ اختتامی مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ روسی صدر نے بتایا کہ جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھنے والا ''سرمت'' میزائل رواں برس کے اختتام تک باقاعدہ فوجی سروس میں شامل کر دیا جائے گا۔ یہ میزائل سوویت دور کے پرانے ''وویووڈا'' میزائل کی جگہ لے گا۔ پوتن کے مطابق ''سرمت'' اُن جدید اسٹریٹجک ہتھیاروں کا حصہ ہے جنہیں 2018 میں متعارف کرایا گیا تھا تاکہ مستقبل میں امریکہ کے ممکنہ میزائل دفاعی نظام کو غیر مؤثر بنایا جاسکے۔ ان کے بقول یہ میزائل ''وویووڈا'' جتنا طاقتور مگر اس سے زیادہ درست ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ''سرمت'' کے وار ہیڈز کی مجموعی طاقت مغربی ممالک کے کسی بھی ہم پلہ میزائل سے چار گنا زیادہ ہے۔ پوتن کے مطابق یہ میزائل سب آربیٹل پرواز کی صلاحیت رکھتا ہے اور 35 ہزار کلومیٹر سے زائد فاصلے تک ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے، جبکہ یہ جدید دفاعی شیلڈز کو عبور کرنے کی اضافی تکنیکی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ روسی صدر نے بتایا کہ روس کے جدید ترین عسکری منصوبوں میں ''اوانگارڈ'' ہائپرسونک گلائیڈ وہیکل بھی شامل ہے، جو آواز کی رفتار سے 27 گنا زیادہ تیزی سے پرواز کر سکتا ہے اور اس کے ابتدائی یونٹس پہلے ہی فوجی سروس میں شامل کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ روس نے ''اوریشنک'' نامی درمیانی فاصلے تک مار کرنے والا جوہری صلاحیت کا حامل بیلسٹک میزائل بھی تیار کیا ہے، جس کے روایتی ہتھیاروں والے ورژن کو یوکرین پر دو حملوں میں استعمال کیا جا چکا ہے۔ اس میزائل کی 5 ہزار کلومیٹر رینج اسے یورپ کے کسی بھی مقام تک پہنچنے کے قابل بناتی ہے۔ پوتن کے مطابق روس ''پوسیڈن'' زیرِ آب ڈرون اور ''بوریویستنک'' کروز میزائل کی تیاری کے آخری مراحل میں بھی داخل ہو چکا ہے، جو جوہری صلاحیت رکھنے والے جدید ہتھیاروں میں شمار کیے جا رہے ہیں۔ روسی صدر نے کہا کہ ماسکو کو خدشہ تھا کہ امریکی میزائل شیلڈ مستقبل میں امریکہ کو پہلا حملہ کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے، جس کے نتیجے میں روس کے بیشتر جوہری ہتھیار تباہ اور جوابی حملے کی صلاحیت محدود ہو سکتی تھی۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں نئی عالمی حقیقت کے مطابق اپنی اسٹریٹجک سلامتی کو یقینی بنانے اور طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کرنا پڑے۔''

فلپائن کی سینیٹ میں فائرنگ کی آوازیں، فوجی تعیناتی کے بعد صورتحال کشیدہ

منیلا، 13 مئی (یواین آئی) فلپائن کی سینیٹ میں بدھ کے روز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے کے بعد صورتحال کشیدہ ہوگئی، جبکہ فوجیوں کی تعیناتی کے باعث سیاسی بحران کے خدشات بھی بڑھ گئے ہیں۔ رائٹرز کے مطابق فلپائنی فوجیوں کو سینیٹ کی عمارت میں تعینات کیا گیا تھا، جس کے بعد خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ فوج ایک فلپائنی سینیٹر کو عالمی فوجداری عدالت کے وارنٹ پر گرفتار کرنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ فلپائنی پارلیمنٹ کے صدر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ''ہم سینیٹر کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے، ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ہم حملے کی زد میں ہیں۔'' ادھر فلپائنی سینیٹ کے سیکریٹری نے تصدیق کی کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سینیٹ کی عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کی، تاہم فوری طور پر کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ صورتحال کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس وقت سینیٹ عمارت کے اندر موجود تمام افراد محفوظ اور زندہ ہیں۔ رپورٹس کے مطابق واقعے کے بعد سینیٹ کے اطراف سیکیورٹی مزید سخت کر دی گئی ہے، جبکہ حکام کی جانب سے تاحال مزید تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔

دنیا افراتفری کی طرف بڑھ رہی ہے

ایرانی وزارتِ خارجہ کا سخت بیان

تہران، 13 مئی (یواین آئی) ایران کی وزارتِ خارجہ نے امریکہ اور اسرائیل کا نام لیے بغیر ان پر شدید تنقید کرتے ہوئے جاری جنگ کو ''خیر اور شر کا معرکہ'' قرار دیا ہے۔ یہ ردعمل جنگ بندی سے متعلق حالیہ امریکی تجویز مسترد کیے جانے اور تہران کے خلاف بڑھتی امریکی دھمکیوں کے بعد سامنے آیا ہے۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بدھ کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ایکس'' پر جاری ایک طویل بیان میں خبردار کیا کہ دنیا تیزی سے افراتفری اور انارکی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری 2026 کو ایک سال سے بھی کم عرصے میں دوسری بار ایران کے خلاف جارحانہ جنگ شروع کی، حالانکہ اس وقت تہران اور واشنگٹن سفارتی مذاکرات میں مصروف تھے۔ بقائی نے لکھا، ''یہ صرف زمین، وسائل یا جغرافیائی سیاست کی جنگ نہیں بلکہ یہ اس بات کا تعین کرنے والی جنگ ہے کہ موجودہ اور مستقبل کی دنیا میں خیر اور شر کے معنی کیا ہوں گے۔'' انہوں نے کہا کہ ایران ایسی دنیا کو قبول نہیں کرے گا جہاں ''متکبر، غاصب اور ناقابلِ احتساب قوتیں'' جبر، جھوٹ اور بلیک میلنگ کے ذریعے اپنی مرضی مسلط کریں۔ ایرانی ترجمان کے مطابق ایسے حالات میں خاموش رہنا ''شر کے ساتھ ملی بھگت'' کے مترادف ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ ''اخلاقی جرات'' کا مظاہرہ کرے تاکہ دنیا کو مزید افراتفری میں گرنے سے روکا جا سکے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ چند گھنٹوں بعد چین کے دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ چین کو ایران کا اہم اسٹریٹجک اتحادی سمجھا جاتا ہے اور توقع ہے کہ بیجنگ میں امریکہ۔ ایران کشیدگی اور مذاکراتی عمل پر بات چیت ہوگی۔ باخبر ذرائع کے مطابق ٹرمپ اپنے چینی ہم منصب سے مطالبہ کریں گے کہ وہ تہران پر دباؤ ڈالے تاکہ ایران جنگ بندی کے لیے زیادہ لچک دار مؤقف اختیار کرے اور 28 فروری سے بند آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے پر آمادہ ہو۔ اسماعیل بقائی کا بیان امریکی صدر کے اُس تبصرے کے بعد سامنے آیا جس میں انہوں نے ایرانی جواب کو ''انتہائی برا'' قرار دیتے ہوئے ایران کے خلاف فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کا عندیہ دیا تھا۔

فرانس میں ہنتا وائرس سے حالات قابو میں، یورپ میں ہم آہنگی ضروری: میکرون

نیروبی، 13 مئی (یواین آئی): فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے منگل کے روز کہا کہ فرانس میں ہنتا وائرس کی صورتحال ''قابو میں'' ہے اور وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے یورپی سطح پر مضبوط ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ مسٹر میکرون نے افریقہ فارورڈ سمٹ کے اختتام پر نیروبی میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا، ''حکومت نے درست فیصلے کیے ہیں۔ ہمارے ہیلتھ ورکرز کی بدولت صورتحال قابو میں ہے۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ پیرس، میڈرڈ اور بعض دیگر ممالک نے ماہرین کی سفارشات اور سابقہ تجربات کی بنیاد پر سخت ترین پروٹوکولز نافذ کیے ہیں۔ مسٹر میکرون نے مزید کہا، ''اب یہ ضروری ہے کہ حقیقی یورپی ہم آہنگی قائم ہو۔ پروٹوکولز کو جلد از جلد سخت ترین معیارات کے مطابق بنایا جانا چاہیے اور عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کو اگلے مراحل میں ان کوششوں کی مناسب نگرانی کرنی چاہیے۔'' دریں اثنا، اسٹیفنی ریسٹ نے منگل کے روز فرانس کی نیشنل اسمبلی میں بتایا کہ ملک میں ہنتا وائرس کی اینڈیز قسم کے بڑے پیمانے پر پھیلاؤ کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے اور حکام اس حوالے سے کافی حد تک پرامید ہیں کہ وائرس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک جن کیسز کی تصدیق ہوئی ہے وہ سب کروز جہاز کے مسافروں سے وابستہ ہیں۔ فرانسیسی حکومت کے مطابق، ملک میں نشاندہی کیے گئے 22 رابطہ کیسز سے پتہ لگایا جا چکا ہے اور انہیں جانچ یا ہسپتال میں داخل کرنے کے عمل میں رکھا گیا ہے۔ کروز جہاز پر پھیلے مہلک ہنتا وائرس سے متاثرہ ایک فرانسیسی خاتون کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے اور پیرس میں مصنوعی پھیپھڑوں کی مدد سے ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔

امریکہ کے ہتھیاروں کے ذخیرے خالی ہونے کے دعوے غلط: ہیگسیتھ

واشنگٹن، 13 مئی (یواین آئی): امریکہ کے وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا ہے کہ ایران جنگ میں امریکہ کے ہتھیاروں کے ذخیرے ختم ہونے کی رپورٹیں اور سیاسی دعوے احمقانہ اور بلاوجہ بڑھا چڑھا کر پیش کیے گئے ہیں۔ مسٹر ہیگسیتھ نے ایران جنگ کے اخراجات پر منعقدہ پارلیمانی سماعت میں ان دعوؤں کو یکسر مسترد کر دیا۔ انہوں نے ہاؤس اپروپریشنز ڈیفنس سب کمیٹی کے سامنے کہا کہ ایران اور مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی کی وجہ سے بڑھتی ہوئی طلب کے باوجود امریکی فوج کی مکمل آپریشنل صلاحیت برقرار ہے۔ ہیگسیتھ نے کہا کہ امریکی فوج کے پاس اپنے آپریشنز انجام دینے کے لیے ضروری تمام ہتھیار اور گولہ بارود دستیاب ہے۔ انہوں نے ان رپورٹوں کو خارج کر دیا جن میں کہا گیا تھا کہ وزارت دفاع کو اہم ہتھیاروں کے نظام کی کمی کا سامنا ہے۔ ہیگسیتھ نے قانون سازوں کے ساتھ الگ گفتگو میں کہا، ''میں عوامی فورم پر یہ کہے جانے سے اختلاف کرتا ہوں کہ ہمارے گولہ بارود کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔'' ایران تنازعہ کئی ہفتوں تک کھنچنے کی وجہ سے امریکی ہتھیاروں کے ذخائر کے حوالے سے تشویش بڑھ گئی ہے۔ اس دوران ٹوماہاک کروز میزائل، اے ٹی اے سی ایم ایس فیلڈ میزائل اور پیٹریاٹ ایئر ڈیفنس انٹرسیپٹرز جیسے جدید نظام بڑے پیمانے پر استعمال ہوئے ہیں۔ سابق بحری پائلٹ اور ڈیموکریٹک سینیٹر مارک کیلی نے ایک خفیہ بریفنگ کے بعد کہا کہ ''یہ چونکا دینے والا ہے کہ ہم اپنے ذخائر میں کتنی گہرائی تک جا چکے ہیں۔'' انہوں نے خبردار کیا کہ ہتھیاروں کے استعمال کی رفتار غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ مسٹر ہیگسیتھ نے مسٹر کیلی کے عوامی تبصروں کی سخت تنقید کرتے ہوئے اشارہ دیا کہ غالباً انہوں نے خفیہ معلومات کا غلط طریقے سے انکشاف کیا ہے۔ ہیگسیتھ نے سوشل میڈیا پر لکھا کیپٹن مارک کیلی پھر سرگرم ہو گئے ہیں'' اور کہا کہ پینٹاگون کے قانونی حکام اس بات کی تحقیقات کریں گے کہ کہیں ان کے بیان سے کسی اصول کی خلاف ورزی تو نہیں ہوئی۔

مسٹر کیلی نے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کوئی خفیہ معلومات شیئر نہیں کیں اور دعویٰ کیا کہ مسٹر ہیگسیتھ خود بھی عوامی پلیٹ فارمز پر اسی طرح کی باتیں کہہ چکے ہیں۔ سینیٹ اپروپریشنز ڈیفنس سب کمیٹی کی سماعت میں چیئرمین مچ میکونل نے بعد میں مسٹر ہیگسیتھ کے منصوبے پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ گولڈن ڈوم میزائل ڈیفنس سسٹم، گولہ بارود، ایف-35 لڑاکا طیارے اور ڈرون پروڈکشن جیسے اہم پروگراموں کو عام بجٹ کے عمل سے باہر رکھنا مناسب نہیں ہے۔ ہیگسیتھ کے سخت موقف کے برعکس، جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین ڈین کین نے کانگریس کے سامنے نسبتاً متوازن جائزہ پیش کیا۔ مسٹر کین نے کہا کہ امریکی افواج کے پاس موجودہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے کافی گولہ بارود'' ہے، تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ کمانڈر ہمیشہ زیادہ صلاحیت چاہتے ہیں۔'' دونوں کے بیانات میں فرق نے فوجی قیادت اور سویلین دفاعی حکام کے درمیان جاری تناؤ کو اجاگر کیا، جبکہ قانون ساز تیاری کی سطح کے بارے میں وضاحت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ دونوں جماعتوں کے اراکینِ پارلیمان نے مسلسل سماعتوں میں پینٹاگون سے جنگی حکمت عملی، بجٹ اور موجودہ فوجی آپریشنز کے استحکام کے بارے میں سوالات پوچھے۔ قانون سازوں نے مسٹر ہیگسیتھ اور جنرل کین سے ایران میں امریکی حکمت عملی، خاص طور پر آبنائے ہرمز کی بندش کے حوالے سے بھی سوالات کیے۔ جنرل کین نے ایران کی بقیہ میزائل صلاحیت سے متعلق انٹیلی جنس جائزے کی تصدیق کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا، ہمارے تمام جنگی نقصان کے جائزے خفیہ ہیں۔'' ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ کے ریپبلکن اراکین نے مسٹر ہیگسیتھ سے مسٹر ٹرمپ کے 1.5 ٹریلین ڈالر کے دفاعی منصوبے پر سوالات کیے۔ وہ اس بات سے پوری طرح مطمئن نہیں تھے کہ اتنی بڑی رقم کیسے جمع کی جائے گی۔ سماعت کے دوران کانگریس اور پینٹاگون کے درمیان ایران تنازعہ کے انتظام، اس کی لاگت اور امریکی فوجی تیاری پر پڑنے والے دباؤ کے حوالے سے بڑھتے ہوئے اختلافات واضح طور پر سامنے آئے۔ مسٹر ہیگسیتھ نے دعویٰ کیا کہ امریکہ کے پاس کافی لچک اور ہتھیاروں کا وافر ذخیرہ موجود ہے، لیکن دونوں جماعتوں کے قانون ساز حکمت عملی، شفافیت اور طویل مدتی استحکام کے بارے میں زیادہ واضح جوابات مانگتے رہے، کیونکہ تنازعہ ختم ہونے کے فوری آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔

ایران کے تمام بحری جہاز تباہ کردیے، ڈونلڈ ٹرمپ کا دعویٰ

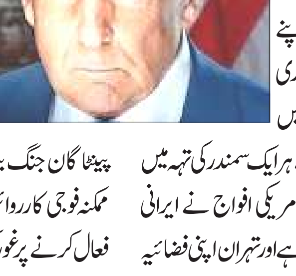

واشنگٹن، 13 مئی (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کا مکمل بحری بیڑا تباہ کر دیا گیا ہے اور تہران اب اپنی بحری اور فضائی قوت سے محروم ہو چکا ہے۔ صدر ٹرمپ نے بدھ کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری بیان میں کہا، ''ایران کے بحری بیڑے میں 159 جہاز تھے، لیکن اب ان میں سے ہر ایک سمندر کی تہہ میں پڑا ہے۔'' انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ امریکی افواج نے ایرانی عسکری صلاحیتوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے اور تہران اپنی فضائیہ سے بھی محروم ہو چکا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی خفیہ اداروں کی حالیہ انٹیلی جنس رپورٹس میں انکشاف کیا گیا تھا کہ ایران نے اپنی میزائل صلاحیتوں کا بڑا حصہ دوبارہ بحال کر لیا ہے، جس میں لانچنگ سائٹس اور زیرِ زمین عسکری تنصیبات تک رسائی بھی شامل ہے۔ یہ تفصیلات نیویارک ٹائمز نے شائع کی تھیں۔ رپورٹس کے مطابق ایران نے حالیہ جنگ کے دوران امریکی اور اسرائیلی حملوں کے باوجود اپنی تزویراتی عسکری صلاحیتوں کے ایک بڑے حصے کو محفوظ رکھا ہے۔ ادھر امریکی حکام نے انکشاف کیا ہے کہ پینٹاگان جنگ بندی ختم ہونے کی صورت میں ایران سے متعلق ممکنہ فوجی کارروائیوں کے لیے ''ہیوی ہیمر'' نامی آپریشن دوبارہ فعال کرنے پر غور کر رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ پیش رفت اس بات کا اشارہ ہے کہ واشنگٹن تہران کے ساتھ جاری مذاکرات کی ناکامی اور حالیہ امریکی تجاویز کو ایران کی جانب سے مسترد کیے جانے کے بعد دوبارہ عسکری دباؤ بڑھانے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ صورتحال اُس وقت مزید کشیدہ ہوگئی جب ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے امریکہ کو خبردار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ جنگ کے خاتمے کے لیے ایران کی شرائط تسلیم کرے، بصورت دیگر ''ناکامی'' کا سامنا کرے گا۔ قالیباف کا بیان ٹرمپ کے اُس تبصرے کے ایک روز بعد سامنے آیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ موجودہ جنگ بندی اب ''آئی سی یو'' میں پہنچ چکی ہے، یعنی اس کے خاتمے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ دوسری جانب پاسدارانِ انقلاب نے ممکنہ تصادم کی تیاری کے لیے دارالحکومت تہران میں فوجی مشقیں بھی کی ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب امریکی صدر نے خبردار کیا ہے کہ 8 اپریل سے نافذ جنگ بندی اب اختتام کے قریب پہنچ رہی ہے۔ ادھر پینٹاگان کے مطابق ایران کے خلاف جنگ پر اب تک تقریباً 29 ارب ڈالر خرچ ہو چکے ہیں، جبکہ امریکی کانگریس میں اس تنازع اور اس کے مالی و عسکری اثرات پر ٹرمپ انتظامیہ کو بڑھتی ہوئی تنقید اور چھان بین کا سامنا ہے۔

ایران جنگ کی کوریج پر ٹرمپ برہم، امریکی میڈیا پر شدید حملہ

واشنگٹن، 13 مئی (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جاری جنگ سے متعلق خبروں کی کوریج پر امریکی میڈیا کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے بعض رپورٹس کو ''عملی غداری'' قرار دے دیا۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ ایسی رپورٹس، جن میں یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ تہران عسکری طور پر واشنگٹن کے مقابلے میں ''اچھی پوزیشن'' میں ہے، دراصل دشمن کو فائدہ پہنچانے کے مترادف ہیں۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری بیان میں ٹرمپ نے لکھا، ''یہ لوگ دشمن کی مدد اور سہولت کاری کر رہے ہیں۔ اس کا واحد نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایران کو جھوٹی امید ملتی ہے، حالانکہ ایسی کوئی امید ہونی ہی نہیں چاہیے۔'' امریکی صدر نے میڈیا اداروں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ''یہ امریکی بزدل ہیں جو اپنے ہی ملک کے خلاف کھڑے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''صرف ہارے ہوئے لوگ، ناشکرے اور احمق ہی امریکہ کے خلاف کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔''

نیپال میں مسافر طیارہ لینڈنگ کے وقت حادثہ کا شکار

ٹائر میں آگ لگنے سے افراتفری، سبھی 278 مسافر محفوظ

نیپال کے تریبھون انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر لینڈنگ کے دوران ایک مسافر طیارہ کے ٹائر میں آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا، جس نے افراتفری کا ماحول پیدا کر دیا۔ اچھی بات یہ رہی کہ کوئی بڑا حادثہ نہیں ہوا۔ آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا جس سے مسافروں کی جان بچ گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ترکیے ایئرلائنس کے ایک طیارہ کے ٹائر میں اس وقت آگ لگ گئی، جب اس نے لینڈنگ کی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ آگ پر قابو پا لیا گیا ہے اور مسافروں کو بہ حفاظت طیارہ سے نکال لیا گیا ہے۔ اس طیارہ میں 278 مسافر اور 11 عملہ کے اہلکار سوار تھے۔ خبر رساں ایجنسی 'اے این آئی' کی رپورٹ کے مطابق پولیس کا کہنا ہے کہ آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا اور سبھی مسافروں کو حفاظت کے ساتھ طیارہ سے نکال لیا گیا۔ یہ حادثہ پیر کی صبح تقریباً 6.45 بجے پیش آیا۔ ایئرپورٹ سیکورٹی کے ایس پی راج کمار سلاول نے میڈیا کو فون پر بتایا کہ ''ترکیے ایئرلائنس کا پلین 'ٹی کے 726' استنبول سے کاٹھمنڈو آ رہا تھا اور لینڈنگ کے دوران اس کے ٹائر میں آگ لگ گئی۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کی مدد سے آگ پر قابو پایا گیا، اور پھر فوری طور پر مسافروں کو باہر نکالا گیا۔ افسران کے مطابق مسافروں میں اقوام متحدہ کے کچھ افسران بھی شامل تھے۔ راحت کی بات یہ رہی کہ اس حادثہ میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی خبر نہیں ہے۔ خبروں میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ حادثہ کی وجہ سے رَنوے پر طیارہ کے رکنے سے کچھ دیر کے لیے آپریشن متاثر ہوا، حالانکہ بعد میں حالات معمول پر آ گئے۔

پرتیک یادو کی پوسٹ مارٹم رپورٹ آئی
قلبی دورہ سے ہوئی موت، پھیپھڑوں میں جما تھا خون، جسم پڑا پیلا

پرتیک یادو کی موت: ''چھوٹا بھائی کاروبار میں ہونے والے نقصان سے غمزدہ تھا'' ☆ پرتیک یادو کے انتقال پر ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کا بڑا بیان، موت پر اٹھائے سوال، سپا کا اعلیٰ سطحی جانچ کا مطالبہ ☆ فٹنس اور رئیل اسٹیٹ کی بڑی دنیا چھوڑ گئے پرتیک یادو ☆ سیاست سے دور رہ کر لکھنؤ میں قائم کیا کامیاب بزنس ایمپائر

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے بانی ملائم سنگھ یادو کے بیٹے پرتیک یادو کا انتقال ہوگیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ جاری کردی گئی، موت کی اصل وجہ سامنے آگئی، جو چونکا دینے والی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق پرتیک یادو کی حرکت قلب بند ہوگئی تھی اور ان کے پھیپھڑوں کی خون کی نالیوں میں خون کے لوتھڑے بن گئے تھے۔ ڈاکٹر روچیتا شرما، ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر، شعبہ طب نے کہا، پرتیک یادو کے انتقال کی خبر سن کر ہم سب کو بہت دکھ ہوا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ طویل مدتی مریض تھے۔ میں طویل عرصے سے پرتیک یادو کا ہائی بلڈ پریشر اور لو بلڈ پریشر کا علاج کررہا تھا۔ کچھ دن پہلے، انہیں پلمونری ایمبولزم (پھیپھڑوں میں خون کا جمنا) کے ساتھ ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ اس بیماری میں پھیپھڑوں کی شریانوں میں خون جم جاتا ہے جس سے دل کا کام متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے سانس لینے میں تکلیف اور سانس کی تکلیف کی شکایت کی تھی جس کے بعد انہیں پلمونری ایمبولزم کی تشخیص ہوئی تھی۔ یہ حالت سنگین نوعیت کی ہے اور جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے۔ پرتیک یادو خون کو پتلا کرنے والے تھے اور اپنی بیماری سے پوری طرح واقف تھے۔ وہ باقاعدگی سے اپنے بلڈ پریشر کی دوا لیتا تھا۔ ڈاکٹر نے مزید کہا کہ پرتیک یادو کی موت سے پورا طبی عملہ صدمے میں ہے۔ ہسپتال انتظامیہ نے سوگوار خاندان سے اظہار تعزیت کیا۔ کانگریس لیڈر پی ایل پونیا، بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ ساکشی مہاراج اور ریاستی وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ پراتک یادو کی میت کو آخری خراج عقیدت پیش کرنے پہنچے۔ پرتیک یادو کی لاش دوپہر 1:58 پر ان کے اہل خانہ کے حوالے کردی گئی۔ اس کے بعد خاندان والے لاش کو پرتیک کے وکرمادتیہ کے گھر لے گئے۔ مرنے کی اطلاع ملتے ہی لوگوں کی بڑی تعداد آخری رسومات کے لیے پہنچ گئی۔ اپرنا یادو بھی رہائش گاہ پر پہنچیں۔ عباس انصاری بھی پرتیک یادو کی رہائش گاہ پہنچے۔ رہائش گاہ پر ایک بڑا ہجوم جمع ہوگیا۔ رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو، دھرمیندر یادو، یادو خاندان کے ارکان اور دیگر پرتیک یادو کی وکرمادتیہ مارگ والی رہائش گاہ پر پہنچے۔ میئر سشما کھروال بھی پہنچیں۔ رہائش گاہ پر ایک بڑا ہجوم جمع ہوگیا۔

☆ملائم سنگھ یادو کے چھوٹے بیٹے اور اکھلیش یادو کے چھوٹے بھائی پرتیک یادو کی اچانک موت نے سیاسی حلقوں میں کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ سماج وادی پارٹی نے پورے واقعہ کو مشکوک قرار دیتے ہوئے حکومت سے اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے ترجمان آشوتوش ورما نے کہا کہ پرتیک یادو فٹنس کے شوقین تھے اور اپنی صحت کے بارے میں انتہائی چوکس تھے۔ چنانچہ ان کا اچانک انتقال کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی پرتیک کی روح کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے لیکن موت کی اصل وجہ جاننا بھی ضروری ہے۔ اس دوران ایس پی کے قومی صدر اور قنوج کے ایم پی اکھلیش یادو نے بھی اس معاملے پر ایک بیان جاری کرکے بحث کو مزید ہوا دی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بچپن سے اپنی صحت کا خاص خیال رکھنے کے باوجود پرتیک یادو کو مالی مشکلات اور کاروباری نقصانات کا سامنا تھا۔ ان کی بے وقت موت کا مجھے دلی صدمہ پہنچا ہے۔ سماج وادی پارٹی نے کہا کہ جب تک موت کی وجہ کی منصفانہ اور مکمل جانچ نہیں ہوجاتی، شبہات برقرار رہیں گے۔ پارٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سچائی سے پردہ اٹھانے کے لیے پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائی جائے، تاکہ خاندان اور عوام کو واضح جواب مل سکے۔

☆اتر پردیش کی سیاست کے بڑے نام ملائم سنگھ یادو کے بیٹے پرتیک یادو کے انتقال کے بعد نہ صرف یادو خاندان غم میں ڈوبا ہوا ہے بلکہ لکھنؤ کے کاروباری حلقوں میں بھی افسردگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اگرچہ ان کے لیے سیاست میں آنا سب سے آسان راستہ تھا، لیکن انہوں نے سیاسی چمک دمک سے دور رہ کر اپنی الگ شناخت بنائی اور کاروبار کی دنیا میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ سال 2014 میں جب ملائم سنگھ یادو نے اعظم گڑھ اور مین پوری دونوں لوک سبھا نشستوں سے کامیابی حاصل کی تھی، تب سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں تھیں کہ خالی ہونے والی کسی ایک نشست سے پرتیک یادو انتخاب لڑ سکتے ہیں۔ تاہم انہوں نے سیاست میں آنے کے بجائے فٹنس اور رئیل اسٹیٹ کو اپنا میدان بنایا اور ثابت کیا کہ بڑے سیاسی خاندان کا وارث بھی اپنی صلاحیت کے بل پر کامیاب کارپوریٹ لیڈر بن سکتا ہے۔ پرتیک یادو کو ''فٹ انڈیا'' کا ابتدائی سیاسی آئیکن بھی کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس لکھنؤ کا سب سے بڑا اور جدید سہولیات سے آراستہ جم تھا۔ تعلیمی دور میں ایک وقت ان کا وزن 100 کلوگرام سے زائد تھا، لیکن انہوں نے اپنی محنت سے نہ صرف وزن کم کیا بلکہ ایک مضبوط اور متاثر کن جسمانی ساخت حاصل کی۔ ان کی فٹنس کہانی بین الاقوامی سطح پر بھی مشہور ہوئی اور وہ انٹرنیشنل فٹنس میگزین کے سرورق تک پہنچے۔ فٹنس انڈسٹری میں ان کی سرمایہ کاری اور اثر و رسوخ نمایاں مانا جاتا تھا۔ پرتیک یادو نے رئیل اسٹیٹ کے شعبے میں بھی اپنی الگ شناخت قائم کی۔ لکھنؤ کے پراپرٹی مارکیٹ میں ان کا بڑا نام شمار کیا جاتا تھا۔ وہ ''Prateek Eduwiz'' جیسی کمپنیوں کے ذریعے کارپوریٹ دنیا میں سرگرم تھے اور ان کے بزنس پورٹ فولیو میں کئی اہم پروجیکٹس شامل تھے۔ خاص بات یہ رہی کہ انہوں نے اپنے کاروبار کے لیے کبھی سیاسی اثر و رسوخ کا سہارا نہیں لیا بلکہ اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے مقام بنایا۔ پرتیک یادو اور ان کی اہلیہ اپرنا یادو جانوروں سے محبت اور سماجی خدمت کے لیے بھی مشہور تھے۔ لکھنؤ کے کانہا اُپون میں قائم بڑی گئوشالا کے انتظامی امور میں بھی وہ سرگرم رہتے تھے۔ اس گئوشالا کا دورہ یوگی آدتیہ ناتھ بھی کر چکے تھے۔ اس کے علاوہ آوارہ کتوں کی دیکھ بھال اور جانوروں کی فلاح کے کاموں میں بھی پرتیک دلچسپی لیتے تھے۔ پرتیک یادو اپنے پیچھے ایک کامیاب کاروباری سلطنت، کروڑوں کی جائیداد اور فٹنس ومحنت سے جڑی ایک متاثر کن داستان چھوڑ گئے ہیں، جو نوجوان نسل کے لیے ایک مثال سمجھی جارہی ہے۔

کشی نگر: سالی کو گولی مار کر جیجا نے کرخود کواڑایا، بند کمرے میں ملیں دونوں کی لاشیں

کشی نگر:13 مئی (پی این ایس) کشی نگر ضلع کے تمکوہیراج علاقے میں بدھ کی صبح ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا۔ سسرال آنے والے نوجوان نے مبینہ محبت کے تنازع پر اپنی سالی اور پھر خود کو گولی مار کر ہلاک کرلیا۔ پولیس کے پہنچنے کے بعد دونوں کی لاشیں ایک بند کمرے میں خون میں لت پت پائی گئیں۔ اس واقعہ سے گاؤں میں سنسنی پھیل گئی اور پولس واقعہ کی ہر پہلو سے تفتیش کر رہی ہے۔ تمکوہیراج پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر انچارج گریجیش اپادھیائے نے بتایا کہ واقعہ کی ہر پہلو سے جانچ کی جارہی ہے۔ واردات میں استعمال ہونے والا اسلحہ برآمد کرلیا گیا ہے۔ لاشوں کو فارنزک جانچ اور پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ تمکوہیراج تھانہ علاقہ کے بسڈیلا بزرگ گاؤں میں پیش آیا۔ متوفی کی شناخت جتیندر پرجاپتی (25) کے طور پر ہوئی ہے جو کہ دھرمچک، کچے کوٹ تھانہ علاقہ، گوپال گنج ضلع، بہار کے رہنے والے ہے۔ متوفی خاتون اس کی بھابھی بتائی جاتی ہے۔ اہل خانہ کے مطابق، جتیندر اپنی شادی کے بعد سے اکثر اپنے سسرال آیا کرتا تھا اور اس دوران اس نے اپنی بھابھی کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کر لیے تھے۔ اس حوالے سے خاندان میں کئی جھگڑے بھی ہوئے۔ بتایا جارہا ہے کہ بدھ کی صبح نوجوان لڑکی کو کمرے میں لے گیا۔ کچھ دیر بعد گولیوں کی آواز سن کر گھر کے لوگوں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن کمرہ اندر سے بند پایا۔ کوئی جواب نہ ملنے پر پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس نے پہنچ کر دروازہ توڑا تو اندر دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ لڑکی کے سر میں گولی لگی تھی جبکہ نوجوان نے خود کو گولی مار کر خودکشی کرلی تھی۔

جنابِ فاطمہ معصومۂ قمؑ کی شہادت پر مجلس آج

لکھنؤ۔ آٹھویں امام حضرت علی رضاؑ کی ہمشیرہ جنابِ فاطمہ معصومۂ قمؑ کی شہادت کے غم میں جمعرات کو مجلس منعقد ہوگی۔ تالکٹورہ روڈ واقع کربلا عظیم اللہ خاں میں رات 8:30 بجے تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہونے والی مجلس سے مولانا محمد عسکری خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن رضائے حسین نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرے گی اور عقیدت مندوں کو علم کی زیارت کرائی جائے گی۔ خواتین کی مجلس جمعرات کو شام 6 بجے ہوگی۔

ایل ڈی اے کی کارروائی، 5 غیر قانونی پلاٹنگ مسمار، 4 تعمیرات سیل

لکھنؤ۔ لکھنؤ ترقیاتی اتھارٹی نے بدھ کو سیرپور تھانہ حلقہ میں مہم چلا کر 16 بیگھا رقبہ میں کی جارہی 5 غیر قانونی پلاٹنگ پر بلڈوزر چلایا۔ اسی طرح کاکوری اور سروجنی نگر میں 4 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کیا گیا۔ انفورسمنٹ زون-4 کے زونل افسر مادھویش کمار نے بتایا کہ سیرپور تھانہ حلقہ کے پچھّم گاؤں اور پورب گاؤں میں مہم چلائی گئی۔ اس دوران کرشنا یادو، منیش، پریم کمار، کیشو راوت، منوج کمار اور دیگر کی جانب سے تقریباً 16 بیگھا رقبہ میں غیر قانونی طور پر کی جارہی 5 پلاٹنگ کو منہدم کیا گیا۔ انفورسمنٹ زون-3 کے زونل افسر اتل کرشن سنگھ نے بتایا کہ کاکوری کے شیوری، بگھونا گاؤں اور آگرہ ایکسپریس وے کی سروس لین کے پاس مہم چلا کر راکیش، راجندر پال اور منوہر کی جانب سے کی جارہی 3 غیر قانونی تجارتی تعمیرات کو سیل کیا گیا۔ وہیں سروجنی نگر کے انورا میں شردیادو کی جانب سے کی جارہی ایک غیر قانونی تجارتی تعمیر کو بھی سیل کرایا گیا۔

پی اے سی کمپاؤنڈ میں لٹکی ہوئی ملی خاتون کانسٹیبل کی لاش

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے بارہ بنکی ضلع کے مسولی میں 10 ویں بٹالین پی اے سی کمپاؤنڈ میں بدھ کو اس وقت ہلچل مچ گئی جب ایک خاتون کانسٹیبل کی لاش اس کے کمرے میں مشتبہ حالات میں پھندے سے لٹکی ہوئی پائی گئی۔ متوفی کی شناخت 28 سالہ شلپی کے طور پر ہوئی ہے جو اصل میں اٹاوہ کے جسونت نگر کی رہنے والی تھی۔ شلپی نے 2016 میں اسپورٹس کوٹہ کے ذریعے محکمہ پولیس میں شمولیت اختیار کی اور وہ باڑ لگانے کی ایک ماہر کھلاڑی تھیں۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارپت وجے ورگیہ نے بتایا کہ شلپی اس وقت کانپور میں تعینات تھی، لیکن وہ صرف ایک ماہ قبل تربیت اور مشق کے لیے بارہ بنکی پی اے سی سے منسلک ہوئی تھی۔ یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب منگل کی شام پریکٹس کے لیے نہ پہنچنے کے بعد اس کی سہیلی اسے بلانے اس کے کمرے میں گئی۔ کھڑکی سے دیکھنے کے بعد شلپی کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی دیکھ کر ساتھی حیران رہ گئی۔ تفتیش کے دوران پولیس کو کمرے سے ایک خودکشی نوٹ برآمد ہوا، جس میں اس نے اپنی خودکشی کی وجہ ڈپریشن کو بتایا۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق شلپی تقریباً دو سال قبل طلاق کے بعد سے ذہنی پریشانی کا شکار تھی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (نارتھ) وکاس چندر ترپاٹھی نے بتایا کہ یہ معاملہ پہلی نظر میں خودکشی کا لگتا ہے، لیکن پوسٹ مارٹم رپورٹ اور دیگر شواہد کی بنیاد پر تحقیقات کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔

ہائی وے پر اسکول بس ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی ٭ 4 طلباء سمیت 21 زخمی

شاہجہاں پور:13 مئی (پی این ایس) یہاں کے نگوہی تھانہ علاقے میں بدھ کی دوپہر تقریباً 2 بجے لپولیکھ-بھینڈ ہائی وے پر ایک اسکول بس سامنے سے آرہے ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں چار بچوں سمیت اکیس افراد زخمی ہوگئے۔ پولیس اور مقامی لوگوں کی مدد سے زخمیوں کو سینٹرل ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا گیا۔ اطلاعات کے مطابق نگوہی کے سبھدرا دیوی مہیش چندر گرلز انٹر کالج سے اسکول بس میں اساتذہ اور طالبات سوار تھیں۔ بس بی جے پی ایم ایل اے سلونا کشواہا کے دفتر کے سامنے مخالف سمت سے آنے والی اوورلوڈ سیمنٹ سے لدی ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ بس الٹ گئی، 21 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر کہرام مچ گیا۔ زخمیوں میں تین طالب علم اور ایک طالبہ شامل ہے۔ اطلاع ملتے ہی سابق ایم ایل اے روشن لال ورما بھی سی ایچ سی پہنچے اور زخمیوں کی خیریت دریافت کی۔ سی ایم او ڈاکٹر وویک کمار مشرا نے سی ایچ سی کے ڈاکٹر کو ہدایت دی ہے کہ تمام زخمیوں کا مناسب علاج کیا جائے۔

مشرقی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں آندھی اور بارش سے گرمی سے راحت

لکھنؤ، 13 مئی (یو این آئی) کانپور اور پریاگ راج سمیت اتر پردیش کے کئی علاقوں میں بدھ کی دوپہر تیز ہواؤں اور ہلکی بارش نے شدید گرمی سے وقتی راحت فراہم کی۔ محکمہ موسمیات نے ریاست کے کئی اضلاع میں آئندہ چند گھنٹوں کے دوران گرج چمک، تیز آندھی اور بارش کی وارننگ جاری کی تھی۔ محکمہ نے بعض علاقوں میں ژالہ باری اور 80 کلومیٹر فی گھنٹہ تک کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان بھی ظاہر کیا تھا۔ پریاگ راج سے موصولہ اطلاعات کے مطابق بدھ کے روز شدید دھوپ اور حبس کے باعث لوگ سخت پریشان رہے۔ درجہ حرارت 44.4 ڈگری سیلسیس تک پہنچ جانے سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، تاہم دوپہر بعد موسم نے اچانک کروٹ لی۔ تیز ہوائیں چلنا شروع ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر گھنے بادل چھا گئے، جس سے موسم خوشگوار ہوگیا۔ تقریباً 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کے باعث درجہ حرارت میں بھی کمی درج کی گئی۔ موسم کی اس تبدیلی سے لوگوں کو شدید گرمی سے کافی راحت ملی۔ کانپور میں شام تقریباً تین بجے تیز ہواؤں کے ساتھ بوندا باندی ہوئی، جس سے موسم خوشنما ہوگیا اور لوگوں کو سخت گرمی سے کچھ دیر کے لیے سکون ملا۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری ضلع وار ناؤ کاسٹ کے مطابق پریاگ راج، جونپور، پرتاپ گڑھ، باندا، کوشامبی اور اطراف کے علاقوں میں درمیانی درجے کے آندھی طوفان، آسمانی بجلی اور ژالہ باری کا امکان ہے۔ ان اضلاع میں 40 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل سکتی ہیں، جبکہ بعض جھونکوں کی رفتار 80 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچنے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ سون بھدر، مرزاپور، چندولی، پریاگ راج، سنت روی داس نگر، وارانسی، جونپور، پرتاپ گڑھ، چترکوٹ، باندا، کوشامبی، فتح پور، اعظم گڑھ، مئو، امبیڈکر نگر، ایودھیا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی سدھارتھ نگر اور آس پاس کے علاقوں میں بھی گرج چمک کے ساتھ درمیانی بارش اور تیز ہواؤں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ان علاقوں میں 40 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل سکتی ہیں، جب کہ بعض مقامات پر 70 کلومیٹر فی گھنٹہ تک کے تیز جھونکے آنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

جون پور میں زمین کی پیمائش کے 1800 سے زائد معاملات زیرِ التوا

جون پور، 13 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جونپور میں زمین کی پیمائش اور پتھر گاڑنے سے متعلق 1800 سے زائد زیرِ التوا معاملات پر ضلعی انتظامیہ نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ سیموئیل پال این نے تمام درخواستوں کو جون ماہ تک نمٹانے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے لاپروائی برتنے والے افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی وارننگ بھی دی ہے۔ تحصیل سطح پر زمین کی پیمائش میں تاخیر کے باعث دیہی علاقوں میں زمین سے متعلق تنازعات اور مار پیٹ کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہے۔ دفعہ 24 کے تحت حد بندی اور زمین کی نشاندہی کے لیے ضلع کی تمام چھ تحصیلوں میں 1800 سے زائد درخواستیں طویل عرصے سے زیرِ التوا پڑی ہیں۔ بدھ کے روز ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقدہ ریونیو امور کی جائزہ میٹنگ میں اس مسئلے کو خصوصی اہمیت کے ساتھ اٹھایا گیا۔ حکام کو ہدایت دی گئی کہ مئی اور جون کے دوران کھیت خالی رہتے ہیں، اس لیے اس مدت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خصوصی مہم چلائی جائے اور زمین کی پیمائش و پتھر گاڑنے سے متعلق تمام زیرِ التوا معاملات جلد نمٹائے جائیں۔

پُرتشدد مزدور مظاہروں کے معاملے میں نوئیڈا پولیس نے دو ملزمان پر راسُکا نافذ کر دیا

نوئیڈا، 13 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے شہر نوئیڈا میں اپریل کے دوران بعض مقامات پر ہوئے پُرتشدد مزدور مظاہروں کے معاملے میں نوئیڈا پولیس نے دو ملزمان کے خلاف قومی سلامتی قانون (راسُکا) نافذ کیا ہے۔ دونوں پر مظاہروں کی سازش رچنے، بھیڑ کو اکسانے اور مختلف علاقوں میں افراتفری پھیلانے میں اہم کردار ادا کرنے کا الزام ہے۔ پولیس نے بدھ کو یہ جانکاری دی۔ انہوں نے بتایا کہ مزدور تحریک کے دوران ہوئے پُرتشدد مظاہروں، آتش زنی اور توڑ پھوڑ کے واقعات کے سلسلے میں مختلف تھانوں میں مقدمات درج کیے گئے تھے۔ تحقیقات کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ملزمان ستیم ورما اور آکرتی جو مبینہ طور پر مزدور بگل دستہ کے سرگرم اراکین ہیں، لوگوں کو بھڑکانے اور بھیڑ جمع کرنے میں فعال طور پر شامل تھے۔

سی۔بی۔ایس۔ای۔سینئر سیکنڈری امتحان کا نتیجہ
ایرم پبلک کالج کے طلبہ کا بہترین مظاہرہ

لکھنؤ۔ مرکزی ثانوی تعلیمی بورڈ کے آج جاری سینئر سیکنڈری امتحان کے نتائج میں ایرم پبلک کالج کے طلبہ نے اپنی ذہانت کا بہترین مظاہرہ کرکے اسکول اور اپنے خاندان کا نام روشن کیا۔ ایرم ایجوکیشنل سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر خواجہ بزمی یونس نے بتایا کہ سینئر سیکنڈری امتحان میں پرشانت شرما نے اسکول میں پہلی پوزیشن، گوری سنگھ نے دوسری پوزیشن اور روسدا خاتون نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ زیادہ تر طلبہ نے 90 فیصد سے زائد نمبر حاصل کیے۔ ڈاکٹر یونس نے اپنے خطاب میں طلبہ، اساتذہ اور پرنسپل کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا: ''نمبر زیادہ یا کم آنے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، زندگی کی اصل شروعات اب ہوگی۔'' آپ لوگ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ آپ بڑے ہوگئے ہیں، اپنی پڑھائی کو جاری رکھیں۔ آپ سبھی کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایرم ایجوکیشنل سوسائٹی نے مختلف کیمپس میں تعلیمی، تکنیکی اور پیشہ ورانہ کورس شروع کر رکھے ہیں، جہاں آپ کو سہولت کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ سوسائٹی کے ڈائریکٹر جناب خواجہ فیضی یونس نے طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ محنت کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ آپ کی محنت کا خوشگوار نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ اسکول انتظامیہ طلبہ کے بہتر مستقبل کے لیے مسلسل نئی کوششیں کر رہی ہے۔ سکریٹری جناب خواجہ سیفی یونس نے طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی محنت اور لگن کا نتیجہ آپ کو ملا، ساتھ ہی طلبہ کی رہنمائی کرنے کے لیے اساتذہ کو بھی مبارکباد دی۔ پرنسپل محترمہ سحر سلطان اور چیف اکیڈمک ہیڈ محترمہ زرین عباس نے طلبہ کو مالا پہنا کر اور مٹھائی کھلا کر مبارکباد دی۔ بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات اپنے سرپرستوں کے ساتھ موجود تھے اور اسکول کے اساتذہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کی رہنمائی قابلِ ستائش ہے۔ جناب راجیش ترپاٹھی، شیتل نارائن، سائمہ انیس، محمد عادل، یاسمین فاطمہ، آدتیہ تلریجا اور فیصل اللہ نے طلبہ کے ساتھ خوشی کا اظہار کیا اور اپنی مسرت بانٹی۔

عقیل احمد ندوی کی خدمات ان کے وسیع ظرف، دینی حمیت اور انسانی ہمدردی کا روشن ثبوت ہیں: عبیداللہ فیضی

لکھنؤ، ڈومریا گنج، 13 مئی، پریس ریلیز (یو این آئی) مقامی جماعت اسلامی ہند، بیدولہ گڑھ ڈومریا گنج کی جانب سے آج بروز بدھ عقیل احمد ندوی کی رحلت پر ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں کثیر تعداد میں مقامی ذمہ داران، اراکینِ جماعت نے شرکت کی، اس تعزیتی نشست کی صدارت جماعت اسلامی ہند ضلع سدھارتھ نگر کے ناظم ضلع مولانا عبیداللہ فیضی نے کی، نشست کے دوران مولانا موصوف کی دینی، سماجی اور ملی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں مولانا عبیداللہ فیضی نے مرحوم عقیل احمد ندوی صاحب کی شخصیت اور خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان کے موصوف سے تعلقات 1990 سے تھے اور اس طویل عرصے میں انہوں نے مرحوم کو ایک نہایت ملنسار، خوش مزاج، مخلص، امانت دار اور تحریکِ اسلامی کے تئیں بے حد سرگرم فرد پایا۔ انہوں نے کہا کہ موصوف نے اپنی پوری زندگی دین کی خدمت اور جماعت اسلامی ہند کے مشن کے لیے وقف کردی تھی۔ اپنی ذاتی اور کاروباری مصروفیات کے باوجود وہ جماعتی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے اور علاقے میں دعوتِ دین کے کام کو اخلاص کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ مولانا عبیداللہ فیضی نے مزید کہا کہ موصوف نے برادرانِ وطن تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کے لیے ڈومریا گنج اور اس کے اطراف میں نمایاں خدمات انجام دیں، جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے موصوف کی سماجی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ افشاں بک ڈپو کے ذریعے وہ نہ صرف روزگار کرتے تھے بلکہ متعدد غیر مسلم بھائیوں کو مفت اسلامی کتابیں فراہم کرتے اور ضرورت مندوں کی خاموشی کے ساتھ مالی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی یہ خدمات ان کے وسیع ظرف، دینی حمیت اور انسانی ہمدردی کا روشن ثبوت ہیں۔ اس موقع پر مولانا مشتاق احمد نے بھی اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ عقیل احمد ندوی نے کئی دہائیوں تک امیرِ مقامی کی حیثیت سے جماعتی خدمات انجام دیں۔ ان کے امیر مقامی ہونے کے دوران جماعتی نظم ونسق مضبوط ہوا اور دعوتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ موصوف اعلیٰ اخلاق کے مالک، نہایت مہمان نواز اور بے حد خوش اخلاق انسان تھے۔ ان کی امانت داری، خلوص اور خدمتِ خلق کا جذبہ عوام میں نمایاں تھا، یہی وجہ ہے کہ قرب و جوار کے لوگ ان سے بے لوث محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

تعزیتی نشست کے اختتام پر مرحوم کے لیے اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا، جس میں اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت، درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمانے کی دعا کی گئی۔ دعا میں یہ بھی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے، ان کی دینی وسماجی خدمات کو ان کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ شرکاء نے اس موقع پر اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ مرحوم کے مشن، اخلاص اور خدمتِ دین کے جذبے کو آگے بڑھایا جائے گا اور ان کی یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے گا۔ شرکاء میں مولانا محمد اختر فلاحی تلکھنا، مولانا اظہرالدین فلاحی، مولانا عبدالاول ندوی پرنسپل الجامعۃ الاسلامیہ تلکھنا، ماسٹر عبدالغفار تلکھنا، محمد نسیم فلاحی امیر مقامی ڈومریا گنج، ماسٹر احمد اسماعیل لیکچرار پی آئی سی انٹر کالج ڈومریا گنج، مولانا عبیدالرحمن فلاحی اقراء بک ڈپو بیدولہ، ڈاکٹر عبدالمبین علیگ، ابوبکر فلاحی، صحافی عبدالمقیت یو این آئی دہلی کے علاوہ جامعہ مصباح العلوم چوکونیاں کے اساتذہ وغیرہ موجود تھے۔

شدید گرمی میں صحت کا بہترین ساتھی کچا آم، جسم کو ٹھنڈک اور توانائی دینے والا قدرتی خزانہ

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) ملک بھر میں شدید گرمی اور لو کے بڑھتے اثرات کے درمیان ڈاکٹروں اور ماہرین صحت نے لوگوں کو اپنی خوراک اور صحت کا خاص خیال رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ ایسے موسم میں کچا آم نہ صرف ذائقے میں منفرد سمجھا جاتا ہے بلکہ صحت کے لیے بھی بے شمار فوائد رکھتا ہے۔ گرمیوں میں بازاروں میں آسانی سے دستیاب کچا آم جسم کو ٹھنڈا رکھنے، پانی کی کمی دور کرنے اور ہاضمہ بہتر بنانے کے لیے ایک قدرتی اور روایتی ذریعہ مانا جاتا ہے۔ نیشنل ہیلتھ مشن (این ایچ ایم) کے مطابق کھٹے ذائقے والا کچا آم گرمی کے موسم میں جسم کو کئی مسائل سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ عام طور پر لوگ اسے چٹنی، اچار یا آم پنا کی شکل میں استعمال کرتے ہیں، لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کے باقاعدہ استعمال سے جسم کو کئی اہم غذائی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق گرمی کے موسم میں زیادہ پسینہ آنے کی وجہ سے جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے، جس کے نتیجے میں کمزوری، تھکن اور چکر جیسی شکایات سامنے آتی ہیں۔ کچا آم جسم کو قدرتی طور پر ہائیڈریٹ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس میں موجود الیکٹرولائٹس جسم میں پانی کا توازن برقرار رکھتے ہیں اور گرمی کے باعث ہونے والی تھکن کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ کچا آم نظام ہاضمہ کے لیے بھی فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔ گرمیوں میں بدہضمی، قبض، تیزابیت اور بھوک کم لگنے جیسے مسائل عام ہوتے ہیں۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ کچا آم ہاضمے کے انزائمز کو متحرک کرتا ہے، جس سے کھانا بہتر طریقے سے ہضم ہوتا ہے اور آنتوں کی صحت بہتر رہتی ہے۔

اس کے علاوہ کچے آم میں فائبر کی مناسب مقدار پائی جاتی ہے، جو جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو قابو میں رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق فائبر دل کی صحت کے لیے بھی مفید ہے اور یہ دل سے متعلق بیماریوں کے خطرات کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ کچے آم میں موجود پری بایوٹکس آنتوں میں مفید بیکٹیریا کی افزائش کو بڑھاتے ہیں، جس سے نظامِ مدافعت مضبوط ہوتا ہے اور معدے کی صحت بہتر رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرمیوں میں اس کا استعمال جسم کو توانائی اور تازگی فراہم کرتا ہے۔ ماہرین نے بتایا کہ کچے آم کو مختلف طریقوں سے خوراک کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔

اتر پردیش کے چوتھے بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کا سنگِ بنیاد رکھیں گے وزیر اعلیٰ یوگی

گورکھپور، 13 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ 16 مئی کو پوروانچل کے پہلے اور ریاست کے چوتھے بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کا بھومی پوجن اور سنگِ بنیاد رکھیں گے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق گورکھپور-وارانسی شاہراہ پر واقع تال ندور میں بننے والا یہ بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم 392.94 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جائے گا۔ تعمیراتی کام کے لیے پہلی قسط کے طور پر 39.63 کروڑ روپے جاری کیے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ زمین کی ہمواری، مٹی بھرائی، لیولنگ اور بھاری مشینری کی تنصیب کا کام بھی شروع ہوچکا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے خوابوں کے منصوبوں میں شامل یہ اسٹیڈیم گورکھپور کو بین الاقوامی کھیلوں اور عالمی معیار کے اسپورٹس انفراسٹرکچر کے نئے مرکز کے طور پر شناخت دلائے گا۔ فی الحال اتر پردیش میں کانپور اور لکھنؤ میں بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم موجود ہیں، جبکہ وارانسی میں ایک اسٹیڈیم زیر تعمیر ہے۔ گورکھپور اس سلسلے کا چوتھا مرکز ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ بین الاقوامی معیار کے مطابق مناسب زمین فراہم کرنے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے گورکھپور-وارانسی فورلین شاہراہ پر تال ندور علاقے میں زمین کی نشاندہی کی تھی۔ محکمہ تعمیراتِ عامہ نے اسٹیڈیم کی تعمیر 23 دسمبر 2027 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ تقریباً 46 ایکڑ رقبے پر تعمیر ہونے والے اس اسٹیڈیم میں قریب 30 ہزار تماشائیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔

صفحہ اول کا بقیہ

دیواریں اور درخت گرنے۔۔

جب طوفان آیا تو سیاکالی کے پڑوس میں شادی میں شرکت کے لیے آنے والی خواتین- بمہرولی گاؤں کے دھیرج کی بیوی کلپنا (25)، اسوتھر تھانے کے تحت کھیرہا گاؤں کے یشراج کی بیوی سری دیوی، اور ان کے بیٹے شیوانش (8) اور پمبھی پور کے چندر پال کی بیوی انارکلی، اس تھانہ کھگہ کے تحت روپچ گاؤں کے تحت چلی گئیں۔ طوفان میں دیوار گرنے سے سیاکلی کی موت ہوگئی۔ باقی چار زخمی ہوگئے۔ کھگہ کے نمائندے کے مطابق، تھانہ علاقہ کے تحت بستا کا پورواماجرا سموت گاؤں کے سمر پال کی بیٹی نکی پال (22) گیہوں لینے چھت پر گئی تھی۔ اسی دوران ایک زوردار طوفان نے پڑوسی کے نئے تعمیر شدہ دو منزلہ مکان کی دیوار گرادی۔ سر پر شدید چوٹ لگنے سے نانکی کی موت ہوگئی۔ ہتھگام تھانہ علاقہ کے تحت رامپورمون گاؤں کے رہنے والے وریندر کا بیٹا امان (5) دیوار گرنے سے زخمی ہوگیا۔ تھانہ علاقہ کے تحت سبھاپور گاؤں کا رہنے والا چندر کیش (55) آم لینے جنگل گیا تھا۔ وہ طوفان سے ٹوٹی ہوئی شاخ سے ٹکرا گیا۔

دریں اثنا، سلطان پور گھوش تھانہ علاقہ کے مدیہر ماجرا بینگاو کے رہنے والے بابولال اور اس کی بیوی گنگا دیوی (70) اپنے دروازے پر ٹین کے شیڈ کے نیچے بیٹھے تھے۔ طوفان کے دوران ٹین کا شیڈ گر کر زخمی ہوگیا۔ اسی طرح سلطان پور گھوش تھانہ علاقہ کے منڈوا گاؤں کا رہنے والا عبدالجلیل عرف بننے بابو (82) اپنی چھت پر گندم اکٹھا کر رہا تھا۔ پڑوسی گلاب سونی دیوار گرنے سے دب کر جاں بحق ہوگیا۔ دریں اثنا، تھانہ علاقہ کے درگنی پور گاؤں کے رہنے والے رمیش چندر پاسوان کی بیوی پریما دیوی (45) اپنے گھر کے پیچھے بندھی ہوئی بھینس کو چھوڑنے گئی۔ قریبی درخت کی شاخ ٹوٹ گئی۔ اہل خانہ نے خاتون کو تشویشناک حالت میں کھاگا سی ایچ سی پہنچایا جہاں ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ ایس ڈی ایم ابھینیت کمار نے بتایا کہ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ریونیو ٹیمیں جائے وقوعہ پر روانہ کردی گئیں۔ قدرتی آفات ریلیف فنڈ کے تحت متاثرہ خاندانوں کو مالی امداد فراہم کی جائے گی۔

ہردوئی کے بہیت گوکل تھانہ علاقے کے تحت روپاپور میں بدھ کی دوپہر طوفان کے دوران ایک دیوار گرگئی۔ ملبے تلے دب کر بچہ جاں بحق ہوگیا۔ پولیس نے پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے لیا۔ روپاپور کے رہنے والے نریش نے بتایا کہ اس کی بیٹی دیوکی (11) جو کہ گاؤں کے پرائمری اسکول میں 5ویں جماعت کی طالبہ تھی، بدھ کی دوپہر کو ٹوائلٹ جارہی تھی کہ طوفان آگیا۔ طوفان کی وجہ سے راستے میں ایک شخص کی کنکریٹ کی دیوار گرگئی، جس سے ڈیبکی دب گئی۔ شور سن کر آس پاس کے لوگ اور لواحقین جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ انہوں نے ملبہ ہٹا کر دیوی کو بچایا لیکن تب تک وہ مرچکی تھی۔ اس واقعہ سے اہل خانہ میں کھلبلی مچ گئی۔ پولس انسپکٹر مارکنڈے سنگھ نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔

اودھ نامہ

نیت تو صاحب بہادر کی خراب ہے

ایک بار پھر ایران کی طرف سے ئی رکھی گئی تجاویز کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نہ صرف یہ کہ مسترد کر دیا ہے بلکہ مزید یہ بھی کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ بندی 'لائف سپورٹ' پر ہے۔ یہ بات پڑھنے اور سننے میں عجیب لگتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جنگ بندی کو لائف سپورٹ پر کہیں یا کسی اور بات سے تشبیہ دیں، جنگ شروع تو آپ اور آپ کے لے پالک نے کی تھی جب کہ مذاکرات کا دور بھی جاری تھا۔ لیکن آپ ٹھہرے ساری دنیا کے دادا۔ آپ جو کہیں وہی قانون ہے۔ وہی اخلاقیات ہے اور وہی ضابطہ ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ نے دنیا بھر میں جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ نہ صرف آج بلکہ آپ کی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے۔ اس لئے ماضی کے اوراق الٹنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سارے معاملات جگ ظاہر ہیں۔ پھر دوسری بات یہ کہ جب آپ نے جنگ چھیڑ دی تو ایران کی جگہ اور کوئی بھی ہوتا وہ بھی اپنے دفاعی اقدامات ضرور کرتا کیونکہ اپنا دفاع سب کا بنیادی حق ہے۔ کچھ دن آپ لڑتے رہے پھر اچانک آپ ہی نے جنگ بندی کی تجویز رکھ دی اور اس می ن بار بار توسیع کرتے جا رہے ہیں۔ اور دھمکیوں کا داور بھی جاری ہے۔ اس طرح سے نہ صرف ایران بلکہ آپ نے پوری دنیا کی معیشت کے سر پر تلوار لٹکا رکھی ہے، اس طرح آپ چاہتے ہین کہ ساری دنیا آپ کی گلامی کرے۔ اور آپ کو آقا آقا کہہ کے بلائے اور آپ اپ نی پشت سہلاتے رہیں۔

جنگ بندی تو امریکہ کی یکطرفہ تجویز تھی جسے ایران نے قبول کیا تھا۔ اب اگر امریکہ کی ضد یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے جنگ بندی کی تجویز وہ دم توڑ دیتی ہے تو اس میں نقصان ایران کا نہیں کیونکہ وہ تو لگاتار نقصان میں جا رہا ہے اور اس کا ایک ایک فرد لڑنے مرنے کو تیار ہے۔ نقصان تو امریکہ کا ہے۔ جنگ بندی کی پیشکش کے جواب میں ایران نے امریکہ کے سامنے اپنی تجویز پھر سے رکھی ہے۔ اس تجویز میں ہر محاذ پر جنگ ختم کرنے، خاص طور پر لبنان میں لڑائی روکنے اور آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ آمدورفت کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا تھا۔ صدر ٹرمپ ان سے انکار نہیں کر سکتے لیکن اس کے ساتھ ایران جنگ سے ہونے والے نقصان کا معاوضہ طلب کیا اور کیوں نہ کرے؟ ایران پر بلاوجہ حملہ کیا گیا۔ اس سے جو نقصان ہوا ہے اس کی بھرپائی آخر کون کرے گا؟ یہ جرمانہ ضروری ہے تاکہ امریکہ یا کوئی اور ملک کم از کم اس نقصان کے ڈر سے کسی پر حملہ نہ کرے۔ ورنہ تو یہ تماشا جاری رہے گا۔ یہ ہرجانہ یا جرمانہ کیسے ادا کیا جائے گا اس کی کوی صورت نکالنا ہوگی۔ ایران کا یہ مطالبہ کہاں سے غلط اور ناجائز ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں کسی طرح کا حملہ نہ ہونے کی ضمانت اور آبنائے ہرمز پر اپنی خودمختاری کے احترام کو شامل کیا گیا تھا۔ قیام امن کی خاطر امریکی پابندیوں بشمول ایرانی تیل کی فروخت پر عائد پابندی ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا تو اس میں کیا غلط ہے؟ اگر آپ کو یہ تجاویز منظور نہیں ہیں تو اس کا سیدھا مطلب ی ہی ہے کہ آپ کی نیت میں کھوٹ ہے۔ ایران کی ان تجاویز کے سامنے آتے ہی ٹرمپ نے اسے مسترد کرتے ہوئے بغیر پورا پڑھے لکھ دیا کہ یہ معاہدہ امریکہ کے لیے قابلِ قبول نہیں ہے۔ ایرانی وزارت کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بجا کہا ہے کہ 'ہم نے کسی قسم کی رعایت کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہم نے صرف ایران کے جائز حقوق کا مطالبہ کیا ہے۔

عالمی سطح پر ٹرمپ کی حماقت کے نتیجے میں خام تیل کی قیمتیں تقریباً 3 ڈالر فی بیرل بڑھ گئیں، جس سے صاف ظاہر ہوا کہ دنیا اس کشیدگی کے حوالے سے کتنی حساس ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ پہلے جنگ ختم کی جائے لیکن سوال یہ ہے کہ جنگ کس نے اور کیوں شروع کی تھی؟ اور جنگ بندی کی بھی پیشکش کس نے کی تھی؟ ٹرمپ کیا چاہتے ہیں وہ خود نہیں جانتے آخر وہ جنگ بندی چاہتے ہیں یا ناکہ بندی؟ کیونکہ دونوں اندھیرے اور اجالے کی مانند ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اس نازک جنگ بندی کے دوران ایران پر آخری بڑا حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کا دوسرا منصوبہ آبنائے ہرمز پر کنٹرول حاصل کر کے اسے تجارتی جہازوں کے لیے کھولنے سے متعلق ہے۔ اس ناپاک منصوبے کے ذریعہ ایک اسپیشل فورس آپریشن کے ذریعہ انتہائی افزودہ یورینیم کے ذخائر کو محفوظ بنانا بھی مقصود ہے۔ ٹرمپ کے خیال میں ناکہ بندی بمباری سے زیادہ مؤثر ہے۔ ایران اب دباؤ میں گھٹتے ہوئے محسوس کر رہے ہیں، اور آگے ان کے لیے حالات مزید خراب ہوں گے۔ ٹرمپ نے یہ اعلان کیا کہ ایران کو جوہری ہتھیار نہیں رکھنے دیا جائے گا سوال یہ ہے کہ اس طرح کی دھمکی دینے کا حق امریکہ کو کس نے دے دیا جو ماضی میں دو مرتبہ ایٹم بم استعمال کر چکا ہے۔ امریکی صدر نے پابندیوں میں نرمی سے پیشتر ایران کے ذریعہ امریکی تحفظات دور کرنے کی شرط لگائی ہے۔ ٹرمپ کے خیال میں اگر ایران مذاکرات پر آمادہ نہ ہوا تو وہ فوجی کارروائی پر غور کیا جائے گا/ جبکہ ایک طبقہ کا خیال ہے کہا آبنائے ہرمز کے حوالے سے ایران کی طرف سے پیش کی گئی نئی تجاویز پر تہران کے مزید جھکنے کے امکانات کم ہیں۔ ایران کی قیادت میں یہ اتفاق پایا جاتا ہے کہ جب تک امریکہ ایرانی بندرگاہوں پر عائد بحری ناکہ بندی ختم نہیں کرتا، جوہری معاملے پر کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ اس لئے گیند امریکہ کے پالے میں ہے اوا سے ہی فیصلہ کرنا ہے کہ یہ جنگ بندی کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔

مغربی بنگال: وام سے رام تک

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

مغربی بنگال ہندوستان کی سیاست میں ہمیشہ ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ یہ ریاست طویل عرصے تک بائیں بازو کی سیاست، مزدور تحریکوں، انقلابی نظریات اور سیکولر مزاج کی علامت سمجھی جاتی رہی۔ ایک وقت تھا جب مغربی بنگال کو ''سرخ قلعہ'' کہا جاتا تھا کیونکہ یہاں تقریباً چونتیس برس تک کمیونسٹ جماعتوں کی حکومت قائم رہی۔ مگر وقت کے ساتھ سیاسی منظرنامہ بدلتا گیا اور وہی ریاست جہاں ''وام'' یعنی بائیں بازو کا غلبہ تھا، آج وہاں ''رام'' یعنی ہندوتوا کی سیاست اور بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ یہ تبدیلی اچانک نہیں آئی بلکہ اس کے پیچھے کئی سیاسی، معاشی، سماجی اور ثقافتی عوامل کارفرما رہے۔ مغربی بنگال کا ''وام سے رام'' تک کا سفر دراصل ہندوستانی سیاست میں بدلتی ہوئی ترجیحات اور عوامی نفسیات کی ایک اہم مثال ہے۔ مغربی بنگال میں بائیں بازو کی سیاست کی جڑیں آزادی سے پہلے ہی مضبوط ہو چکی تھیں۔ مزدور تحریکیں، کسان احتجاج، تعلیمی اداروں میں انقلابی سوچ اور طبقاتی مساوات کے نظریات نے کمیونسٹ پارٹی کو عوام میں مقبول بنایا۔ 1977 میں جیوتی بسو کی قیادت میں بائیں محاذ اقتدار میں آیا اور پھر مسلسل چونتیس برس تک حکومت کرتا رہا۔ یہ ہندوستان کی جمہوری تاریخ کی طویل ترین منتخب کمیونسٹ حکومت تھی۔ بائیں بازو کی حکومت نے ابتدائی دور میں کئی اہم اصلاحات کیں۔ زرعی اصلاحات کے ذریعے کسانوں کو زمین کے حقوق دیے گئے۔ ''آپریشن برگا'' جیسی اسکیموں نے غریب کسانوں کی حالت بہتر بنائی۔ دیہی علاقوں میں پنچایتی نظام کو مضبوط کیا گیا جس سے عام لوگوں کی سیاسی شمولیت بڑھی۔ اسی وجہ سے غریب اور متوسط طبقہ کمیونسٹ حکومت کا مضبوط حامی بن گیا۔

اس دور میں مغربی بنگال کو ایک فکری اور ثقافتی مرکز بھی سمجھا جاتا تھا۔ ادیب، شاعر، فنکار اور دانشور بائیں بازو کے نظریات سے متاثر تھے۔ تعلیم یافتہ طبقہ سیکولرزم اور سوشلسٹ فکر کو ترقی پسند سیاست کی علامت سمجھتا تھا۔ ابتدائی کامیابیوں کے باوجود وقت کے ساتھ بائیں بازو کی حکومت کمزور ہونے لگی۔ سب سے بڑی وجہ معاشی ترقی کی سست رفتاری تھی۔ جب ہندوستان کے دیگر صوبے صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کی طرف بڑھ رہے تھے، مغربی بنگال میں صنعتیں بند ہونے لگیں۔ مزدور یونینوں کی سخت پالیسیوں اور مسلسل ہڑتالوں نے سرمایہ کاروں کو خوفزدہ کر دیا۔ نتیجتاً بے روزگاری میں اضافہ ہوا اور نوجوان بہتر مواقع کے لیے دوسری ریاستوں کا رخ کرنے لگے۔ اس صورتحال کو بدلنے کے لئے مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ بدھی دیو بھٹا چاریہ نے ریاست میں صنعتوں کو بڑھاوا دینے کا فیصلہ کیا۔ حکومت نے سنگور میں ٹاٹا موٹر کے صنعتی منصوبے کے لیے کسانوں کی زمین حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور نندی گرام میں خصوصی اقتصادی زون قائم کیا۔ جس کے خلاف شدید احتجاج ہوا کہا گیا کہ کمیونسٹ حکومت اپنے نظریہ کے خلاف کام کر رہی ہے۔ پارٹی، بیوروکریسی کا شکار ہوگئی اور مقامی سطح پر بدعنوانی کے الزامات لگنے لگے۔

کسانوں پر پولیس کارروائی اور تشدد نے عوامی غصے کو بھڑکا دیا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب غریب کسانوں کی حامی سمجھی جانے والی کمیونسٹ حکومت خود کسانوں کے خلاف نظر آنے لگی۔ ان تحریکوں نے بائیں بازو کی اخلاقی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔ عوام کو محسوس ہوا کہ حکومت تبدیل لانے کے بجائے اپنا اقتدار بچانے کے لئے سرمایہ دارانہ مفادات کے لیے عام لوگوں کی قربانی دے رہی ہے۔ اس کی وجہ سے بائیں بازو کی قیادت وقت کے ساتھ عوام سے دور ہوتی گئی۔ جس کا فائدہ ممتا بنرجی اور ان کی جماعت ترنمول کانگریس کو ہوا۔ واضح رہے کہ 1999 سے 2004 تک ممتا بنرجی واجپئی حکومت میں کابینہ وزیر تھیں۔ انہوں نے خود کو غریب عوام، کسانوں اور بنگالی شناخت کی نمائندہ کے طور پر پیش کیا۔ ان کی سادہ طرزِ زندگی اور جارحانہ سیاست نے عوام کو متاثر کیا۔ 2011 کے اسمبلی انتخابات میں ترنمول کانگریس نے تاریخی کامیابی حاصل کی اور چونتیس سالہ کمیونسٹ اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ یہ مغربی بنگال کی سیاست میں ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ آر ایس ایس، بی جے پی نے ممتا کو درگا کہہ کر پکارا۔ ان کی تعریف میں سنگھ کے ترجمان پنچ جنیہ نے کئی مضامین لکھے۔ ممتا کی کامیابی سے ہی مغربی بنگال میں ہندوتوا کی سیاست کا راستہ کھلا۔

ابتدا میں عوام کو امید تھی کہ ممتا بنرجی ریاست میں ترقی، روزگار اور شفاف حکومت فراہم کریں گی، مگر وقت کے ساتھ ان کی حکومت پر بھی اقربا پروری، بدعنوانی، مسلمانوں کی منھ بھرائی اور سیاسی تشدد کے الزامات لگے۔ بی جے پی نے اس کا فائدہ اٹھا کر وہاں اپنی زمین تیار کی۔ عوام کی بے چینی کو ابھارا کر اس نے اپنے لئے سیاسی قوت حاصل کرنے کا راستہ ہموار کیا۔ ممتا نے پالیسی کی سطح پر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کا مسلمانوں کو کوئی فائدہ ہوا ہو۔ صرف ووٹ حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو خوش کرنے والی بات کی۔ کیونکہ یہاں 142 اسمبلی سیٹوں پر مسلمانوں کی تعداد قابل ذکر ہے۔ جن میں 64 پر اس نے کامیابی حاصل کی ہے۔ یہی غلطی کانگریس بھی کرتی رہی ہے، مسلمانوں کی منھ بھرائی کے الزام کا جواب دینے کے لئے اسے سچر کمیٹی کی رپورٹ کو سامنے لانا پڑا تھا۔ رپورٹ کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بھی خراب ہے۔

ایک وقت تھا جب بی جے پی مغربی بنگال میں نہایت کمزور جماعت سمجھی جاتی تھی۔ بنگال کی ثقافت کو سیکولر اور ترقی پسند مانا جاتا تھا، اس لیے ہندوتوا سیاست کو یہاں زیادہ پذیرائی حاصل نہیں تھی۔ مگر 2014 کے بعد حالات بدلنے لگے۔ نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے پورے ہندوستان میں قوم پرستی اور ہندوتوا کے بیانیے کو مضبوط کیا۔ مغربی بنگال میں بھی پارٹی نے مذہبی شناخت اور ہندو ووٹروں کے احساسِ عدم تحفظ کو سیاسی طاقت میں بدلنے کی کوشش کی۔ مغربی بنگال میں غیر قانونی بنگلہ دیشی مہاجرین کا مسئلہ زور و شور سے اٹھایا۔ پارٹی کا مؤقف تھا کہ غیر قانونی دراندازی سے مقامی آبادی کا توازن بدل رہا ہے اور ہندو آبادی خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہی ہے۔ این آر سی اور شہریت ترمیمی قانون جیسے معاملات نے اس بحث کو مزید تیز کر دیا۔ بی جے پی نے ''جے شری رام'' کے نعرے کو ایک سیاسی علامت بنا دیا۔ یہ نعرہ صرف مذہبی عقیدت کی علامت نہیں رہا بلکہ سیاسی مزاحمت اور ہندو شناخت کے اظہار کا ذریعہ بن گیا۔ مغربی بنگال میں کئی مقامات پر ''جے شری رام'' کے نعرے اور ترنمول کارکنوں کے درمیان تنازعات خبروں کا حصہ بنے۔ اس سے مذہبی قطبیت میں اضافہ ہوا۔ ترنمول کانگریس نے بی جے پی کے خلاف ''بنگالی شناخت'' مچھی بھات کا بیانیہ اپنایا۔ ممتا بنرجی نے خود کو بنگال کی ثقافت، زبان اور علاقائی خودمختاری کی محافظ کے طور پر پیش کیا۔ اس کے باوجود بی جے پی نے دیہی علاقوں اور نوجوان ووٹروں میں اپنی جگہ بنائی۔ باقی کسر ای ڈی، ایس آئی آر، الیکشن کمیشن، عدلیہ اور مرکزی فورسیز نے پوری کر دی۔

2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی نے مغربی بنگال میں حیران کن کامیابی حاصل کی اور واضح کر دیا کہ ریاست کی سیاست اب مکمل طور پر بدل چکی ہے۔ ''وام سے رام'' کے سفر کو صرف مذہبی سیاست سے نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ اس کے پیچھے کئی سماجی اور معاشی عوامل بھی ہیں۔ مغربی بنگال میں روزگار کے مواقع محدود ہونے کی وجہ سے نوجوانوں میں بے چینی بڑھی۔ اس ی کے تحت بی جے پی نے خود کو ترقی، سرمایہ کاری اور مضبوط قیادت کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ پہلے بنگال میں بائیں بازو کے دانشور حلقے رائے عامہ پر اثر انداز ہوتے تھے، مگر اب ڈیجیٹل میڈیا نے سیاسی بیانیے کو بدل دیا۔ قوم پرستی، مذہبی جذبات اور جذباتی نعروں نے نوجوان نسل کو متاثر کیا، جس میں سوشل میڈیا کا کردار بھی اہم رہا۔ ریاست میں سیاسی تشدد ایک سنگین مسئلہ رہا ہے۔ کمیونسٹ دور ہو یا ترنمول حکومت، مخالف کارکنوں کے خلاف تشدد کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ بی جے پی نے خود کو سیاسی جبر کے خلاف متبادل قوت کے طور پر پیش کیا۔ لیکن کامیابی کے بعد اسکے کارکنان نے لیفٹ یا ترنمول کے کارکنان سے بھی بڑھ کر تشدد کے واقعات کو انجام دیا۔ اگرچہ کمیونسٹ جماعتیں آج کمزور ہو چکی ہیں، لیکن یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ مغربی بنگال سے بائیں بازو کی فکر مکمل طور پر ختم ہوگئی ہے۔

ریاست کی ادبی، ثقافتی اور تعلیمی روایت اب بھی سیکولر اور ترقی پسند خیالات سے جڑی ہوئی ہے۔ بہت سے دانشور اور نوجوان آج بھی فرقہ وارانہ سیاست کے مخالف ہیں۔ تاہم یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ بائیں بازو عوامی سطح پر اپنی وہ طاقت کھو چکا ہے جو کبھی اس کی پہچان تھی۔ عوام اب نظریاتی سیاست کے بجائے شناخت، قوم پرستی اور فوری معاشی فوائد کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ مغربی بنگال کا ''وام سے رام'' تک کا سفر ہندوستانی سیاست کی بدلتی ہوئی تصویر پیش کرتا ہے۔ آج مغربی بنگال ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں ایک طرف اس کی قدیم سیکولر اور فکری روایت ہے اور دوسری طرف ہندوستان میں ابھرتی ہوئی ہندوتوا کی سیاست۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مستوبل میں بنگال اپنی ثقافتی شناخت اور سیاسی روایت کو کس حد تک برقرار رکھ پاتا ہے، یا پھر ''وام'' کی سیاست ''رام'' سے بدل جائے گی۔

☆☆☆

کیا بھارت ایمانداری کے ساتھ مسابقتی امتحانات کرانے کی صلاحیت کھو چکا ہے؟

ایم حسن

سابق آئی اے ایس افسر وی ایس پانڈے لکھتے ہیں کہ ان واقعات نے واضح کر دیا ہے کہ مسئلہ صرف کسی ایک ریاست یا ایجنسی تک محدود نہیں ہے۔ یہ ایک منظم صنعت کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس میں کوچنگ مافیا، پرنٹنگ پریس، امتحانی مراکز کے ملازمین، سائبر مجرم اور کئی بار بااثر لوگ بھی شامل پائے جاتے ہیں۔ ملک کے سب سے بڑے میڈیکل داخلہ امتحان NEET کو پرچہ لیک ہونے کے الزامات کے سبب منسوخ کیا جانا صرف ایک امتحان کا بحران نہیں، بلکہ یہ بھارت کے پورے امتحانی نظام پر ایک سنگین سوالیہ نشان ہے۔ لاکھوں طلبہ برسوں کی محنت، ذہنی دباؤ، مالی بوجھ اور خاندانی توقعات کے ساتھ ان امتحانات میں بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب سوالیہ پرچے امتحان سے پہلے ہی بازار میں فروخت ہونے لگیں، واٹس ایپ اور ٹیلیگرام پر گردش کرنے لگیں، اور بعد میں امتحانات منسوخ کرنے پڑیں، تو یہ صرف انتظامی ناکامی نہیں بلکہ ''محنت بمقابلہ بدعنوانی'' کی لڑائی بن جاتی ہے۔ حالیہ واقعات میں NEET-UG 2026 کو پرچہ لیک ہونے کے الزامات کے بعد منسوخ کیا گیا ہے اور تفتیشی ایجنسیاں سرگرم ہوگئی ہیں۔

بھارت میں مسابقتی امتحانات کا دائرہ انتہائی وسیع ہے۔ ہر سال کروڑوں طلبہ سرکاری ملازمتوں، میڈیکل، انجینئرنگ، یونیورسٹی داخلہ اور دیگر بھرتی امتحانات میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن گزشتہ چند برسوں میں پرچہ لیک ہونے کے واقعات اتنے عام ہو گئے ہیں کہ اب ایماندار امیدوار خود کو ٹھگا ہوا محسوس کرنے لگے ہیں۔ 2019 سے 2024 کے درمیان ملک میں کم از کم 65 بڑے امتحانات پرچہ لیک یا امتحانی بے ضابطگیوں سے متاثر ہوئے۔ بھارت کا امتحانی نظام لاکھوں خوابوں کی قبرگاہ بن چکا ہے۔ ہر سال کروڑوں نوجوان دن رات ایک کر کے امتحانات کی تیاری کرتے ہیں کوئی ڈاکٹر بننا چاہتا ہے، کوئی انجینئر، کوئی سرکاری افسر۔ لیکن جب امتحانی ہال میں بیٹھنے سے پہلے ہی سوالیہ پرچہ واٹس ایپ اور ٹیلیگرام پر وائرل ہو جائے، تو ان خوابوں کا کیا ہوتا ہے؟ یہ صرف ایک امتحان کا منسوخ ہونا نہیں، بلکہ اس پورے نظام پر سوالیہ نشان ہے جس پر 140 کروڑ لوگوں کا مستقبل ٹکا ہوا ہے۔

پرچہ لیک کی ایک طویل اور شرمناک فہرست ہے۔

بھارت میں پرچہ لیک کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک دہائیوں پرانی بیماری ہے جو ہر بار نئے روپ میں سامنے آتی ہے۔ اس کی چند مثالیں:

NEET-UG 2024: 5 مئی 2024 کو ملک بھر میں تقریباً 24 لاکھ امیدوار امتحان میں بیٹھے۔ امتحان سے پہلے ہی سوالیہ پرچہ سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا۔ بہار میں 13 افراد گرفتار ہوئے جنہوں نے سوالیہ پرچہ خریدا تھا۔ گجرات کے گودھرا میں ایک امتحانی مرکز پر دھاندلی پکڑی گئی۔ سی بی آئی جانچ اور سپریم کورٹ کی مداخلت ہوئی۔ NTA کے ڈائریکٹر جنرل کو برطرف کر دیا گیا۔

UGC-NET جون 2024: 18 جون کو امتحان ہوا، 19 جون کو منسوخ۔ ڈارک نیٹ پر سوالیہ پرچہ لیک ہونے کی تصدیق ہوئی۔ یوپی پولیس کانسٹیبل بھرتی 2024: تقریباً 48 لاکھ امیدوار متاثر ہوئے۔ بڑے پیمانے پر لیک کے بعد امتحان منسوخ کرنا پڑا۔

CBSE 2018: جماعت 12 کے اکنامکس اور جماعت 10 کے ریاضی کا پرچہ لیک ہوا۔ لاکھوں طلبہ کو دوبارہ امتحان دینا پڑا۔

SSC CGL 2017: اسٹاف سلیکشن کمیشن کے امتحان میں لیک کے الزامات نے ملک گیر احتجاج اور سی بی آئی جانچ کو جنم دیا۔

AIPMT 2015: سپریم کورٹ نے بڑے پیمانے پر لیک کے سبب پورا امتحان منسوخ کرنے کا حکم دیا۔

ویاپم گھوٹالہ، مدھیہ پردیش (2013 اور بعد): درجنوں امتحانات میں منصوبہ بند دھوکہ دہی۔ اس سے جڑے کئی افراد کی پراسرار موتیں۔ اسے اب تک کا سب سے بڑا امتحانی گھوٹالہ مانا جاتا ہے۔

REET 2021، راجستھان: اساتذہ بھرتی امتحان میں سرکاری افسروں کی ملی بھگت سے بڑے پیمانے پر لیک۔

BPSC 67 واں امتحان 2022، بہار: سوالیہ پرچہ سوشل میڈیا پر وائرل، امتحان منسوخ۔

ویسٹ بنگال SSC گھوٹالہ: اساتذہ بھرتی میں پیسے لے کر نوکری دینے اور OMR شیٹ سے چھیڑ چھاڑ کے سنگین الزامات۔

یہ فہرست یہیں ختم نہیں ہوتی۔ راجستھان، اترپردیش، تمل ناڈو، مہاراشٹر ہر ریاست میں یہی کہانی دہرائی گئی ہے۔ ان واقعات نے واضح کر دیا ہے کہ مسئلہ صرف کسی ایک ریاست یا ایجنسی تک محدود نہیں ہے۔ یہ ایک منظم صنعت کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس میں کوچنگ مافیا، پرنٹنگ پریس، امتحانی مراکز کے ملازمین، سائبر مجرم اور کئی بار بااثر لوگ بھی شامل پائے جاتے ہیں۔ سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہر بار سزا طلبہ کو ملتی ہے۔ کوئی طالب علم دو دو سال ڈراپ لے کر تیاری کرتا ہے، کوئی غریب خاندان کھیت بیچ کر کوچنگ کی فیس ادا کرتا ہے، کوئی طالب علم ذہنی دباؤ میں ڈپریشن تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن امتحان منسوخ ہونے کے بعد وہی طالب علم پھر سے مہینوں تیاری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ امتحان کی شفافیت پر شک کا مطلب ہے کہ پورے میرٹ نظام پر عوام کا اعتماد ٹوٹ جانا۔

سوال یہ ہے کہ آخر بھارت جیسی تکنیکی طاقت رکھنے والا ملک محفوظ امتحانی نظام کیوں نہیں بنا پا رہا؟ اس کی سب سے بڑی وجہ بدعنوانی کا منظم نیٹ ورک ہے۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ واضح طور پر ملک کے انتظامی نظام نے ایک طرح سے بدعنوانی کو اپنا لیا ہے، اور جب ملک میں ہر طرف بدعنوانی پھیلی ہو تو امتحانات کیسے شفاف رہ سکتے ہیں؟ ذرا سوچیے کہ جب رشوت یا سفارش کے بغیر شاید ہی کسی سرکاری دفتر میں کام ہوتا ہو اور پورا انتظامی نظام بدعنوانی سے متاثر ہو، تو وہی نظام امتحانات ایمانداری سے کرانے کے قابل کیسے ہو سکتا ہے؟ ہر طرف پھیلی بے ایمانی ہی اس صورت حال کے لیے ذمہ دار ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بدعنوان عناصر کو شاید ہی یہ نظام سزا دینے میں دلچسپی رکھتا ہو، اسی وجہ سے بدعنوانی کے معاملات میں برسوں تک جانچ چلتی رہتی ہے لیکن مجرموں کو سخت سزا نہیں ملتی۔

بھارت کی نوجوان طاقت اس کی سب سے بڑی پونجی ہے۔ اگر محنت کرنے والا طالب علم یہ محسوس کرنے لگے کہ کامیابی صلاحیت سے نہیں بلکہ ''لیک سسٹم'' سے ملتی ہے، تو یہ جمہوریت اور سماج دونوں کے لیے خطرناک اشارہ ہے۔ مسابقتی امتحانات کی ساکھ صرف تعلیم کا مسئلہ نہیں بلکہ قومی کردار کا سوال ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت، عدلیہ، تعلیمی ادارے اور سماج مل کر یہ یقینی بنائیں کہ امتحانی مراکز میں بیٹھا طالب علم یہ یقین لے کر جوابی کاپی بھرے کہ اس کا مستقبل اس کی محنت طے کرے گی، کسی مافیا کے واٹس ایپ گروپ نہیں۔

کیا بھارت ایماندار امتحانات کی امید کھو چکا ہے؟ نہیں لیکن یہ امید اسی وقت زندہ رہے گی جب نظام صرف کاغذوں پر نہیں بلکہ زمین پر بدلے۔ ہر منسوخ امتحان کے پیچھے لاکھوں طلبہ کی مہینوں کی محنت، والدین کی جمع پونجی اور خاندانوں کے خواب ہوتے ہیں۔ یہ بدعنوانی صرف ایک امتحان کی نہیں، بلکہ ایک پوری نسل کے اعتماد کا قتل ہے۔ جب تک پورے انتظامی نظام کو بدعنوانی سے پاک کرنے کے لیے ملک میں سیاسی عزم پیدا نہیں ہوگا اور بدعنوانی نامی عفریت کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا، تب تک اسی طرح سوالیہ پرچے لیک ہوتے رہیں گے اور امتحانات منسوخ کیے جاتے رہیں گے، اور ملک کی نوجوان نسل بدقسمتی سے بدعنوان لوگوں کے کرتوتوں کی سزا بھگتنے پر مجبور ہوتی رہے گی۔

☆☆☆

(وجے شنکر پانڈے، حکومتِ ہند کے سابق سکریٹری ہیں)

دینی قلعوں کی حفاظت جدید تقاضوں سے ہم آہنگی میں مضمر

ایم ڈبلیو انصاری

مدارسِ اسلامیہ ہماری دینی، تہذیبی اور علمی شناخت کے وہ مضبوط ستون ہیں جنہوں نے صدیوں سے ایمان کی شمع روشن رکھی ہے۔ یہ محض تعلیمی ادارے نہیں بلکہ دین کے قلعے، اخلاق کے مراکز اور معاشرتی رہنمائی کے سرچشمے ہیں۔ برصغیر کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی دین وملت پر کوئی مشکل وقت آیا، مدارس نے اپنے کردار سے نہ صرف حفاظت کی بلکہ نئی نسل کو شعور، علم اور استقامت بھی عطا کی۔ لیکن ہر زندہ نظام کی طرح مدارس کو بھی وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ موجودہ دور میں کچھ ایسے پہلو ہیں جن پر توجہ دینا ناگزیر ہو چکا ہے، تاکہ مدارس کا وقار بھی برقرار رہے اور ان کی افادیت مزید بڑھ سکے۔ آج حکومت کی جانب سے بھی تعلیمی وفلاحی اداروں کے لیے مختلف اصول، رہنما ہدایات اور قانونی تقاضے مقرر کیے جا رہے ہیں۔ ایسے میں مدارس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی شناخت اور خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے ان ضروری سرکاری تقاضوں کو پورا کریں جو شفافیت، نظم ونسق اور ادارہ جاتی مضبوطی کے لیے لازم سمجھے جاتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل نہ صرف مدارس کے تحفظ کا ذریعہ بنے گا بلکہ معاشرے میں ان کے وقار اور اعتماد کو بھی مزید مستحکم کرے گا۔

سب سے اہم مسئلہ شفافیت (Transparency) کا ہے۔ آج کے دور میں جب ہر ادارہ اپنے مالی معاملات کو واضح اور منظم رکھتا ہے، مدارس کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی آمد و خرچ کی باقاعدہ آڈٹ رپورٹ (Audit Report) تیار کریں۔ یہ نہ صرف اعتماد میں اضافہ کرے گا بلکہ ان حضرات کے لیے بھی اطمینان کا باعث ہوگا جو اپنے صدقات وعطیات مدارس کو دیتے ہیں۔ اگر ہر مدرسہ سالانہ آڈٹ رپورٹ شائع کرے اور اسے عوام کے لیے دستیاب بنائے تو اس سے بدگمانیوں کا خاتمہ ہوگا اور ادارے کی ساکھ مضبوط ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ مدارس کی قانونی رجسٹریشن، زمین کے کاغذات، عمارت سے متعلق دستاویزات، ٹرسٹ یا سوسائٹی کے ریکارڈ، اور حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کیے جانے والے سرکولرز ورہنما ہدایات پر عمل درآمد بھی بے حد ضروری ہے۔ ایک منظم اور دستاویزی نظام مدارس کو غیر ضروری اعتراضات، قانونی پیچیدگیوں اور انتظامی دشواریوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

اسی طرح اکاؤنٹ مینٹیننس کا جدید نظام اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ روایتی رجسٹروں کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل اکاؤنٹنگ سسٹم کو شامل کیا جائے، تاکہ ریکارڈ محفوظ بھی رہے اور بوقتِ ضرورت آسانی سے دستیاب بھی ہو۔ اس سے مالی نظم و نسق میں بہتری آئے گی اور کسی بھی قسم کی بے ضابطگی کے امکانات کم ہوں گے۔ مزید برآں، مدارس میں ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھانا بھی نہایت ضروری ہے۔ آج دنیا ڈیجیٹل (Digital) ہو چکی ہے، ایسے میں مدارس اگر ٹیلی سسٹم، آن لائن ریکارڈ، اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن کو اپنائیں تو نہ صرف ان کا انتظامی نظام بہتر ہوگا بلکہ طلبہ کو بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کا موقع ملے گا۔ آن لائن کلاسز، ڈیجیٹل لائبریری، اور ای-لرننگ پلیٹ فارمز مدارس کے تعلیمی معیار کو ایک نئی جہت دے سکتے ہیں۔ کمیونیکیشن سینٹر، جدید سائنس، ٹیکنالوجی وغیرہ سب ہی مدارس میں کو تقویت دینے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔

ایک اور اہم پہلو سرکاری ضوابط اور قانونی تقاضوں کی پاسداری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے مدارس کے تعلق سے جو اعتراضات یا شکوک سامنے آتے ہیں، ان میں اکثر معاملات دستاویزی کمزوری، غیر منظم ریکارڈ، غیر واضح مالی نظام، یا قانونی تقاضوں کی عدم تکمیل سے جڑے ہوتے ہیں۔ اگر مدارس اپنے تمام معاملات شفاف، منظم اور قانون کے مطابق رکھیں تو نہ صرف بہت سی غلط فہمیاں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں بلکہ مدارس کے خلاف پیدا ہونے والی منفی فضا کو بھی کم کیا جا سکتا ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ مدارس دفاعی ذہن کے بجائے تعمیری اور منظم طرزِ فکر اپنائیں، تاکہ ان کے خلاف اٹھنے والے سوالات کا جواب عملی طور پر دیا جا سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ نصاب میں توازن بھی ضروری ہے۔ دینی علوم کے ساتھ بنیادی عصری علوم جیسے اردو، ہندی، انگریزی، ریاضی اور کمپیوٹر کی تعلیم شامل کی جائے، تاکہ فارغین مدارس نہ صرف دین کے عالم ہوں بلکہ معاشرے میں باوقار روزگار کے مواقع بھی حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ علاقائی زبانوں پر بھی توجہ دی جانی چاہیے تاکہ طلبہ اپنے مقامی سماج اور ماحول سے بہتر انداز میں جڑ سکیں۔ مدارس میں اردو، عربی اور فارسی رسم الخط (Rasm-ul-Khat) اور خطاطی (Calligraphy) کی تعلیم و تربیت پر بڑے پیمانے پر خصوصی توجہ دی جائے، کیونکہ یہ صرف زبان یا فن نہیں بلکہ ہماری تہذیبی شناخت اور علمی ورثے کا اہم حصہ ہیں۔ اگر مدارس اس فن کو جدید انداز میں فروغ دیں تو نئی نسل اپنی تہذیب، زبان اور علمی روایت سے مضبوط تعلق قائم رکھ سکے گی۔

یہ تمام مشورے مدارس کی روح یا مقصد کو تبدیل کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسے مزید مضبوط اور مؤثر بنانے کے لیے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ شفافیت، نظم وضبط، اور جدید تقاضوں کو اپنانا دین سے دوری نہیں بلکہ دین کی خدمت کا ایک نیا انداز ہے۔ آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ مدارس ہمارے سروں کے تاج ہیں، اور تاج کو مزید چمکدار بنانے کے لیے اس کی دیکھ بھال ضروری ہے۔ اگر ہم نے بروقت اصلاحات کو اپنا لیا تو مدارس نہ صرف اپنے ماضی کی شان برقرار رکھیں گے بلکہ مستقبل میں بھی دین وملت کی رہنمائی کا فریضہ بھرپور طریقے سے انجام دیتے رہیں گے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ زمانہ بدل رہا ہے، سوالات بدل رہے ہیں، اور اداروں کو پرکھنے کے پیمانے بھی بدل چکے ہیں۔ ایسے میں مدارس کے تحفظ کا راستہ صرف جذباتی نعروں میں نہیں بلکہ مضبوط نظام، شفاف کردار، علمی وقار، قانونی تیاری اور دور اندیش قیادت میں پوشیدہ ہے۔ جو ادارے وقت کے تقاضوں کو سمجھ لیتے ہیں وہی تاریخ میں زندہ رہتے ہیں۔ مدارس اگر اپنی دینی روح کو برقرار رکھتے ہوئے نظم، شفافیت، ٹیکنالوجی، عصری شعور اور تہذیبی شناخت کو ساتھ لے کر چلیں تو وہ نہ صرف ہر اعتراض کا جواب بن سکتے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثالی، باوقار اور ناقابلِ شکست تعلیمی نظام کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ یہی وقت کی آواز ہے، یہی ملت کی ضرورت ہے، اور یہی مدارس کے روشن اور محفوظ مستقبل کی حقیقی ضمانت ہے۔

آئی پی ایس (ریٹائرڈ-ڈی.جی)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس؛ طب یونانی کی بقاء، ارتقاء اور مستقبل

نازش احتشام اعظمی

بیسویں صدی کے اوائل میں جب برصغیر سیاسی غلامی، تہذیبی اضطراب اور فکری انتشار کے ایک نہایت نازک دور سے گزر رہا تھا، اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں کو صرف سیاسی اقتدار کے زوال ہی کا سامنا نہیں تھا بلکہ ان کے علمی، تعلیمی اور طبی سرمائے پر بھی ایک ہمہ گیر یلغار جاری تھی۔ استعمار نے اپنی سیاسی قوت کے ساتھ ساتھ اپنے علمی اور تمدنی تصورات کو بھی اس انداز سے نافذ کرنا شروع کیا کہ قدیم علوم، مشرقی روایات اور مقامی نظام ہائے حیات رفتہ رفتہ فرسودہ اور ناقابلِ اعتبار قرار دیے جانے لگے۔ یہی وہ ماحول تھا جس میں طبِ یونانی، جو صدیوں سے برصغیر کے عوام کے لیے شفا، حکمت اور انسانی خدمت کا ایک معتبر ذریعہ رہی تھی، شدید خطرات سے دوچار ہوئی۔ اس نظامِ طب کو محض ایک علاجی طریقہ نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ یہ ایک مکمل تہذیبی شعور، ایک متوازن فلسفۂ حیات اور انسان کے جسم و روح کے باہمی تعلق کی ایک جامع تعبیر تھی۔ مگر نوآبادیاتی نظام کے زیرِ اثر اسے غیر سائنسی، غیر عصری اور ناقابلِ اعتماد ثابت کرنے کی منظم کوششیں کی گئیں تاکہ مغربی طب کو واحد معتبر نظام کے طور پر مسلط کیا جا سکے۔ ایسے تاریک ماحول میں بعض شخصیات محض افراد نہیں رہتیں بلکہ ایک تحریک، ایک فکر اور ایک عہد کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ حکیم اجمل خان انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں سے تھے۔ وہ صرف ایک معالج نہ تھے بلکہ ایک صاحبِ بصیرت مفکر، ایک مدبر قومی رہنما اور ایک ایسی بیدار روح تھے جنہوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ اگر طبِ یونانی کو منظم بنیادوں پر محفوظ نہ کیا گیا تو یہ عظیم علمی روایت تاریخ کے صفحات میں دفن ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی بنیاد رکھ کر دراصل ایک ایسی تحریک کا آغاز کیا جس کا مقصد محض طبِ یونانی کی بقا نہیں بلکہ اس کی علمی تجدید، تنظیمی استحکام اور قومی سطح پر اس کے مقام کا تحفظ تھا۔ یہ حقیقت پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ کسی بھی قوم کی تہذیبی شناخت صرف اس کی زبان، لباس یا رسوم و رواج سے قائم نہیں رہتی بلکہ اس کے علوم، اس کے فکری تصورات اور اس کے نظامِ حیات بھی اس شناخت کا بنیادی حصہ ہوتے ہیں۔ طبِ یونانی مسلمانوں کے تہذیبی ورثے کی ایک ایسی ہی عظیم علامت تھی۔ اس کے اندر یونانی فلسفہ، اسلامی فکر، عربی و فارسی علوم اور برصغیر کی مقامی روایات ایک حسین امتزاج کے ساتھ موجود تھے۔ اس نظامِ طب کی بنیاد اس تصور پر قائم ہے کہ انسان محض گوشت پوست کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک متوازن حیاتیاتی اور روحانی وجود ہے، اور صحت دراصل جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی اعتدال کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طبِ یونانی میں علاج صرف دواؤں تک محدود نہیں رہتا بلکہ غذا، طرزِ زندگی، ماحول، جذبات اور انسانی عادات تک پھیلا ہوا ایک ہمہ گیر نظام بن جاتا ہے۔ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس نے اپنے قیام کے ابتدائی ایام ہی سے یہ محسوس کر لیا تھا کہ اگر طبِ یونانی کو محض جذباتی نعروں اور ماضی کی یادگاروں تک محدود رکھا گیا تو یہ جدید دنیا کے تقاضوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اسی لیے اس تحریک نے دو متوازی راستے اختیار کیے: ایک طرف اس نے طبِ یونانی کے کلاسیکی سرمایہ اور اس کے علمی وقار کا دفاع کیا، اور دوسری طرف اسے جدید سائنسی اصولوں کے مطابق منظم، مربوط اور قابلِ قبول بنانے کی کوشش کی۔ یہی وہ توازن تھا جس نے اس تحریک کو محض ایک احتجاجی آواز بننے سے بچایا اور اسے ایک تعمیری و اصلاحی تحریک میں تبدیل کر دیا۔ یہ امر تاریخ کا ناقابلِ انکار حصہ ہے کہ بیسویں صدی میں طبِ یونانی کے جتنے بھی اہم ادارے قائم ہوئے، ان کے پس منظر میں آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی فکری یا عملی جدوجہد ضرور موجود تھی۔ یونانی میڈیکل کالجوں، دواخانوں، تحقیقی مراکز اور طبی تنظیموں کے قیام میں اس تحریک نے بنیادی کردار ادا کیا۔ ان اداروں نے صرف معالجین تیار نہیں کیے بلکہ ایک ایسا علمی ماحول پیدا کیا جس میں طبِ یونانی کو تحقیق، تدریس اور سماجی خدمت کے ساتھ جوڑا گیا۔ اگر یہ ادارے قائم نہ ہوتے تو شاید طبِ یونانی صرف خاندانی مطبوں اور محدود حلقوں تک سمٹ کر رہ جاتی۔ طبی صحافت کے میدان میں بھی اس تنظیم کی خدمات غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ کسی بھی علم کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے مباحث زندہ رہیں، اس کے مسائل زیرِ بحث آئیں اور اس کے اہلِ علم ایک دوسرے کے ساتھ فکری تبادلہ کرتے رہیں۔ "نوائے طب و صحت" اور "لودھی رسالہ" جیسے جرائد نے یہی کردار ادا کیا۔ ان رسائل نے طبِ یونانی کو ایک علمی وقار بخشا، تحقیق کے رجحان کو فروغ دیا اور نئی نسل میں اس احساس کو بیدار کیا کہ یہ نظامِ طب محض روایت نہیں بلکہ ایک زندہ علمی حقیقت ہے۔ آج جب ہم علمی زوال کی شکایت کرتے ہیں تو ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ ماضی میں انہی رسائل نے فکری بیداری کی وہ شمع روشن رکھی جس کے بغیر طبِ یونانی کا علمی تسلسل برقرار نہ رہ سکتا تھا۔ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی ایک بڑی خدمت یہ بھی ہے کہ اس نے طبِ یونانی کو محض انفرادی معالجین کے دائرے سے نکال کر ایک ادارہ جاتی اور قومی مسئلہ بنایا۔ مختلف ریاستوں میں یونانی ڈائریکٹوریٹس کے قیام، سرکاری سرپرستی کے حصول اور طبی پالیسیوں میں طبِ یونانی کی شمولیت کے لیے جو جدوجہد کی گئی، وہ اس تحریک کے بغیر ممکن نہ تھی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی نظامِ طب کی ترقی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اسے ریاستی سطح پر قانونی، تعلیمی اور انتظامی تحفظ حاصل نہ ہو۔ کانفرنس نے یہی شعور پیدا کیا کہ طبِ یونانی کو محض ماضی کے فخر کے طور پر نہیں بلکہ مستقبل کی ضرورت کے طور پر پیش کیا جائے۔ آزادی کے بعد حکیم عبدالحمید صاحب کا یہ ایک عظیم اور ناقابلِ فراموش کارنامہ تھا کہ انہوں نے نہ صرف آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے احیاء و استحکام میں نمایاں کردار ادا کیا بلکہ تقریباً نصف صدی تک خلوص، محنت اور حکمت کے ساتھ اس کی آبیاری بھی کرتے رہے۔ ان کی دور اندیش قیادت، تنظیمی بصیرت اور طبِ یونانی سے بے لوث وابستگی نے کانفرنس کو ایک مضبوط علمی و فکری تحریک میں تبدیل کر دیا۔ انہوں نے طبِ یونانی کے فروغ، ادارہ سازی، تحقیق اور طبی تعلیم کے میدان میں ایسی بنیادیں قائم کیں جن کے اثرات آج بھی محسوس کیے جا رہے ہیں۔ درحقیقت ان کی شخصیت اس حقیقت کی روشن مثال تھی کہ اگر قیادت میں اخلاص، وژن اور عملی حکمتِ عملی موجود ہو تو ایک علمی تحریک نہ صرف زندہ رہ سکتی ہے بلکہ نئے دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی معنویت بھی برقرار رکھ سکتی ہے۔ یہاں ایک اہم حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے کہ طبِ یونانی کی قوت صرف اس کے نسخوں یا ادویات میں نہیں بلکہ اس کے اخلاقی اور انسانی تصور میں مضمر ہے۔ جدید دنیا میں طب رفتہ رفتہ ایک تجارتی صنعت بنتی جا رہی ہے جہاں علاج اکثر سرمایہ کاری، منافع اور کارپوریٹ مفادات کے تابع ہو جاتا ہے۔ اس ماحول میں طبِ یونانی انسان دوستی، خدمتِ خلق اور اخلاقی ذمہ داری کا وہ تصور پیش کرتی ہے جس میں معالج کو محض ایک پیشہ ور نہیں بلکہ انسانیت کا خادم سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غریب اور دیہی طبقات آج بھی اس نظام پر اعتماد کرتے ہیں۔ وہ اس میں صرف دوا نہیں بلکہ اپنائیت، ہمدردی اور اخلاقی تعلق محسوس کرتے ہیں۔ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس نے ہمیشہ اس روح کو زندہ رکھنے کی کوشش کی اور یہی اس کی اصل معنوی قوت ہے۔ لیکن اگر ہم صرف ماضی کی عظمت بیان کرتے رہیں اور حال کی کمزوریوں سے آنکھیں چرا لیں تو یہ دیانت داری نہیں ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ آج طبِ یونانی ایک نئے بحران سے گزر رہی ہے۔ یہ بحران صرف بیرونی سازشوں یا سرکاری بے توجہی کا نتیجہ نہیں بلکہ اندرونی کمزوریوں کا بھی حاصل ہے۔ جدید تحقیق میں کمزور شرکت، معیاری سائنسی مطالعات کی کمی، ادارہ جاتی بدانتظامی، گروہ بندی، ذاتی مفادات اور بعض اوقات علمی جمود نے اس نظام کو نقصان پہنچایا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض حلقے آج بھی طبِ یونانی کو صرف ماضی کے فخر کے طور پر پیش کرتے ہیں جبکہ دنیا آگے بڑھ چکی ہے۔ علم کی دنیا میں محض دعوے نہیں چلتے، وہاں تحقیق، تجربہ، اعداد و شمار اور سائنسی استدلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر طبِ یونانی کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیں تو واضح ہوتا ہے کہ اس نظام کی بقا صرف نعروں سے ممکن نہیں۔ محض یہ کہہ دینا کہ "طبِ یونانی عظیم ہے" کافی نہیں، بلکہ اس عظمت کو عملی طور پر ثابت کرنا ہوگا۔ جدید تحقیق، معیاری تعلیم، مضبوط ادارے، جدید ٹیکنالوجی، بین الاقوامی معیار کی دوا سازی اور سائنسی ابلاغ کے بغیر کوئی بھی طبی نظام عالمی سطح پر اپنا مقام برقرار نہیں رکھ سکتا۔ اسی تناظر میں طبی کانفرنسوں کی اہمیت غیر معمولی ہو جاتی ہے۔ یہ اجتماعات محض رسمی تقاریب نہیں بلکہ فکری تجدید کے مراکز ہونے چاہییں۔ یہاں محققین، اساتذہ، طلبہ اور معالجین کو اس بات پر سنجیدہ غور کرنا چاہیے کہ طبِ یونانی کو جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیسے کیا جائے۔ نئی بیماریوں، نفسیاتی مسائل، ماحولیاتی تبدیلیوں اور بدلتے ہوئے طرزِ زندگی نے صحت کے میدان میں نئے چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ اگر طبِ یونانی ان مسائل کے حل میں اپنی معنویت ثابت کر دے تو دنیا خود اس کی طرف متوجہ ہوگی۔ یہ امر بھی انتہائی اہم ہے کہ آج دنیا میں ہولسٹک اور نیچرل میڈیسن کی مانگ مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لوگ اب صرف فوری آرام دینے والی ادویات نہیں چاہتے بلکہ وہ ایسے نظامِ علاج کی تلاش میں ہیں جو ان کی مجموعی صحت، ذہنی سکون اور طرزِ زندگی کو بہتر بنا سکے۔ طبِ یونانی کے اندر یہ صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے، مگر اس صلاحیت کو منظم انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس نظام کو جدید سائنسی تحقیق کے ساتھ مربوط کر دیا جائے، اس کے اصولوں کو بین الاقوامی زبان میں بیان کیا جائے اور اس کے نتائج کو تحقیقی جرائد اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے دنیا تک پہنچایا جائے تو یہ عالمی سطح پر ایک مؤثر طبی متبادل بن سکتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حکیم عبدالحمید جیسی شخصیات کا کردار ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ روایت اور جدیدیت ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ صحیح فکر اور منظم جدوجہد کے ذریعے ان میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکتی ہے۔ دواسازی کے میدان میں معیار، صفائی، تحقیق اور سائنسی اصولوں کی پابندی نے یونانی فارماسیوٹیکل صنعت کو ایک نئی شناخت دی۔ یہی وہ طرزِ عمل ہے جسے آج مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں حکیم محمد خالد صدیقی جیسے افراد امید کی علامت ہیں۔ انہوں نے تنظیم سازی، بیداری اور فکری رابطے کے میدان میں جو خدمات انجام دی ہیں، وہ قابلِ تحسین ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اس وقت طبِ یونانی کو محض منتظمین نہیں بلکہ ایسے قائدین کی ضرورت ہے جو ایک واضح وژن رکھتے ہوں، جو نوجوان نسل کو متحرک کر سکیں اور جو اس تحریک کو نئے دور کے تقاضوں کے مطابق منظم کر سکیں۔ قیادت محض تقریروں سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ قربانی، اخلاص، استقامت اور عملی حکمتِ عملی سے وجود میں آتی ہے۔ آج سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اہلِ طب منتشر ہیں۔ ذاتی مفادات، تنظیمی اختلافات اور محدود سوچ نے اس عظیم نظام کو کمزور کیا ہے۔ اگر یہی صورتِ حال برقرار رہی تو خطرہ ہے کہ طبِ یونانی رفتہ رفتہ محض ایک ثقافتی یادگار بن کر رہ جائے گی۔ اس لیے وقت کا سب سے بڑا تقاضا اتحاد ہے۔ حکماء، اساتذہ، محققین اور طلبہ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ وہ کسی معمولی پیشے سے وابستہ نہیں بلکہ ایک عظیم علمی اور تہذیبی امانت کے محافظ ہیں۔ طبِ یونانی کا مستقبل مایوس کن نہیں بلکہ امکانات سے بھرپور ہے، بشرطیکہ اس کے ماننے والے حقیقت پسندانہ اور عملی رویہ اختیار کریں۔ دنیا آج ذہنی دباؤ، ماحولیاتی آلودگی، غیر متوازن غذاؤں اور مصنوعی طرزِ زندگی کے باعث نئی بیماریوں کا شکار ہو رہی ہے۔ ایسے میں طبِ یونانی کا نظریۂ اعتدال، قدرتی علاج، غذائی اصلاح اور مزاجی توازن انسانیت کے لیے ایک بڑی ضرورت بن سکتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہم اس نظام کو تحقیق، تعلیم اور جدید ابلاغ کے ساتھ جوڑیں گے۔ یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ تہذیبیں صرف تلواروں یا معیشت سے زندہ نہیں رہتیں بلکہ اپنے علوم، اپنے فکری نظام اور اپنی اخلاقی بنیادوں سے باقی رہتی ہیں۔ طبِ یونانی ہمارے تہذیبی شعور کا ایک زندہ حصہ ہے۔ اس کی حفاظت دراصل ایک علمی روایت، ایک انسانی فلسفے اور ایک اخلاقی تصورِ خدمت کی حفاظت ہے۔ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی ایک صدی سے زائد جدوجہد اسی حقیقت کی علامت ہے کہ اگر اخلاص، تنظیم اور بصیرت موجود ہو تو نامساعد حالات میں بھی ایک تحریک زندہ رہ سکتی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ماضی کے کارناموں پر فخر ضرور کریں، لیکن حال کے تقاضوں کو بھی پوری سنجیدگی سے سمجھیں۔ ہمیں تحقیق کو عبادت کا درجہ دینا ہوگا، تعلیم کو معیاری بنانا ہوگا، نوجوان نسل کو اعتماد دینا ہوگا اور طبِ یونانی کو جدید دنیا کی زبان میں پیش کرنا ہوگا۔ اگر ہم نے یہ ذمہ داری ادا کر لی تو طبِ یونانی صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایک باوقار، مؤثر اور انسان دوست طبی نظام کے طور پر ابھر سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم داخلی انتشار، فکری جمود اور غیر عملی نعروں میں الجھے رہے تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ یہ وقت فیصلہ کن ہے۔ یا تو ہم اس عظیم ورثے کو نئی زندگی دے کر آنے والی نسلوں تک منتقل کریں گے، یا اپنی غفلت اور انتشار کے باعث اسے تاریخ کے اندھیروں میں کھو دیں گے۔ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ جب قومیں اپنے علمی ورثے کی حفاظت کے لیے متحد ہو جاتی ہیں تو حالات کتنے ہی دشوار کیوں نہ ہوں، امید کے چراغ بجھتے نہیں۔ طبِ یونانی آج بھی روشنی، شفا، اعتدال اور انسان دوستی کا ایک عظیم پیغام رکھتی ہے، اور اگر اہلِ طب نے اخلاص، اتحاد اور بصیرت کے ساتھ جدوجہد جاری رکھی تو یہ پیغام آنے والے زمانوں میں بھی انسانیت کی رہنمائی کرتا رہے گا

☆☆☆☆☆☆

ایران میں 72 راتوں سے جاری عظیم اجتماعات سے مغربی دنیا حیرت زدہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

ایرانی قوم کی بہتر روزہ اجتماعات ایک آواز، عزم، شہداء سے قربت، تاریخ، سبق اور یاد دہانی ہے کہ اے شہدائے! ہم قوم، ملت و امت ہم تمھارے ساتھ ہیں اور آپ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

ایران بھر میں مسلسل 72 راتوں سے مسلسل جاری عظیم اجتماعات سے مغربی و امریکی عوام، سیاستدان، دانشوران، مبصرین، تاریخ نویس، مصنفین، محققین اور تجزیہ کار حیرت زدہ ہیں کہ ان لوگوں نے نہ اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کیا، نہ اپنے آباؤ اجداد سے سنا اور نہ کتابوں میں پڑھا جس طرح سے ایرانی قوم امریکی اور اسرائیلی ڈرونز، میزائیلز، اور بموں کی بارش میں بھی صف باندھے اپنی مضبوط و وفادار افواج کے ہمراہ کھڑے ہیں۔ یہ اجتماعات نے ایک تاریخ رقم کر دی جو آنے والی نسلوں کے لیے استقامت، دلیرانہ، و بہادرانہ سبق بن گیا۔

یہ مسلسل 72 راتوں سے جاری اجتماعات کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ کربلا (عراق) میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نواسہ رسول ص نے اپنے 72 رفقاء کے ہمراہ اسلام، انسانیت، عدل و انصاف، مساوات، امر بالمعروف و نہی عن کے لیے عظیم قربانیوں کا نظرانہ پیش کیا۔ ایرانی قوم کی یہ اجتماعات امریکہ اور اسرائیل کی مسلم کردہ جنگ کے خلاف ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جان کی پرواہ نہ کرنا، قوم و ملت و ملک کے لیے قربان ہونے کے واسطے سبقت لینا، ایرانیوں کی شہادت کے آگے امریکی اور اسرائیلی اسلحوں کی درندگی، ظلم و بربریت و قاتلانہ بے بسی و پشیمانی اور شہید کا جاودانی ہونا الٰہی ہدایت و نصرت ہے۔

ایرانی قوم کی فکر، روح اور عمل میں شہادت کی ضرورت، عظمت، فضیلت، فلسفہ حیات میں سما چکا ہے۔

شہید کا جاودانی ہونے پر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ ایک عالم اپنے علم کے ذریعے معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ درحقیقت وہ علم کے راستے سے اپنی انفرادیت کے نکل کر معاشرے سے پیوستہ ہو جاتا ہے اور اس کی انفرادی شخصیت علم کے ذریعے ہی معاشرے کی شخصیت سے متحد ہو جاتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ ایک قطرہ سمندر سے متحد ہو جاتا ہے۔ درحقیقت معاشرے کے اس اتحاد کی بدولت وہ عالم اس شخصیت کے ایک حصے یعنی اپنے افکار و خیالات کو زندہ جاوید بنا دیتا ہے۔

ایک موجد اپنی ایجادات کے ذریعے معاشرے سے پیوستہ ہو جاتا ہے۔ وہ معاشرے کی خدمت کرتا ہے اور اپنی مہارت اور ایجادات کی بدولت زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔ ایک صحافی اپنی صحافت، ایک سیاستدان اپنی سیاست، ایک معلم اخلاق اپنی زریں اقوال، ایک ڈاکٹر اپنی تشخیص و طب، ایک فلسفی اپنے فلسفہ اور ایک شاعر اپنے اشعار کی بدولت جاودانی زندگی حاصل کر لیتا ہے جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ ایک شہید اپنے خون کو اور درحقیقت اپنے پورے وجود اور ہستی کو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے۔ اس کا خون ہمیشہ اس کی قوم کی شریانوں میں دوڑتا رہتا ہے۔ یہ قابل غور ہے کہ دراصل باقی لوگ اپنے اثاثے کے ایک حصے کو جاودانی بناتے ہیں لیکن شہید اپنے پورے اثاثے کو لافانی بنا دیتا ہے۔

یہ اجتماعات استقامت، جنگ اور شہادت سے وابستہ و پیوستہ ہے۔ اس انقلاب کو کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے جو ایران بھر میں مسلسل 72 راتوں سے جاری ہے۔

ایران میں مسلط کردہ تیسری جنگ کے ابتدائی ہفتے میں ایران میں "ایک نئے انقلابی جوش و جذبے" کی علامات دیکھی جا رہی ہے تو کسی نے یہ گمان میں یہ تصور بھی نہیں کیا ہوگا کہ امریکہ اور اسرائیل کی جارحیت کے خلاف منعقد ہونے والی شام کی ریلیاں تہران اور دیگر صوبوں میں مسلسل 72 راتوں تک جاری رہیں گی۔ ریلیاں منعقد کرنے والوں کو سلام۔

تہران میں ان اجتماعات میں شرکت کرتے ہوئے انسان واضح طور پر محسوس کرتا ہے کہ تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہو چکا ہے اور مغربی میڈیا میں ایران ماہرین اور تجزیہ کار ان اجتماعات کی اہمیت کو دیکھ کر حیران و پریشان ہیں۔

حالانکہ امریکی، اسرائیلی، مغربی اور گودی میڈیا ایران کے بارے میں خارجہ پالیسی کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایران کے خلاف بلا اشتعال جنگ چھیڑنے کا تباہ کن فیصلہ بڑی حد تک انہی خود ساختہ ماہرین کی غلط معلومات کا نتیجہ تھا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر لاکھوں لوگ گزشتہ 72 راتوں سے ہر رات ملک بھر کی سڑکوں پر کیوں نکل رہے ہیں؟ انہیں "حکومت" نے مجبور نہیں کیا، اور نہ ہی وہ اس کے بدلے کسی مراعات کے مستحق ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے براڈ کاسٹنگ ریسرچ سینٹر کے ایک قومی سروے کے مطابق 59 فیصد ایرانیوں نے کہا کہ وہ کم از کم ایک بار ان ریلیوں میں شریک ہوئے، جبکہ 33 فیصد نے کہا کہ وہ اکثر یا تقریباً ہر رات شریک رہے۔

69 فیصد افراد نے کہا کہ جنگ کی صورتحال سے قطع نظر یہ اجتماعات جاری رہنے چاہئیں۔

یہاں تک کہ مغربی جامعات اور تھنک ٹینکس کی نسبتاً متوازن آوازیں بھی اسلامی جمہوریہ ایران کی حمایت میں ہونے والے ان متنوع اور غیر معمولی اجتماعات کی سماجی و سیاسی اہمیت کو تسلیم کرنے سے گریز نہیں کر سکتی ہیں۔ ان میں یہ بھی خوف نہیں ہے کہ اسرائیل نواز حامی سائبر گروہ ان پر حملہ آور ہو جائیں گے۔

جدید ایران کی ثقافتی سیاست میں دلچسپی رکھنے والے کسی بھی ماہرِ عمرانیات یا بشریات کے لیے یہ اجتماعات سماجی اور ثقافتی معلومات کا ایک قیمتی خزانہ ہیں۔ بلکہ ان غیر معمولی عوامی تحریکوں کو بعد از انقلاب دور میں "تیسری جمہوریہ" کی علامت بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

اگر یہ نہ لکھا گیا تو گویا کچھ نہ لکھا گیا۔ اس اجتماعات میں تمام طبقوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کی بھرپور اور فعال شرکت ہے۔ اس وقت جبکہ امریکی اور اسرائیلی طیارے ایرانی شہروں پر اندھا دھند بمباری کر رہے تھے پھر بھی یہ زینبی سلام اللہ علیہا کے کردار میں ایرانی خواتین حضرات اپنے معصوم بچوں کے ساتھ سڑکوں پر مردوں کے ساتھ کندھوں سے کندھے ملا کر اجتماعات میں شریک تھیں۔

یہ اجتماعات محض سیاسی پروگرام نہیں ہیں بلکہ شہری مباحثے، ثقافتی تخلیق اور مذہبی عبادت کے مراکز بھی ہیں۔

اس نئے انقلابی جذبے سے پیدا ہونے والی ثقافتی تخلیقات کی جدت اور توانائی کو حیرت سے دیکھی جا رہی ہیں۔

ان اجتماعات کے ساتھ نوحوں کا بھی تذکرہ ہونا فرض بنتا ہے کیونکہ اس کو مقبول بنانے میں اس کا بھی کردار رہا ہے۔ ان اجتماعات کا غیر رسمی قومی ترانہ اور سب سے مقبول نوحہ مہدی رسولی کا "بزن کہ خوب میزنی" (مارو! تم انہیں خوب مار رہے ہو) ہے۔

یہ نوحہ اسلامی، شیعہ اور فارسی علامتوں اور اساطیر کو ایک طاقتور رزمیہ دھن میں یکجا کرتا ہے۔

اس نوحے کی مقبولیت اس قدر زیادہ تھی کہ شاید ہی کوئی اجتماع ایسا ہوتا جہاں اسے نہ چلایا جاتا ہو۔ اس کی مقبولیت نے اسلامی انقلابی گارڈ کور کی ایرو اسپیس فورس کی حمایت کو بھی ظاہر کیا، جس نے دشمن کے اہداف پر میزائل اور ڈرون حملے کیے۔

یہاں تک کہ یورپ میں ہونے والے ایرانی اجتماعات میں بھی یہ نوحہ اجتماعی طور پر گایا گیا۔

گزشتہ 72 دنوں اور راتوں میں ملک بھر میں ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں اسلامی جمہوریہ کی وسیع حمایت اس بات کی علامت ہے کہ لاکھوں ایرانیوں کے نزدیک اپنے وطن کا بیرونی جارحیت سے دفاع ایک مذہبی فریضہ بھی ہے اور حب الوطنی اور قومی خدمت بھی۔

موبائل 7060888223

دحوالارض: عبادت، دعا اور مغفرت کا سنہری موقع

مولانا سید عامر عباس نقوی نجفی

دحو الارض اسلامی عقیدے کے مطابق ذوالقعدہ کے 25 ویں دن کا واقعہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو کعبہ مکرم کے مقام سے پھیلایا اور اسے سکونت کے قابل بنایا۔ یہ لفظ قرآن مجید کی سورۂ النازعات (آیت 30) میں "وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا" اور سورۂ الشمس (آیت 6) میں "وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب زمین کو بچھانا، پھیلانا اور وسعت دینا ہے۔

دحوالارض اسلامی تعلیمات میں ایک نہایت بابرکت اور عظیم دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ دن خلیقِ زمین کے اہم مراحل میں شمار ہوتا ہے اور اس کی نسبت خانۂ کعبہ سے جڑی ہوئی ہے، جو مسلمانوں کا قبلہ اور روحانی مرکز ہے۔

قرآنی اور روائی حوالے:

قرآن میں "دَحَاهَا" اور "طَحَاهَا" دونوں الفاظ زمین کی توسیع اور استحکام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ نے ہواؤں کو حکم دیا کہ پانی پر جھاگ اکٹھا کریں، جو کعبہ کی جگہ پر مرتکز ہوا۔ یہ دن اللہ کی رحمت اور برکتوں سے بھرپور مانا جاتا ہے۔

دحوالارض کا مطلب اور پس منظر:

ابتدا میں زمین پانی اور سیلاب میں ڈوبی ہوئی تھی، جہاں سطح پر ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ تدریجی طور پر پانی زمین کے گڈھوں اور نچلے حصوں میں جمع ہوا، جس سے خشکیاں ابھریں اور زمین پھیلتی گئی۔ روایات کے مطابق یہ عمل کعبہ کے مقام سے شروع ہوا، جہاں اللہ نے ہواؤں کے ذریعے جھاگ نما زمین کو اکٹھا کیا اور پھر اسے پھیلا دیا۔

یہ سال بھر کے ان چار دنوں میں سے ایک ہے کہ جن میں روزہ رکھنے کی خاص فضیلت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دن کا روزہ ستر سال کے روزے کی مانند ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کا روزہ ستر سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، جو شخص اس دن روزہ رکھے اور اس کی رات میں عبادت کرے تو اس کے لئے سو سال کی عبادت لکھی جائے گی۔ آج کے دن روزہ رکھنے والے کے لیے ہر وہ چیز استغفار کرے گی جو زمین و آسمان میں ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں خدا کی رحمت دنیا میں عام ہوتی ہے، اس دن ذکر و عبادت کیلئے جمع ہونے کا بہت بڑا اجر ہے۔

دحوالارض وہ مبارک دن کے جس کا صرف دن ہی نہیں بلکہ رات بھی مبارک ہے اور اس رات کی اہمیت کا اندازہ آنے والی روایات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس میں معصومین علیھم السلام نے فرمایا ہے: پچیس ذیقعدہ کی رات میں سحر خیزی ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے، اور اس میں اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

یہ بڑی فضیلت والی رات ہے۔ لہٰذا اس میں مصروف عبادت رہنا باعث اجر و ثواب ہے۔ حسن بن علی وشا سے روایت ہے کہ میں کم سن تھا کہ ایک مرتبہ 25 ذیقعد کی رات کو اپنے والد کے ساتھ امام علی رضاؑ کے ہاں گیا اور رات کا کھانا حضرتؑ کے ساتھ کھایا۔ تب آپؑ نے فرمایا کہ آج کی رات ہی میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ متولد ہوئے اور روئے زمین کو خانہ کعبہ کے نیچے بچھایا گیا۔ جو شخص اس دن روزہ رکھے تو گویا اس نے ساٹھ مہینوں کے روزے رکھے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آپؑ نے فرمایا کہ وہ یہی دن ہے جس میں قائم آل محمدؑ کا قیام شروع ہوگا۔

اس دن میں غسل روزہ اور ذکر و عبادت کے علاوہ دو عمل ہیں۔ ان میں سے پہلا عمل وہ نماز ہے جو قمی علماء کی کتب میں مروی ہے اور یہ دو رکعت نماز ہے جو بوقت چاشت "ظہر کے قریب" پڑھی جاتی ہے جس کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ شمس پڑھے۔ اور دوسرا عمل اس دعا کا پڑھنا ہے کہ جس کو شیخ عباس قمیؒ نے مفاتیح الجنان میں لکھا ہے۔

عبادت، دعا اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا بہترین موقع بھی ہے۔ احادیث میں اس دن کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور مؤمنین کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اس دن نوافل ادا کریں اور کثرت سے دعا و استغفار کریں۔ کہا جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ میر داماد نے اپنے رسالہ اربعہ ایام میں دحوالارض کے دن کے اعمال میں فرمایا ہے کہ آج کے دن امام علی رضاؑ کی زیارت کرنا مستحب اعمال میں سے ہے۔

یہ اعمال انسان کے دل کو نورانیت بخشتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اس دن صدقہ دینا اور دوسروں کی مدد کرنا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔

اس دن کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ انسان اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور سچے دل سے توبہ کرے۔

دحوالارض دراصل انسان کو یہ پیغام دیتا ہے کہ جس طرح زمین کو پھیلایا گیا اور اسے زندگی کے لیے سازگار بنایا گیا، اسی طرح انسان کو بھی اپنی روح کو پاکیزہ بنانا چاہیے اور اپنی زندگی کو نیکیوں سے آراستہ کرنا چاہیے۔

دحوالارض ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ جیسے اللہ نے زمین کو وسعت دی، ویسے ہی انسان کو بھی اپنے دل کو وسعت دینی چاہیے، دوسروں کے لیے محبت، رحم اور درگزر پیدا کرنا چاہیے۔ یہ دن ہمیں اپنی زندگی کا محاسبہ کرنے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ دحوالارض صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک روحانی موقع ہے، جو ہمیں اپنی اصلاح، عبادت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس بابرکت دن کو غفلت میں نہ گزاریں بلکہ اسے عبادت، دعا اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ بنائیں، تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

☆☆☆☆☆

بی جے پی حکومت میں پیپر لیک مافیاؤں کو تحفظ، کانگریس کا حملہ

پیپر لیک معاملے میں گرفتار ملزم دنیش بنوال بی جے پی کا عہدیدار ہے: گہلوت، سدارمیا اور شیو کمار نے نیٹ امتحان کی منسوخی پر مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا، یوتھ کانگریس کا احتجاج، وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا مطالبہ

نیٹ سوالیہ پرچہ لیک کے خلاف احتجاج کرتے ضلع یوتھ کانگریس کے اراکین

نئی دہلی/جے پور، (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس لیڈر اشوک گہلوت نے ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت سے سوال کیا ہے کہ کیا اب وہ نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ کرنے والے پیپر لیک مافیا کو تحفظ دے رہی ہے مسٹر گہلوت نے بدھ کو سوشل میڈیا پر یہ سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ قومی اہلیت و داخلہ امتحان (نیٹ-یو جی) کے پیپر لیک معاملے میں گرفتار ملزم دنیش بنوال بی جے پی کا عہدیدار ہے۔ کیا یہی وجہ ہے کہ راجستھان کی بی جے پی حکومت نے نیٹ-یو جی پیپر لیک کو چھپانے کی کوشش کی اور کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ گزشتہ 11 مئی سے ہی کہہ رہے تھے کہ بی جے پی حکومت اس معاملے میں ایف آئی آر کیوں درج نہیں کر رہی ہے۔ اب بی جے پی کی حقیقت سامنے آگئی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا اب بی جے پی حکومت نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ کرنے والے پیپر لیک مافیا کو تحفظ دے رہی ہے۔

سوالیہ پرچہ لیک ہونے اور بے ضابطگیوں کی خبروں کے درمیان نیشنل ایلیجبلیٹی کم انٹرنس ٹیسٹ (نیٹ یو جی) 2026 کے منسوخ کیے جانے کے بعد کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا اور نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے بدھ کے روز مرکزی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ریاستوں کو اپنی داخلہ امتحانات منعقد کرنے کی اجازت دی جائے۔ وزیر اعلیٰ سدارمیا نے اس معاملے کو نوجوانوں کے ساتھ سنگین دھوکہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے نے ملک بھر کے 22 لاکھ سے زائد میڈیکل امیدواروں کو غیر یقینی صورتحال میں دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں طلبہ جن میں کرناٹک کے ایک لاکھ سے زیادہ طلبہ شامل ہیں، کئی مہینوں کی تیاری، کوچنگ، سفر اور دیگر اخراجات پر خاندانوں کی بھاری رقم خرچ ہونے کے باوجود مایوسی کا شکار ہوئے ہیں۔ انہوں نے نیٹ کے خلاف ریاست کے دیرینہ موقف کو دہراتے ہوئے کہا کہ مرکزی سطح کا یہ امتحانی نظام دیہی اور معاشی طور پر کمزور طلبہ کے لیے نقصان دہ ہے اور پیشہ ورانہ داخلوں میں ریاستوں کے کردار کو کمزور کرتا ہے۔ سدارمیا نے مبینہ پرچہ لیک معاملے کی شفاف تحقیقات، قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی اور نئے امتحان کے واضح شیڈول کا مطالبہ کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے اس فیصلے کو بڑی شرمندگی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اچانک اٹھائے گئے اس قدم نے طلبہ کے اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے اور برسوں کی تیاری کے باوجود امیدواروں کو دوبارہ غیر یقینی کیفیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ انہوں نے اس معاملے پر خاموشی اختیار کرنے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنماؤں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور سابق وزیر سی این اشوتھ نارائن کی خاموشی پر سوال اٹھایا۔ شیوکمار نے کہا کہ امتحان کی منسوخی نے ان طلبہ کو شدید متاثر کیا ہے جن کے مستقبل کے اہداف پہلے سے طے تھے، اور انہوں نے مرکزی حکومت کے نمائندوں سے جوابدہی کا مطالبہ کیا۔

یوتھ کانگریس نے میڈیکل بھرتی کے لیے منعقدہ نیٹ امتحان کا پیپر لیک ہونے کے خلاف مرکزی حکومت کے خلاف بدھ کو یہاں احتجاج کیا اور معاملے کی پارلیمانی کمیٹی سے تحقیقات کرانے کے ساتھ ساتھ وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ دہلی پردیش یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا کی قیادت میں تنظیم کے کارکنوں نے یہاں یوتھ کانگریس کے دفتر سے رائے سینا روڈ کی طرف مارچ نکال کر مظاہرہ کیا، لیکن پولیس نے بیریکیڈنگ کر کے انہیں روک دیا۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب نے کہا کہ نیٹ پیپر لیک ایک سنگین مسئلہ ہے اور یہ مودی حکومت کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت تعلیمی نظام کو محفوظ اور شفاف بنانے میں ناکام رہی ہے۔ مسٹر چب نے الزام لگایا کہ پیپر لیک کے واقعات نے طلبہ کے مستقبل کو متاثر کیا ہے اور اس کے لیے مودی حکومت ذمہ دار ہے۔ انہوں نے معاملے کی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) سے تحقیقات کرانے، مرکزی وزیر تعلیم کے استعفیٰ اور متاثرہ طلبہ کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر لاکڑا نے کہا کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) بننے کے بعد سے مسلسل پیپر لیک اور امتحان کے نظام سے متعلق سوالات اٹھے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ برسوں میں پیپر لیک اور دوبارہ امتحانات کے متعدد واقعات نے طلبہ میں مایوسی بڑھائی ہے۔ انہوں نے معاملے کی جانچ کے لیے جے پی سی کی تشکیل، متاثرہ طلبہ کو معاوضہ دینے اور این ٹی اے کے بجائے کسی دوسرے سرکاری ادارے سے امتحان کرانے کا مطالبہ کیا۔

یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب اور این ایس یو آئی کے صدر ونود جاکھڑ نے بدھ کو یہاں کانگریس ہیڈکوارٹر میں مشترکہ پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت میں غریب اور متوسط طبقے کے طلبہ کا مستقبل غیر یقینی ہوتا جا رہا ہے اور نیٹ امتحان پیپر لیک کے تازہ واقعے نے اس تشویش کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت دوسرے ممالک کے درمیان چل رہی جنگ کو روکنے جیسی باتیں بھی کرتی ہے لیکن اپنے ملک میں پیپر لیک جیسے مجرمانہ واقعات کو نہیں روک پا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں ذمہ داری طے کر کے کوچنگ اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ مسٹر چب نے نیٹ پیپر لیک معاملے کی جانچ جے پی سی سے کرانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس معاملے میں سب سے پہلے ذمہ داری لیتے ہوئے ملک کے وزیر تعلیم کو استعفیٰ دینا چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ بی جے پی حکومت میں بار بار بڑے پیمانے پر پیپر لیک کے واقعات کیوں ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس معاملے میں ذمہ داری طے ہونی چاہیے اور یہ واضح ہونا چاہیے کہ طلبہ کے مستقبل سے کھلواڑ نہ ہو اور پیپر لیک جیسے گھناؤنے جرم کے قصورواروں کو سخت سزا ملے۔ انہوں نے امتحان منعقد کرنے والے ادارے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ امتحانات کا انعقاد حکومت کو خود کرنا چاہیے۔

صدر جمہوریہ نے فخر الدین علی احمد کو ان کے یوم پیدائش پر گل ہائے عقیدت پیش کیے

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے آج راشٹرپتی بھون میں ہندوستان کے سابق صدر جمہوریہ فخر الدین علی احمد کو ان کے یوم پیدائش پر گل پوشی کر کے انہیں شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ ہندوستان کے پانچویں صدر فخر الدین علی احمد کی پیدائش دہلی کے ایک باوقار گھرانے میں، 1905 ہوئی۔ ان کے والد کرنل ذی النور علی، دہلی کے لوہاری کے نواب تھے۔ فخر الدین علی احمد کی ابتدائی تعلیم گوڈا جلی اور دہلی کے سرکاری اسکولوں میں ہوئی۔ اس کے بعد انھوں نے 1923 اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن کا رخ کیا اور یونیورسٹی آف کیمبرج سے اپنی تعلیم مکمل کرتے ہوئے قانون کی ڈگری کی۔ پھر ہندوستان واپس آکر انھوں نے لاہور اور اس کے بعد گوہاٹی میں قانون کی پریکٹس کی۔ ایک پر عزم آزادی پسند، فخر الدین احمد نے برطانوی استعمار کے خلاف 1942 کی ہندوستان چھوڑو تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد میں وہ آزاد ہندوستان میں کئی اہم عہدوں پر فائز رہے اور وزیر اعظم اندرا گاندھی کے قابل اعتماد ساتھی رہے۔ خیال رہے کہ وزیر اعظم اندرا گاندھی نے 1974ء میں انھیں صدارتی امیدوار بنایا۔ 20 اگست 1974ء کو انھوں نے صدارتی عہدہ کا حلف لیا اور وہ ہندوستان کے دوسرے مسلمان صدر بنے۔ اس قبل ذاکر حسین صدر رہ چکے تھے۔ ان کا عہدہ صدارت ایمرجنسی کے لیے مشہور ہے۔ انھوں نے اندرا گاندھی سے نصف شب کو ملاقات کی اور اسی رات دستخط کر کے ایمرجنسی نافذ کردی۔ انھوں نے ایمرجنسی کے لیے اپنے سربراہ ریاست کے عہدہ کا استعمال کیا اور اس طرح 1975ء میں ایمرجنسی نافذ ہوگئی۔ آزادی کے بعد (1952ء-1953ء) راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے اور اس کے بعد گورنر آسام بن گئے۔ آسام مجلس قانون ساز کے لیے کانگریس کے ٹکٹ سے دوبار منتخب ہوئے۔

تمل ناڈو: مخالفت کے بعد وجے حکومت کا یو-ٹرن

وزیر اعلیٰ کے 'جیوتشی' رکی رادھن پنڈت کی بطور خصوصی مشیر تقرری منسوخ

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کی ٹی وی کے حکومت نے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کے خصوصی مشیر (او ایس ڈی) کے طور پر جیوتشی رکی رادھن پنڈت کی تقرری کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ تقرری کے محض ایک روز بعد ہی شدید مخالفت اور سیاسی تنقید کے باعث لیا گیا ہے۔ حکومت کے پرنسپل سکریٹری نے 13 مئی کو ایک حکم جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ رکی رادھن پنڈت کی او ایس ڈی کے طور پر تقرری کو فوری طور پر واپس لیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ رادھن پنڈت نہ صرف ایک جیوتشی ہیں، بلکہ ٹی وی کے پارٹی کے ترجمان بھی ہیں۔ انتخابی مہم کے دوران وہ وزیر اعلیٰ کے انتہائی قریبی ساتھی رہے۔ اس تقرری کو لے کر اپوزیشن جماعتوں نے حکومت پر تیکھے حملے کیے تھے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کے راجیہ سبھا رکن آئی ایس انبدورئی نے سوشل میڈیا پر طنز کستے ہوئے لکھا کہ ''جیوتشی اپنی خود کی قسمت کا اندازہ نہیں لگا پائے اور وجے حکومت کے برے دن شروع ہوگئے۔'' ڈی ایم کے کے ترجمان ٹی کے ایس ایلنگون نے کہا کہ ''جیوتشی صرف پیشین گوئی کر سکتا ہے، لیکن حکومت چلانے کے لیے قوانین اور اختیارات کی سمجھ رکھنے والے مشیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ کو اپنی پارٹی سے زیادہ جیوتشی پر بھروسہ ہے۔'' اسمبلی میں بھی اس مسئلے پر کافی ہنگامہ ہوا۔ ڈی ایم کے کی اتحادی جماعت ایم جے کے کے صدر تمیمن انصاری نے کہا کہ حکومت میں جیوتشی کے فارمولے شامل نہیں ہونے چاہئیں۔ ذاتی اعتماد الگ بات ہے، لیکن اسے سرکاری کام کاج میں نہیں لانا چاہیے۔ ڈی ایم ڈی کے کی جنرل سکریٹری پریملتا وجے کانت نے بھی اس تقرری کی سخت مذمت کی۔ قابل ذکر ہے کہ ان تنازعات کے درمیان ٹی وی کے حکومت نے بدھ کو اسمبلی میں اپنی اکثریت ثابت کر دی۔ فلور ٹیسٹ کے دوران حکومت کو 144 اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہوئی۔

مودی کے کفایت شعاری کے مطالبے کا ملک بھر میں خیر مقدم، کئی وزراء اور وزرائے اعلیٰ نے قافلے کا حجم کم کر دیا

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے کفایت شعاری کے اقدامات اپنانے کے مطالبے کے بعد اب کئی مرکزی وزراء، وزرائے اعلیٰ اور دیگر سینئر شخصیات نے اپنی سرکاری گاڑیوں کی تعداد میں کٹوتی کر دی ہے۔ حکومت کے اندر اخراجات کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی سمت میں ٹھوس قدم اٹھاتے ہوئے، وزیر اعظم مودی نے خود اپنے قافلے کے حجم میں کافی کمی کی ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ گاڑیوں کی تعداد میں یہ کٹوتی اسپیشل پروٹیکشن گروپ (ایس پی جی) پروٹوکول کے تحت مقررہ ضروری حفاظتی انتظامات کو مکمل طور پر یقینی بناتے ہوئے ہی کی گئی ہے۔ عام طریقہ کار کے تحت، وزیر اعظم کے قافلے میں پائلٹ گاڑی، اسکارٹ گاڑیاں، وزیر اعظم کی مرکزی کار، ایک بیک اپ گاڑی، ایمبولینس و میڈیکل ایمرجنسی گاڑی اور ایک اعلیٰ تکنیکی مواصلاتی گاڑی شامل ہوتی ہے۔ ذرائع کے مطابق، وزیر اعظم مودی نے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ بغیر کوئی نئی گاڑی خریدے، موجودہ بیڑے میں جہاں بھی ممکن ہو، الیکٹرک گاڑیوں کو ترجیح کی بنیاد پر شامل کیا جائے۔ وزیر اعظم نے اتوار کو عام شہریوں سے بھی ایندھن کی کھپت کم کرنے اور زیادہ سے زیادہ عوامی ٹرانسپورٹ کا استعمال کرنے کی اپیل کی تھی۔

وزیر اعظم کی اس اپیل کا پورے ملک میں اثر دیکھا جا رہا ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے اپنے قافلے کی گاڑیوں کو کافی کم کر دیا ہے۔ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے بھی ایندھن بچانے اور سرکاری اخراجات کم کرنے کی وزیر اعظم کی اپیل کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے اپنے دو روزہ مہاراشٹر دورے کے دوران اپنے سرکاری قافلے کے حجم کو 50 فیصد تک کم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم کی اپیل سے متاثر ہو کر مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ایک مثالی پہل کی ہے۔ پروٹوکول کے تحت دستیاب اسکارٹ اور پائلٹ گاڑیوں کی حفاظتی سہولت ہونے کے باوجود، انہوں نے اپنی کار خود چلا کر سفر کیا۔ مدھیہ پردیش حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے قافلے میں گاڑیوں کی تعداد ''اگلے حکم تک'' 13 سے گھٹا کر صرف آٹھ کر دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے دوروں کے دوران نکلنے والی گاڑیوں کی ریلیوں پر بھی مکمل طور پر روک لگا دی گئی ہے۔ اسی سمت میں راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے بھی سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ سکیورٹی اور دیگر سرکاری مقاصد کے لیے کسی بھی قسم کی غیر ضروری گاڑیوں کا استعمال ہرگز نہ کیا جائے۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو نے بدھ کو عوام سے وزیر اعظم نریندر مودی کی تجویز کردہ کفایت شعاری کی تدابیر پر عمل کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ریاست میں اخراجات میں کٹوتی کے ان اقدامات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے جلد ہی ایک تفصیلی ایکشن پلان کا اعلان کیا جائے گا۔ اوڈیشہ کے وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی نے بھی مغربی ایشیا کے حالات سے پیدا ہونے والے عالمی تیل کے بحران کے تئیں حساسیت دکھائی ہے۔ ملک گیر کفایت شعاری کی مہم کی اپیل پر فوری ردعمل دیتے ہوئے انہوں نے اپنے نجی سکورٹی قافلے میں گاڑیوں کی تعداد کو آدھا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دہلی میں بی جے پی لیڈر ریکھا گپتا نے اعلان کیا ہے کہ کابینہ وزراء، اراکین اسمبلی اور سینئر حکام اب ضرورت کے مطابق صرف کم از کم گاڑیوں کا ہی استعمال کریں گے اور وسائل کے بہتر استعمال کے لیے کار پولنگ کو فعال طور پر فروغ دیں گے۔

گوئل کے بعد جے شنکر کی چلی کے وزیر خارجہ سے ملاقات

دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلۂ خیال، ترجیحی مصنوعات کی برآمدات کو فروغ دینے پر زور

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کو چلی کے اپنے ہم منصب فرانسسکو پیریز میکینا سے ملاقات کی۔ دوطرفہ بات چیت کے دوران دونوں رہنماؤں نے مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ بعد ازاں وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر یہ معلومات شیئر کیں۔ انہوں نے لکھا کہ ''آج صبح چلی کے وزیر خارجہ فرانسسکو پیریز میکینا سے ملاقات مثبت رہی، دونوں ممالک نے بازاروں اور رسد کے ذرائع کو متنوع بنانے، ترجیحی مصنوعات کی برآمدات کو فروغ دینے اور سروس اکانومی کو آسان بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''ہم نے مختلف اور کثیر الجہت فورمز پر مل کر کام کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔'' میکینا 9 مئی سے ہندوستان کے 7 روزہ سرکاری دورے پر ہیں۔ پہلے دن ہی نئی دہلی پہنچنے پر انہوں نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''یہ دورہ چلی اور ہندوستان کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کا شاندار موقع ہوگا۔ ہم اپنی شراکت کو گہرا کرنے، تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع کو بڑھانے اور مختلف شعبوں میں تعاون کو مضبوط کرنے کے لیے پُرجوش ہیں۔''

واضح رہے کہ منگل کو مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے چلی کے وزیر خارجہ اور ان کے وفد کے ارکان کے ساتھ ناشتے پر بات چیت کی تھی۔ میٹنگ کے بعد گوئل نے کہا کہ ہندوستان اور چلی نے مجوزہ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (سی ای پی اے) پر جاری بات چیت کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور اسٹریٹجک تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ ہندوستان چلی کے ساتھ اپنی دیرینہ دوستانہ شراکت داری کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے لیے اقتصادی تعلقات اور عوامی روابط کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے لیے اقتصادی مصروفیت اور عوام کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ یہ بات چیت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ہندوستان عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے درمیان درآمدات بڑھانے، سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور سپلائی چین کو متنوع بنانے کے مقصد سے اہم عالمی شراکت داروں کے ساتھ کئی معاہدوں پر عمل پیرا ہے۔ بعد میں میکینا نے ہندوستانی اور چلی کے کاروباری رہنماؤں کے ساتھ گول میز مباحثے میں بھی حصہ لیا، جس میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

آؤن میرٹ کی بنیاد پر ریویو ڈی پی سی پر روک، اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے کیٹ کا حکم منسوخ کیا

نینی تال، (یو این آئی) اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمز) رشی کیش میں نرسنگ افسران کی ترقی سے متعلق معاملے میں ایک اہم حکم جاری کرتے ہوئے آؤن میرٹ اصول کی بنیاد پر مجوزہ ریویو محکمہ جاتی ترقیاتی کمیٹی (ڈی پی سی) کے عمل پر فی الحال روک لگا دی ہے۔ چیف جسٹس منوج کمار گپتا اور جسٹس سبھاش اپادھیائے پر مشتمل بنچ نے 12 مئی کو یہ حکم جاری کیا، جس کی نقل بدھ کے روز دستیاب ہو سکی۔ درخواست گزار ایمز رشی کیش میں سینئر نرسنگ افسر اور نرسنگ افسر کے عہدوں پر فائز ہیں۔ انہوں نے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی پرنسپل بنچ، نئی دہلی کے 7 اپریل کے اس حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا جس میں کیٹ نے درخواست گزاروں کو عبوری ریلیف دینے سے انکار کرتے ہوئے معاملے کی اگلی سماعت 20 مئی مقرر کی تھی۔

درخواست گزاروں کی جانب سے مرکزی حکومت کے 10 مارچ 2026 اور 29 اگست 2025 کے احکامات کو چیلنج کیا گیا تھا، جن میں سال 2022 اور 2023 کے لیے نرسنگ افسر سے سینئر نرسنگ افسر کے عہدے پر ترقی کے لیے ریویو ڈی پی سی کرانے کی ہدایات دی گئی تھیں۔ درخواست گزاروں کا موقف تھا کہ اگر آؤن میرٹ اصول کی بنیاد پر ریویو ڈی پی سی کرائی گئی، تو ان سے جونیئر ریزرو کیٹیگری کے ملازمین کو ان ریزرو نشستوں پر ترقی مل سکتی ہے۔ درخواست گزاروں کے وکیل ابھیجے نیگی نے دلیل دی کہ آؤن میرٹ کا معاملہ اس وقت سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ یہ معاملہ جرنیل سنگھ اور دیگر بنام لکشمی نارائن گپتا اور دیگر'' کے عنوان سے اسپیشل لیو پٹیشن میں زیر غور ہے۔ سپریم کورٹ نے 3 فروری 2015 کو حکم دیا تھا کہ متنازع فیصلے سے متعلق ترقی کے معاملات میں جیسا ہے ویسا ہی رہنے کی صورتحال برقرار رکھی جائے۔ اس کے بعد توہینِ عدالت کی درخواستوں کی سماعت کے دوران، حکومتِ ہند کی جانب سے سالیسیٹر جنرل نے سپریم کورٹ کو یقین دہانی کرائی تھی کہ مرکزی کیس اور توہینِ عدالت کی درخواست کے حتمی فیصلے تک، ریز روز مرے کے ملازمین کو ان ریزرو (جنرل) نشستوں پر مزید کوئی ترقی نہیں دی جائے گی۔

بی جے ڈی کے سینئر لیڈر ایوب خان کا انتقال

بھونیشور، (یو این آئی) بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے سینئر لیڈر اور سابق ایم ایل اے حاجی محمد ایوب خان کا بدھ کی صبح طویل علالت کے بعد کانٹابانجی میں واقع ان کی رہائش گاہ پر انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر 78 برس تھی۔ مسٹر خان پہلی بار 2004 میں کانٹابانجی اسمبلی حلقہ سے ایک آزاد امیدوار کے طور پر اوڈیشہ قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ بعد میں وہ بیجو جنتا دل میں شامل ہو گئے اور 2014 میں اسی حلقے سے بی جے ڈی امیدوار کے طور پر دوبارہ منتخب ہوئے۔ وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی اور اپوزیشن لیڈر و بی جے ڈی صدر نوین پٹنائک نے ان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ وہ کانٹابانجی کے سابق ایم ایل اے ایوب خان کے انتقال سے انتہائی رنجیدہ ہیں۔ مسٹر ماجھی نے انہیں ایک تجربہ کار عوامی نمائندہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایوب خان کو عوام کی خدمت کے لیے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی روح کے سکون کے لیے دعا کی۔ مسٹر پٹنائک نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ وہ ایوب خان کے انتقال سے بہت دکھی ہیں۔

ٹرمپ کے آگے جھکنا بند کر کے روس سے تیل خریدیں مودی: کجریوال

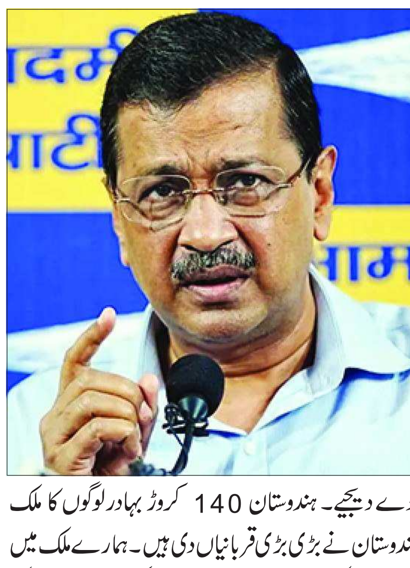

نئی دہلی، (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے بدھ کو وزیر اعظم نریندر مودی سے گزارش کی ہے کہ وہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے آگے جھکنا بند کریں اور فوری طور پر روس سے تیل و گیس خریدنا شروع کریں۔ مسٹر کیجریوال نے پریس کانفرنس کر کے روس سے گیس لے کر ہندوستان آ رہے ایک جہاز کو مرکزی حکومت کی جانب سے واپس لوٹانے پر آج وزیر اعظم نریندر مودی پر تند و تیز حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، ''آپ، ٹرمپ کے آگے جھکنا بند کیجیے اور فوری طور پر روس سے تیل اور گیس خریدنا شروع کیجیے۔ ایک طرف تو آپ ملک کو پیٹرول، ڈیزل اور گیس بچانے کا مشورہ دے رہے ہیں اور دوسری طرف روس تیل و گیس دے رہا ہے تو لینے سے منع کر رہے ہیں، کیوں؟'' انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ اڈانی کو بچانے اور ایپسٹین فائل میں نام آنے کی وجہ سے مودی بہت ڈرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم سے پوچھا کہ آپ ٹرمپ کے سامنے کیوں جھکے ہوئے ہیں؟ ملک کے 140 کروڑ لوگوں کا مفاد ضروری ہے یا ٹرمپ ضروری ہے؟ پوری دنیا میں کسی ملک کا لیڈر ٹرمپ کی بات نہیں مان رہا ہے، صرف ہمارے وزیر اعظم ٹرمپ کی بات کیوں مان رہے ہیں؟ چاروں طرف افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ایپسٹین فائل کے اندر مودی کا نام آیا ہے اس لیے مودی جی ڈرے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ اڈانی کو بچانا ہے، اس لیے وزیر اعظم ڈرے ہوئے ہیں۔

عآپ لیڈر نے کہا، ''مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کیا ذاتی وجہ ہے۔ لیکن اگر مودی اپنے ذاتی دباؤ کو جھیلنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں تو استعفیٰ دے دیجیے۔ ہندوستان 140 کروڑ بہادر لوگوں کا ملک ہے۔ ہندوستان نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے ملک میں ایسے بہت سے لوگ ہیں، جو ٹرمپ کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ ملک کے لوگ ایسے شخص کو وزیر اعظم بنائیں گے، جو ٹرمپ کو اس کی زبان میں جواب دے۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ ہندوستان 140 کروڑ آبادی والا ایک عظیم ملک ہے۔ ٹرمپ کو ہماری ضرورت ہے۔ امریکہ کو ہماری ضرورت ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مارکیٹ ہندوستان کے اندر ہے۔ امریکہ کو اپنا مال بیچنے کے لیے ہندوستان کی ضرورت ہے۔ امریکہ کی 10 کمپنیوں کو ملک سے باہر نکال دیجیے، ٹرمپ کی عقل ٹھکانے آجائے گی۔ وزیر اعظم کو ملک کو بتانا چاہیے کہ ہندوستان روس سے تیل کیوں نہیں خرید رہا ہے۔

اجیت پوار کے طیارے کا جہاں ہوا تھا حادثہ، اسی علاقے میں پھر تربیتی طیارہ گر کر تباہ

مہاراشٹر کے بارامتی میں ایک بار پھر تربیتی طیارہ کے حادثے کا شکار ہونے کی خبر سامنے آئی ہے۔ بدھ (13 مئی) کو ریڈ برڈ کمپنی کا 2 سیٹر ٹریننگ ایئر کرافٹ اچانک حادثے کا شکار ہو گیا۔ یہ حادثہ گوجو بابی گاؤں کی حد میں پیش آیا جس کے بعد علاقے میں افرا تفری مچ گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور مقامی انتظامیہ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق طیارے میں موجود تربیتی پائلٹ محفوظ بتایا جا رہا ہے۔ حادثے کے فوری بعد مقامی لوگوں نے موقع پر پہنچ کر مدد کی۔ راحت کی بات یہ رہی کہ طیارہ گرنے سے علاقے میں کسی بڑے جانی یا مالی کی خبر سامنے نہیں آئی ہے حالانکہ حادثے کے بعد طیارہ پوری طرح تباہ ہو گیا ہے۔ فی الحال یہ صاف نہیں ہو پایا ہے کہ طیارہ کس وجہ سے حادثے کا شکار ہوا۔ شروعاتی طور پر تکنیکی خرابی کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے لیکن افسران کا کہنا ہے کہ جانچ پوری ہونے کے بعد اصل وجہ سامنے آسکے گی۔ پولیس نے علاقے کا محاصرہ کر کے جانچ شروع کر دی ہے اور طیارے سے متعلق دستاویزات کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ طیارہ گرنے کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ جائے وقوع کی طرف دوڑ پڑے۔ کئی لوگوں نے حادثے کے مناظر کو اپنے موبائل میں بھی قید کیا اور ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کی جو بڑی تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔

کانگریس کا آر ایس ایس لیڈر ہوسبالے کے پاکستان سے مذاکرات والے بیان پر طنز، 'امریکہ دورے کا اثر' قرار دیا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس نے بدھ کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سینئر عہدیدار دتاتریہ ہوسبالے کے اس بیان پر طنز کسا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کے ساتھ بات چیت کے لیے ہمیشہ ایک راستہ کھلا رکھنا چاہیے۔ کانگریس نے کہا کہ ان کے حالیہ امریکہ دورہ کا اثر ان پر اور آر ایس ایس دونوں پر پڑا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ ''اگر یہی بیان کسی اور نے دیا ہوتا تو بھکت بریگیڈ اور ٹی وی چینلوں کے سخت ردعمل سامنے آگئے ہوتے۔'' جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ ''حالیہ امریکی دورے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہوسبالے پر بھی اس کا اثر پڑا ہے، خاص طور پر اس وقت جب ان کے ایک ساتھی نے یہ تسلیم کیا کہ وزیر اعظم وہی کر رہے ہیں جو امریکہ چاہتا ہے۔ ذرا تصور کیجیے کہ اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا تو بھکت بریگیڈ اور مختلف ٹی وی چینلز کس قدر شور مچاتے، غصہ دکھاتے اور واویلا کرتے...''

واضح رہے کہ ہوسبالے نے 'پی ٹی آئی' کے ساتھ انٹرویو میں کہا تھا کہ پاکستان کے ساتھ تعطل ختم کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان رابطہ سب سے اہم ہے اور بات چیت کے لیے دروازہ ہمیشہ کھلا رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی فوجی اور سیاسی قیادت ہندوستان کا اعتماد کھو چکی ہے اور اب سول سوسائٹی کو سامنے آنا چاہیے۔ ہوسبالے کا کہنا ہے کہ ملک کی سکیورٹی اور وقار کا تحفظ کرنا حکومت کا کام ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بات چیت کے راستے بند کر دیے جائیں۔ ہمیں ہمیشہ بات چیت کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ آر ایس ایس کے جنرل سکریٹری نے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعطل ختم کرنے میں عوامی روابط سب سے ضروری ہیں اور اسے مزید بڑھایا جانا چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ آر ایس ایس نے حال ہی میں اپنی تنظیم سے متعلق مغربی ممالک میں پھیلی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے ایک مہم چلائی تھی، جس کے تحت ہوسبالے نے امریکہ اور برطانیہ میں مختلف پروگراموں میں شرکت کی تھی۔ ہوسبالے نے اسٹینفورڈ یونیورسٹی اور ہڈسن انسٹی ٹیوٹ سمیت کئی مقامات پر لیکچرز دیے اور ہندوستانی نژاد تارکین وطن سے ملاقاتیں بھی کیں۔

کانگریس کا گریٹ نکوبار پروجیکٹ پر اورام سے مداخلت کا مطالبہ

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس لیڈر اور پارٹی کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے قبائلی امور کے وزیر جوئل اورام کو خط لکھ کر انڈمان و نکوبار کے گریٹ نکوبار پروجیکٹ میں قبائلی برادریوں کے جنگلاتی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے اور اس معاملے میں فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر رمیش نے بدھ کے روز مسٹر اورام کو لکھے گئے خط میں کہا کہ مرکزی حکومت نے گریٹ نکوبار پروجیکٹ میں تمام قانونی کارروائیوں پر عمل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

اے ایم یو کے شعبہ اردو میں اردو افسانوں کے ملیالم ترجمہ ”اردو کتھا کل“ کا اجراء

علی گڑھ، 13 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں اردو کے منتخب بیس افسانوں کے ملیالم ترجمے ”اردو کتھا کل“ کا اجراء کیا گیا، جس میں فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین پروفیسر ٹی این ستیسن کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ پروفیسر قمرالہدی فریدی، پروفیسر عبدالمنان صدیقی، پروفیسر وبھا شرما، پروفیسر سید سراج الدین اجملی، پروفیسر ٹی این ستیسن، پروفیسر آفتاب احمد آفاقی، پروفیسر محمد علی جوہر، پروفیسر طارق چھتاری کے ہاتھوں اجرا عمل میں آیا۔ پروفیسر سید سراج الدین اجملی نے مترجم پروفیسر ٹی این ستیسن کا تعارف کرائے ہوئے کہا کہ پروفیسر ستیسن ایک زمینی انسان ہیں جو اپنے ماتحتوں کا بھرپور خیال رکھتے ہیں۔ صدر شعبہ اردو پروفیسر قمرالہدی فریدی نے پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے مصنف اور کتاب کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب میں سعادت حسن منٹو، کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر، سریندر پرکاش، خواجہ احمد عباس، رام لعل، بلراج کومل، جیلانی بانو، سلام بن رزاق، ذکیہ مشہدی، سید محمد اشرف، طارق چھتاری اور خالد جاوید وغیرہ کی کہانیاں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پروفیسر ٹی این ستیسن کا اپنا ایک علمی وقار ہے۔ انہوں نے اردو کے اہم اور منتخب افسانوں کا ملیالم میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمے زبانوں اور تہذیبوں کو جوڑتے ہیں۔ ادب ماضی میں جھانکنے کی ایک کھڑکی ہے جبکہ ترجمہ دوسری تہذیبوں اور زبانوں کو جاننے کا ایک وسیلہ ہے۔ پروفیسر محمد علی جوہر نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی صرف باب العلم ہی نہیں ہے وہ انسان بھی بناتی ہے، انہوں نے کہا کہ وہ طلبا کے ساتھ ہی اساتذہ کی بھی تربیت کرتی ہے۔ پروفیسر ستیسن نے اردو افسانوں کا ترجمے کرکے اس سے اپنی بے حد محبت کا اظہار کیا ہے جو لائق ستائش ہے۔ پروفیسر طارق چھتاری نے اردو کتھا کل کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ پروفیسر ستیسن نے ایک ایسی زبان میں ترجمہ کیا ہے جس میں عام طور پر اہل اردو ترجمہ نہیں کر پاتے جس کے لیے وہ قابل مبارکباد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترجمہ کسی قوم کی داخلی کیفیات تک سے قاری کو واقف کراتا ہے، چونکہ پروفیسر ستیسن نے صرف ترجمہ زبان دانی سے نہیں کیا ہے بلکہ انہوں نے اردو تہذیب کو جیا ہے اور اس میں رچے بسے ہیں اس لیے ان کا یہ ترجمہ مزید اہمیت کا حامل ہوجاتا ہے۔ پروفیسر وبھا شرما نے کتاب کے اجراء پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شعبہ اردو بھی مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے اس کتاب کے ترجمے کا اجراء کیا۔ انہوں نے اردو زبان اور اس کی تہذیب کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس سے انسان میں شائستگی آتی ہے، اظہار کا خوبصورت طریقہ دیتی ہے جس کی تہذیب سے اب ملیالم بولنے والے بھی واقف ہوں گے۔ پروفیسر وبھا شرما نے پروفیسر ٹی این ستیسن کی ہشت پہلو شخصیت کے سلسلے میں کہا کہ ان کا ذہنی کینوس بہت وسیع ہے، وہ علمی طور پر بہت توانا ہیں اور انسانی سطح پر ہم نے ایک ایسے انسان کے طور پر دیکھا ہے جس کی پیروی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب کے ترجمے سے شعبہ اردو سے ملیالم کا تعلق قائم ہوگا۔ انہوں نے اس ترجمے کے ذریعہ دو زبانوں اور دو تہذیبوں کو جاننے کا حق ادا کیا ہے۔ اس سے دونوں کو مضبوطی ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ترجمے کے ذریعہ تہذیبوں اور زبانوں کو جوڑنے کا کام لینا چاہیے۔ صدر شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی پروفیسر آفتاب احمد آفاقی نے پروفیسر ٹی این ستیسن کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس ترجمے نے دو تہذیبوں کو جوڑنے کا کام کیا ہے۔ اردو زبان کے افسانوں کے ملیالم میں ترجمہ کے لیے ہم اہل اردو ان کے مشکور ہیں کیونکہ انہوں نے اردو کے سفیر کا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے ترجمے کے ذریعہ اپنا نام تاریخ کے زریں صفحات میں درج کرا لیا ہے۔ پروفیسر عبدالمنان صدیقی نے کہا کہ پروفیسر ٹی این ستیسن سے شروع سے ہی تعلق خاطر رہا ہے، ان کی وجہ سے ہم نے ملیالم کے چند جملے بھی سیکھے، ان جملوں نے ہم دونوں کو بہت قریب کردیا۔ پروفیسر ٹی این ستیشن نے پوری کتاب کا ترجمہ کیا ہے، جو اردو اور ملیالم کو قریب کریگی جس سے دونوں تہذیبیں قریب آئیں گی۔ ڈین فیکلٹی آف آرٹس اور اردو کتھا کل کے مترجم پروفیسر ٹی این ستیسن نے کہا کہ میں نے اردو کی کہانیوں کا انتخاب اپنی صواب دید پر کیا ہے، جس میں کوشش کی ہے کہ اردو کہ ایسی اچھی کہانیاں شامل کروں جو اردو اور اس کی تہذیب کی نمائندہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کا زیادہ حصہ ہم نے علی گڑھ یعنی اردو تہذیب کے درمیان گزارا ہے جس کی وجہ سے مجھے اس زبان اور تہذیب محبت ہوگئی، جس کا اظہار یہ مترجمہ کتاب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کتاب میں بیس کہانیوں کا ترجمہ شامل ہے۔ صدر شعبہ اردو پروفیسر قمرالہدی فریدی نے آخر میں اختتامی کلمات کے علاوہ سبھی مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ بھی ادا کیا۔ پروگرام میں شعبہ اردو کے ساتھ ہی دوسرے شعبوں کے اساتذہ اور طلبہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

نگدین پور میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا

فتح پور۔ نگدین پور میں گزشتہ شب نمازِ عشاء کے بعد جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا، جس میں علاقے کے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور پروگرام کو کامیاب بنایا۔ اس موقع پر خانقاہ چشتیہ دیداریا، پریاگ راج (الہ آباد) سے تشریف لائے نواسۂ حضور، عاشقِ ملت مولانا عامر میاں صفوی مصباحی صاحب قبلہ نے بطورِ خاص خطاب فرمایا۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ، آپ کے اخلاق وتعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر بریلی شریف سے آئے شاعر جناب قاری رازی احمد صاحب قبلہ نے نعتیہ کلام پیش کر کے محفل کو روحانیت سے سرشار کر دیا۔ ان کے ہمراہ مولانا دلشاد مصباحی، قاری متین صاحب، حافظ سہرب صاحب اور حافظ افضل صاحب بھی موجود رہے۔ پروگرام کے اختتام پر ملک میں امن و امان اور بھائی چارے کے قیام کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ منتظمین نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے مذہبی پروگرام معاشرے میں اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

پانچ نامزد ملزمان سمیت چھ افراد کے خلاف مقدمہ درج

دیوبند، 13/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی نونا بڑی گاؤں میں ہوئی فائرنگ کے معاملہ میں پولیس نے متاثرہ اہل خانہ کی شکایت پر پانچ نامزد ملزمان سمیت چھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ حملہ میں گولی لگنے سے تین افراد زخمی ہوگئے تھے۔ واضح ہو کہ نونا بڑی گاؤں کے رہنے والے سلطان ولد جمشید نے ایس ایس پی کو دی گئی شکایتی تحریر میں بتایا تھا کہ 8 اور 9 مئی کی رات قریب ایک بجے کے درمیان اس کے برادر نسبتی (سالے) شان محمد اور بیٹے عبدل اور نادر گاؤں کے باہر بنے اس کے گھیر میں سو رہے تھے، الزام ہے کہ اس دوران موقع مناسب دیکھ دو لوگوں نے غیر قانونی طمنچوں اور دیگر ہتھیاروں سے لیس ہوکر ان پر لاٹھی ڈنڈوں سے حملہ کردیا جس کے سبب وہ شدید طور پر زخمی ہوگئے اتنا ہی نہیں ملزمان نے گالی گلوچ کرتے ہوئے جان سے مارنے کی نیت سے ان پر فائرنگ بھی کی، اس فائرنگ میں شان محمد اور عبدل کے پیروں میں گولی لگ گئی، فائرنگ کی آواز اور شور شرابہ ہونے پر موقع پر پہنچے گاؤں کے لوگوں کو دیکھ کر ملزمان انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہوگئے۔ زخمیوں کو علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ان کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ متاثرہ سلطان کی تحریر پر جابر ولد جمشید، لقمان ولد عمران، منتظر ولد عرفان، غفران ولد طیب، بابو ولد جمشید سمیت ایک نامعلوم شخص کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

ٹانڈہ ڈی اے وی اکیڈمی کے بارہویں کے نتائج شاندار

سو فیصد کامیابی، طلبہ نے نمایاں نمبرات سے بڑھایا ادارے کا وقار

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ڈی اے وی اکیڈمی ٹانڈہ کے لیے یہ فخر ومسرت کا موقع ہے کہ سی بی ایس ای بورڈ کے بارہویں جماعت کے امتحانی نتائج میں طلبہ نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارے کا نام روشن کیا۔ اس سال بھی اسکول کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ جبکہ کئی طلبہ نے نمایاں نمبرات حاصل کر کامیابی کے نئے ریکارڈ قائم کیے۔ نمایاں طلبہ میں کا تیانی چورسیا نے 94.4 فیصد نمبرات کے ساتھ اول، سدھی اگروہری نے 94 فیصد کے ساتھ دوم اور شریشٹھ گپتا نے 93 فیصد کے ساتھ سوم مقام حاصل کیا۔ سائنس (حیاتیات کی ذیلی شاخ) میں کا تیانی چورسیا، سائنس (ریاضی) میں شریشٹھ گپتا، کامرس میں بلپریت کور اور آرٹس میں سدھی اگروہری نے نمایاں کامیابی حاصل کر والدین اور ادارے کو فخر محسوس کرایا۔ اس سال مجموعی طور پر 8 طلبہ نے 90 فیصد سے زائد نمبرات حاصل کیے۔ اس موقع پر پرنسپل محترمہ روچی اگروال نے کامیاب طلبہ، ان کے والدین اور اساتذہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی طلبہ کی محنت، اساتذہ کی لگن اور والدین کے تعاون کا نتیجہ ہے۔ اسکول کے منیجر آنند کمار آریہ نے بھی تمام کامیاب طلبہ کو نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کی دعا کی اور کہا کہ ادارہ معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔

قرآن پاک ہر شعبۂ زندگی کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے: حافظ رحمت

گورکھپور، جامعۃ الاصلاح اکیڈمی نورنگ آباد گورکھ ناتھ میں اسلامی بہنوں کے لیے ہفتہ وار درس قرآن کے تیسرے ہفتے کے دوران حافظ رحمت علی نظامی نے واضح کیا کہ قرآن پاک حکمت اور علم کا خزانہ ہے، کیونکہ یہ نہ صرف ایک مقدس مذہبی متن ہے بلکہ ہر شعبۂ زندگی کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بھی ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے تمام مسائل اور مشکلات کا حل بتایا ہے، یہ نہ صرف عبادت کی ایک مقدس کتاب ہے بلکہ زندگی کا ایک مکمل طریقہ بھی ہے، قرآن پاک میں موجود آیات انسانیت کو ہدایت اور رحمت فراہم کرتی ہیں، حکمت سے مراد علم، سمجھ، دور اندیشی، استدلال اور اللہ تعالیٰ کے خوف کا حصول ہے، اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم کو حکیم کہا ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی قرآن پاک کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں مضمر ہے، قرآن پاک ہر مومن کے لیے حکمت اور علم کا خزانہ ہے، جتنا کوئی اسے سمجھتا ہے، اتنی ہی بصیرتیں حاصل ہوتی ہیں۔ آخر میں درود وسلام پڑھ کر ملک میں امن وسلامتی کے لیے دعا کی گئی، درس میں عائشہ خاتون، شیریں آصف، نازیہ خاتون، تانیہ اختر، عائشہ عابد، سیدہ یاسمین سمیت بہت سی خواتین اور طالبات موجود رہیں۔

وزیر اعظم مودی کی حمایت میں اترے باغپت کے صرافہ تاجر، کہا کہ ابھی نہ خریدیں سونا

باغپت: 13 مئی (پی این ایس) عالمی بحران کی روشنی میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کل شہریوں سے اپیل کی تھی کہ حالات معمول پر آنے تک سونا خریدنے سے گریز کریں۔ پی ایم مودی کی اپیل کی حمایت کرتے ہوئے باغپت کے صرافہ تاجروں نے کہا کہ وہ قومی مفاد کو سب سے اہم سمجھتے ہیں، اس لیے وہ اب سونا خریدنے سے گریز کریں گے۔ معلومات کے مطابق، باغپت ضلع میں تقریباً 500 چھوٹے اور بڑے صرافہ کی دکانیں ہیں۔ قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سے پہلے، روزانہ کا کاروبار 40 کروڑ سے زیادہ تھا، لیکن اب صورتحال بدل گئی ہے۔ بازار میں کوئی گاہک نہیں ہے۔ لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اسی لیے لوگ شادیاں بھی ملتوی کر رہے ہیں۔ باغپت صرفہ مارکیٹ وزیر اعظم کی اپیل سے مایوس نہیں ہے۔ بلکہ اسے مثبت انداز میں لے رہا ہے اور اسے قومی مفاد کے لیے ضروری سمجھ رہا ہے۔ باغپت صرافہ ایسوسی ایشن کے صدر آلوک کمار جین کہتے ہیں، ہم مکمل طور پر وزیر اعظم کے بیان سے اتفاق کرتے ہیں۔ 800-900 ٹن سونا ہندوستان میں آتا ہے، اور اس کی ادائیگی ڈالر میں کرنی پڑتی ہے۔ آج ڈالر کے مقابلے روپے کی قدر میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ ہم صارفین سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ صرف اتنا ہی سونا خریدیں جتنا انہیں شادیوں کے لیے درکار ہے۔ اس سے زیادہ نہ خریدیں۔ نقصان ہوگا، لیکن ہم ملک کو نقصان اٹھائیں گے۔ دوسرے صرافہ تاجر بھی اسی طرح کے جذبات کی بازگشت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صرف پچھلے تین دنوں میں کاروبار میں 10 سے 15 فیصد کمی آئی ہے کیونکہ ملک کے لوگ وزیر اعظم نریندر مودی کی باتوں کو غور سے سن رہے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں۔ ملکی معیشت کو مضبوط کرنے سے لے کر بحران کی گھڑی میں ساتھ کھڑے ہونے تک، صرافہ ٹریڈرز کے ساتھ کھڑے ہونے کا وقت ہے۔

پی ایم مودی کی اپیل سے گولڈن سٹی میں کشیدگی، تاجروں نے کی یہ اپیل

میرٹھ: 13 مئی (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی نے دو دن میں دو بار الگ الگ منچوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اگلے سال تک سونا خریدنے سے گریز کریں۔ اس اپیل کا اثر میرٹھ کے بلین مارکیٹ پر پڑ رہا ہے۔ جو سرگرمی سے ہلچل مچاتی تھی اب ویران ہے۔ میرٹھ میں روزانہ 50 سے 55 کروڑ روپے کے کاغذی زیورات فروخت ہوتے ہیں۔ اس مارکیٹ میں تقریباً 150,000 خاندان بالواسطہ یا بلاواسطہ شامل ہیں۔ میرٹھ کے صدر صرافہ چوک مارکیٹ کے صدر اور میرٹھ صرافہ ٹریڈرس ایسوسی ایشن کے نائب صدر شمی سپرا کا کہنا ہے کہ وہ مودی کے بیان کی حمایت کرتے ہیں۔ مودی کو اس میں ترمیم کرنی چاہیے۔ اس پر مکمل پابندی عائد کرنے کے بجائے، خواتین کو چاہیے کہ وہ پرانے زیورات جو ان کے پاس ہیں شادی کے موسم میں نئے زیورات کا تبادلہ کریں۔ میرٹھ میں تقریباً 50,000 زیورات بنانے والے ہیں۔ انہیں مالی بحران کا سامنا ہے۔ پی ایم مودی کو ایسے کاریگروں کے مستقبل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ انہیں نقل مکانی سے روکنے کے لیے کوئی منصوبہ تیار کریں۔

اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء ضلع اناؤ کے زیر نگرانی فقہی نشست ۲۱ رمئی کو

اناؤ: نامہ نگار ۱۳ رمئی ضلع اناؤ میں گزشتہ تین سالوں سے وقفہ وقفہ سے ایک علمی و فقہی نشست منعقد ہوتی ہے، اب تک یہ نشست محدود تھی حضرات علماء کرام کے مشورے سے اب اس فقہی نشست کو وسعت دے کر اہم مسائل میں وقتاً فوقتاً منعقد ہوتی رہے گی انشاء اللہ، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے قال النبی ﷺ انما شفاء العی السوال (الحدیث) شرعی مسائل میں علماء کرام کی رہنمائی سے دینی و علمی اور ملی مسائل حل کرنے میں بہت سی دشواریاں ختم ہوجاتی ہیں، اسی کے پیش نظر گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مذاکرۂ علمی کے عنوان سے ایک فقہی نشست ،مسائل قربانی : ضرورت، اہمیت اور افادیت بتاریخ: ۲۱ رمئی ۲۰۲۶ء مطابق ۳ رذی الحجہ ۱۴۴۷ھ بروز جمعرات بوقت ۳ ربجے تا عصر بمقام: مسجد شاہین فاطمہ موضع سینتہ تحصیل صفی پور منعقد ہوگی، مذکورہ باتیں جمعیۃ علماء ضلع اناؤ اصلاح معاشرہ کے کنوینر مفتی محمد جنید قاسمی نے کہیں، انہوں نے کہا کہ ۲۱ رمئی کو موجودہ دور میں اہل ایمان کو درپیش علاقائی مسائل حل کرنے کے لئے مفتیان کرام اور علماء عظام کی ایک عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے فقہی نشست بعنوان: مسائل قربانی ضرورت، اہمیت اور افادیت منعقد ہورہی ہے، مفتی محمد جنید قاسمی نے کہا کہ اہل علم سے شرکت کی خصوصی اپیل ہے۔ اس موقع پر معاون ناظم درس قرآن مفتی ضیاء الدین قاسمی نے کہا کہ مفتیان کرام اور اہل علم اس موضوع پر مطالعہ کر کے آئیں اور مسائل کی اہمیت، افادیت اور عظمت پر بھی مضامین کا مطالعہ کریں اور موجودہ دور میں قربانی کا فلسفہ کیا ہے، اس پر بھی غور وخوض کریں نوجوان عالم مفتی محبوب قاسمی استاذ مدرسہ صدیقیہ پیکھی نے کہا اس طرح کی علمی مجلسوں کے انعقاد سے علم کو جلا ملتی ہے، قوت حافظہ پروان چڑھتا ہے۔

تیرے حصے کے مچھر مجھے بھی کاٹ رہے رہیں

علی گڑھ: 13 مئی (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے ایس ایس نارتھ ہاسٹل میں مچھر دانی لگانے کو لے کر طلباء کے درمیان جھگڑے کا ایک عجیب معاملہ سامنے آیا ہے۔ دو کشمیری اور پوروانچل طلباء کے درمیان ان کے ہاسٹل کے کمرے میں مچھر دانی لگانے کو لے کر جھگڑا تیزی سے جسمانی جھگڑے میں بدل گیا۔ اس پر تشدد تصادم کے بعد ہاسٹل کیمپس میں کشیدگی پھیل گئی جس سے دونوں طلبہ گروپ آمنے سامنے آگئے۔ انتظامیہ فی الحال معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایس ایس نارتھ ہاسٹل میں رہنے والے ایک کشمیری طالب علم نے رات کو سونے کے لیے اپنے بستر پر مچھر دانی لگائی تھی۔ مبینہ طور پر پوروانچل کے غازی پور ضلع سے اس کے روم میٹ نے اس پر اعتراض کیا۔ الزام ہے کہ مچھر دانی لگانے پر دونوں کے درمیان جھگڑا شروع ہوا جو جلد ہی جسمانی جھگڑے میں بدل گیا۔ جھگڑے کے بعد، کشمیری طلباء گروپ نے پروکٹوریل ٹیم سے شکایت کی، اور الزام لگایا کہ ان کے ساتھی طالب علم پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس دوران غازی پور گروپ کے طلبہ گروپ نے بھی اپنی وضاحت پیش کی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ کمرے میں موجود مچھر دانی سے مچھر دوسری طرف سے پہنچ جاتے ہیں جس کی وجہ سے اسے دقت ہوتی ہے۔ اس معاملے پر تنازع کھڑا ہوگیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی یونیورسٹی کی پروکٹوریل ٹیم حرکت میں آ گئی۔ وہ جائے وقوعہ پر پہنچے، دونوں فریقین سے بات چیت کی اور صورت حال کو پر سکون کیا۔ دونوں طلبہ گروپوں کے درمیان سمجھوتہ کرنے اور معاملے کو حل کرنے کی کوششیں منگل کی رات دیر گئے تک جاری رہیں۔

انتظامیہ کی عدم توجہی سے تاریخی اور علمی بستی دیوبند میں بنیادی سہولتوں کا فقدان

دیوبند، 13/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) تاریخی اور علمی بستی دیوبند بھی ریاست اتر پردیش کے متعدد شہروں کی طرح ایک جیسے ہی مسائل کا شکار ہے جیسے ادھڑی ہوئی سڑکیں، سوکھے ہوئے تالاب، زمین مافیاؤں کے ذریعہ قبضہ کی گئی سرکاری آراضی، گندگی سے اٹے نکاسی کے نالے، ٹرانسپورٹ کی قلت، ٹریفک جام، پینے کے صاف پانی کی قلت، فضائی آلودگی، طویل مسافتیں اور صفائی کا ناقص انتظام۔ دیوبند کو درپیش ان مسائل کی دو بڑی وجوہ ہیں۔ پہلی روزگار کی تلاش اور دوسری سہولتوں کے حصول کیلئے لوگوں کی دیہات سے دیوبند کی جانب نقل مکانی کا بلا روک ٹوک سلسلہ۔ اس نقل مکانی اور مقامی آبادی کے بڑھنے سے دیوبند کا نقشہ ہی تبدیل ہوگیا ہے۔ ظاہر ہے کہ زیادہ آبادی کے لئے زیادہ وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، باوجود اس کے یہاں کی ریڈھ کی ہڈی مانی جانے والی نگر پالیکا پریشد نے آبادی کے بڑھنے کے تناسب سے شہری سہولتوں میں اضافے کا اہتمام نہیں کیا' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دیوبند اب سنگین مسائل کی آماجگاہ بن کر رہ گیا ہے۔ ساتھ ہی شہر کے مختلف مقامات پر انتظامیہ اور حکومت سے منظوری لئے بغیر کاٹی جا رہی غیر قانونی کالونیوں میں ہاؤسنگ کی جدید ضروریات کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے جس کا نتیجہ مسائل میں اضافے کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ شہر اور شہریوں کو ان مسائل سے نجات دلانے کیلئے انتظامیہ کو سب سے پہلے مقامی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھ کر درپیش مسائل کے حل پر توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے ساتھ ہی دیہات میں جدید سہولتوں کی فراہمی پر توجہ دی جائے تاکہ وہاں سے شہر کی جانب نقل مکانی کی رفتار کو کم کیا جا سکے۔ صنعتی اور زرعی شعبوں میں ایسی منصوبہ بندی ہونی چاہیے کہ لوگوں کو دیہات میں روزگار کے وافر اور مناسب مواقع بہ سہولت میسر آئیں۔ علاوہ ازیں ایسی قانون سازی اور لائحہ عمل ہونا چاہئے جس سے شہر کے بے تحاشا پھیلاؤ کو روکا جا سکے اور نئی کالونیوں کو منظم اور مربوط رکھا جا سکے۔

ماہر قانون داں سوشل رہبر اور مخلص انسان عزیز حسن!

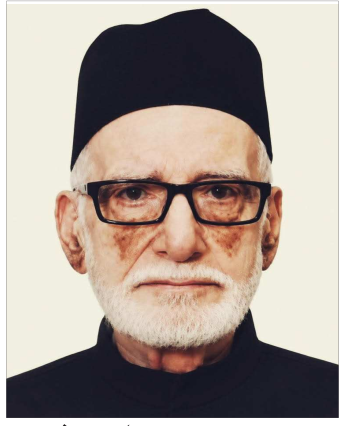

سہارنپور (احمد رضا) ایڈووکیٹ قاضی عزیز حسن صاحب کا انتقال ایک عہد کا اختتام، علمی و سماجی دنیا سوگوار۔ آتی ہی رہے گی تری انفاس کی خوشبو، گلشن تری یادوں کا مہکتا ہی رہیگا۔

اسلامیہ ڈگری کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر شعیب اسلام فردوسی نے ایک خاص تعزیتی پیغام میں کہا کہ انتہائی افسوس، دلی رنج وغم اور گہرے دکھ کے ساتھ یہ برداشت کرنا پڑا ہے کہ معروف قانون داں، باوقار سماجی شخصیت، انسان دوست رہنما اور ہر دل عزیز بزرگ قاضی عزیز حسن آج اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کے انتقال کی خبر نے پورے ضلع، وکلاء برادری، سماجی حلقوں اور عوام لوگوں کو غم میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہر آنکھ اشکبار ہے اور ہر دل افسردہ دکھائی دیتا ہے۔ ان کی وفات صرف ایک فرد کا انتقال نہیں بلکہ ایک ایسے عہد کا خاتمہ ہے جس میں شرافت، دیانت، علم، اخلاق اور انسان دوستی کی روشن مثالیں موجود تھیں اپنے پیغام میں اسسٹنٹ پروفیسر شعیب اسلام فردوسی نے کہا کہ

قاضی عزیز حسن صاحب ان شخصیات میں شامل تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی عزت، وقار اور اصولوں کے ساتھ گزاری۔ وہ نہ صرف ایک کامیاب ایڈووکیٹ بلکہ ایک عظیم انسان، بہترین مشیر، مخلص دوست اور عام لوگوں کے درد کو محسوس کرنے والے حساس فرد بھی تھے ان کی شخصیت میں سنجیدگی، بردباری، عاجزی اور خلوص نمایاں تھا سہی معنوں میں آپ معزز صوفیانہ سوچ کے حامل تھے قاضی عزیز حسن ہمیشہ سچائی اور انصاف کے علمبردار رہے اور ہر حال میں حق کا ساتھ دینے کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔ آپکی پیشہ ورانہ زندگی بے شمار کامیابیوں سے عبارت تھی عدالت کے میدان میں انہوں نے اپنی ذہانت، مطالعے اور مدلل گفتگو کی بدولت ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ وہ قانون کی باریکیوں پر گہری نظر رکھتے تھے اور آپ ہمیشہ ہی اپنے مؤکلین کی رہنمائی انتہائی دیانت داری کے ساتھ کرتے تھے۔ ان کی وکالت صرف روزگار کا ذریعہ نہیں تھی بلکہ وہ اسے انصاف کے قیام کا مقدس فریضہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ ان پر اعتماد کرتے اور ان کے فیصلوں ومشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔۔ مرحوم کا تعلق ایک باوقار اور معزز خاندان سے تھا جہاں علم، تہذیب اور اخلاق کو ہمیشہ اہمیت دی جاتی رہی۔ آپ کے والد محترم کا نام منشی خورشید تھا، آپ کی پیدائش 12 فروری 1938ء بمقام سہارنپور ہے ※ پیشے سے ایڈووکیٹ تھے درجہ چھ سے بارہ تک اسلامیہ انٹر میڈیٹ کالج سہارنپور سے تعلیم پائی اس کے بعد بی اے، اور ایل ایل بی کی کلاسز جے وی جین ڈگری کالج، سہارنپور سے جوائن کی تکمیل کلاسز کے بعد سہارنپور سول کورٹ میں بطور ایڈووکیٹ پریکٹس میں رہے۔۔۔ آپ نسلاً اولاد حضرت فضیلت پناہ مخدوم سید محمد اسحاق سہروردی شاہ سلایت سہارنپور رح ہے جن کا وطن اصلی قصبہ اوچہ شریف ہے آپ کے مورثان بخارا سے آکر وہاں قیام پذیر ہو تھے آپ خلیفہ و بھانجے سید صدرالدین محمد بن احمد الحسینی البخاری معروف راجو قتال کے ہیں اور جو چھوٹے بھائی حضرت مخدوم جہانیاں بخاری اوچی رح کے تھے۔۔۔ صاحب نزہتہ الخواطر نے آپ کا تذکرہ السید الشریف اسحاق بن بہرام بن محمد الحسینی البخاری کا نام نامی سے کیا ہے اور آپ کو بڑے مشائخ میں شمار کیا ہے۔۔۔ حضرت شاہ ولایت رح کی اولاد مخدوم زادگان کے معزز لقب سے موسوم ومعروف ہے آپ کے مورثان کی شاہان وقت نے بزریعے اپنے فرامین عطیات معافی آراضیات سے سرفراز فرمایا تھا۔۔۔ ایڈووکیٹ صاحب نے بچپن ہی سے علم اور تصوف کے ماحول میں تعلیم وتربیت پائی تھی اور کتنے ہی مقتدر علما اور اولیا اللہ کا فیض وصحبت نصیب ہوا تھا جس کی وجہ سے مزاج پر تصوف غالب تھا۔۔ پیشے کی مصروفیات کے بعد مطالعہ کا بے حد شوق تھا اور اسی وجہ سے آپ کی بے شمار کتابیں منظر عام پر آئی اور خاص وعام میں مقبولیت کا سبب بنی آپ کی موجودہ تصانیف میں تذکرہ اولیا سہارنپور، عرفانِ صابر، مقامِ صابر، پانی پت کے شاہ ولایت (اردو اور ہندی) حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے باہمی تعلقات، نوگزہ پیر (اردو اور ہندی)، تجلیات قدوسی، مشکل کشا نمازیں، تاجدارِ عالم (سیرتِ نبی ص)، اللہ کا دوست، (اردو اور ہندی) طبع ہو کر شائع ہوچکی ہے۔۔۔۔

ایڈووکیٹ صاحب نے خاندانی روایات کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ نبھایا اور اپنی شخصیت کو دیانت وشرافت کی اعلیٰ مثال بنایا۔ وہ خاندان کے لیے محبت، اتحاد اور خیر خواہی کا مرکز تھے۔ ان کی موجودگی ہر محفل کو وقار عطا کرتی تھی۔

قاضی عزیز حسن صاحب اپنے دوستوں کے لیے ایک مخلص ساتھی اور بہترین مشیر تھے۔ لوگ اپنی مشکلات، پریشانیوں اور معاملات میں ان سے مشورہ کرتے اور ان کی باتوں سے حوصلہ اور رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ وہ دوسروں کے مسائل کو سنجیدگی سے سنتے اور حتی المقدور ان کے حل کی کوشش کرتے۔ ان کا دروازہ ہر خاص و عام کے لیے کھلا رہتا تھا۔

ان کی زندگی سادگی، قناعت اور عاجزی کا خوبصورت نمونہ تھی۔ شہرت اور عزت حاصل کرنے کے باوجود ان کے مزاج میں کبھی غرور یا تکبر پیدا نہیں ہوا۔ وہ ہمیشہ عام لوگوں کی طرح سادہ انداز میں رہتے اور دوسروں کی عزت واحترام کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے چاہنے والوں کی تعداد بے شمار تھی۔

قاضی عزیز حسن صاحب کی دینی وابستگی بھی قابلِ ذکر تھی۔ وہ دینِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے والے، نماز کے پابند اور اخلاقِ حسنہ کے علمبردار تھے۔ ان کی گفتگو میں ہمیشہ خیر خواہی، محبت اور انسانیت کا درس ملتا تھا۔ وہ نفرت، تعصب اور اختلاف سے دور رہتے اور ہمیشہ لوگوں کو اتحاد اور بھائی چارے کی تلقین کرتے تھے۔

ان کی وفات سے وکلاء برادری ایک قابل، تجربہ کار اور اصول پسند وکیل سے محروم ہوگئی ہے جبکہ سماج ایک ایسی شخصیت سے محروم ہوا ہے جو محبت، خلوص اور انسان دوستی کی علامت تھی۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان کا نام عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔

آج جب ان کے انتقال کی خبر پھیلی تو ہر زبان پر افسوس کے کلمات تھے۔ عدالتوں، سماجی حلقوں، تعلیمی اداروں اور عوامی محفلوں میں ان کی شخصیت اور خدمات کا ذکر انتہائی احترام کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ لوگ اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ قاضی عزیز حسن صاحب ایک نایاب شخصیت تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے میں گزاری۔

ان کے انتقال نے اس حقیقت کو دوبارہ یاد دلایا ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور انسان کے اچھے اعمال ہی اسے ہمیشہ زندہ رکھتے ہیں۔ قاضی عزیز حسن صاحب نے اپنی زندگی میں جو محبتیں بانٹیں، جو انصاف قائم کیا، جو خیر خواہی کی اور جو دعائیں کمائیں، وہی ان کا اصل سرمایہ ہیں۔ آج اگرچہ وہ ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی یادیں، ان کی باتیں، ان کا اخلاق اور ان کی خدمات ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیں گی۔

ان کے چاہنے والے آج غمزدہ ضرور ہیں لیکن انہیں اس بات پر فخر بھی ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ایک ایسی عظیم شخصیت کو قریب سے دیکھا جو کردار، شرافت اور انسانیت کا پیکر تھی۔ ان کی زندگی آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مثال اور مشعلِ راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تمام اہلِ خانہ، عزیز واقارب، دوست احباب اور چاہنے والوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی طرح سچائی، دیانت، اخلاق اور انسانیت کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم بھی اپنی زندگی کو دوسروں کے لیے فائدہ مند بنا سکیں۔ یقیناً نیک اور مخلص لوگ جسمانی طور پر دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں لیکن ان کی یادیں، ان کے کردار کی خوشبو اور ان کی خدمات ہمیشہ زندہ رہتی ہیں!

اترپردیش اسٹیٹ ڈاٹا سینٹر ڈیجیٹل گڈ گورننس کی مضبوط بنیاد

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اترپردیش تیزی سے ڈیجیٹلائزیشن کی جانب بڑھ رہا ہے

لکھنؤ: 13 مئی۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش تیزی سے ڈیجیٹلائزیشن کی جانب بڑھ رہا ہے۔ آج ہر کام کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعہ آن لائن کیا جا رہا ہے۔ موجودہ ڈیجیٹل دور میں سرکاری محکموں کی بڑھتی ہوئی آن لائن خدمات، وسیع ڈاٹا کے محفوظ تحفظ، مختلف محکموں کی اپلی کیشنز کے مرکزی نظام کے تحت آپریشن اور شہریوں تک تیز رفتار اور شفاف خدمات پہنچانے کا چیلنج طویل عرصے سے موجود تھا۔ الگ الگ سرورز اور بکھرے ہوئے تکنیکی نظام کی وجہ سے ڈاٹا سیکورٹی، خدمات کے تسلسل اور موثر انتظام کو یقینی بنانا مشکل ہو رہا تھا۔ انہی چیلنجوں کے حل کے طور پر اتر پردیش حکومت کی جانب سے نیشنل ای-گورننس پلان کے تحت اتر پردیش اسٹیٹ ڈاٹا سینٹر (یو پی ایس ڈی سی) کا قیام عمل میں لایا گیا، جو آج ریاست کے ای-گورننس نظام کی ایک مضبوط اور قابلِ اعتماد بنیاد بن چکا ہے۔ یو پی ایس ڈی سی کے ذریعہ ریاست کے مختلف محکموں کی جی-ٹو-سی (Government to Citizen) اور جی-ٹو-جی (Government to Government) خدمات کو الیکٹرانک ذریعہ سے موثر انداز میں چلایا جا رہا ہے۔ اس کے تحت محکموں کے ڈاٹا اور اپلی کیشن سافٹ ویئر کو مرکزی طور پر محفوظ رکھا جاتا ہے، جس سے شہریوں تک خدمات کی تیز اور شفاف رسائی یقینی ہو رہی ہے۔

ریاستی حکومت کی پالیسی کے تحت اس وقت تقریباً 65 محکموں کی 265 سے زائد مختلف اپلی کیشنز اور ویب سائٹس یو پی ایس ڈی سی پر ہوسٹ کی گئی ہیں۔ یہ پلیٹ فارم محکموں کی بڑھتی ضروریات کے مطابق مسلسل توسیع پا رہا ہے اور مختلف محکموں کو ان کی ویب سائٹ اور اپلی کیشن ہوسٹنگ کے لیے ضروری اسپیس فراہم کر رہا ہے۔ ریاستی حکومت کی اہم ای-آفس اسکیم بھی یو پی ایس ڈی سی پر کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے، جس کے ذریعہ سرکاری کام کاج میں شفافیت، کارکردگی اور رفتار آئی ہے۔ ای-آفس نظام نے سرکاری دفاتر میں فائلوں کے ڈیجیٹل

نمٹارے کو فروغ دیتے ہوئے پیپر لیس انتظامیہ کی سمت میں اہم قدم بڑھایا ہے۔ ڈاٹا سینٹر کی صلاحیت میں اضافہ اور مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی توسیع کا کام بھی انجام دیا گیا ہے۔ توسیعی منصوبہ کے تحت نان-آئی ٹی آلات کی تنصیب میں 36 نئے ریکس لگائے گئے ہیں، جن کی برقی لوڈ صلاحیت 14 کلوواٹ سے 21 کلوواٹ تک ہے۔ اس کے علاوہ 2200 کے وی اے کے 02 ٹرانسفارمر، 1250 کے وی اے کے 03 جین سیٹ، 400 کے وی اے کے 06 یو پی ایس، ایچ-ٹی/ایل-ٹی پینل سمیت دیگر معاون آلات نصب کر کے یو پی ایس ڈی سی کو مزید مضبوط اور محفوظ بنایا گیا ہے۔ توسیعی منصوبہ کے دوسرے مرحلہ میں سال 2024-25 کے دوران آئی ٹی کمپونٹس کے تحت جدید ترین نیٹ ورکنگ آلات، سرور اور اسٹوریج سسٹم کی فراہمی اور تنصیب کا کام بھی کرایا گیا ہے۔ اس سے ڈاٹا پروسیسنگ کی صلاحیت، نیٹ ورک سیکورٹی اور اپلی کیشن آپریشن کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

اتر پردیش اسٹیٹ ڈاٹا سینٹر ریاست میں ڈیجیٹل تبدیلی کی سمت میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہو رہا ہے۔ یہ نہ صرف سرکاری خدمات کو تکنیکی طور پر مضبوط بنا رہا ہے بلکہ شہریوں کو تیز، محفوظ اور شفاف خدمات فراہم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ریاست میں طویل عرصے تک سرکاری دفاتر کے درمیان تال میل، معلومات کے تبادلہ اور آن لائن خدمات کے آپریشن میں نیٹ ورک کنیکٹیویٹی کی کمی ایک بڑا چیلنج رہی۔ ضلع، تحصیل اور ترقیاتی بلاک سطح پر انٹرنیٹ اور ڈاٹا مواصلات کے کمزور نظام کی وجہ سے ای-گورننس خدمات کا موثر آپریشن متاثر ہوتا تھا، جس سے عام شہریوں کو وقت پر خدمات حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ انہی مسائل کے حل کے لیے محکمہ اطلاعاتی ٹیکنالوجی و الیکٹرانکس، اتر پردیش کی جانب سے "یو-پی-اسٹیٹ وائیڈ ایریا نیٹ ورک (یو پی سوان" (جیسی اہم اسکیم تیار کی گئی، جس نے ریاست کے انتظامی ڈھانچے کو ڈیجیٹل طور پر مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

وزارتِ الیکٹرانکس و اطلاعاتی ٹیکنالوجی (مائیٹی)، حکومتِ ہند کی مالی معاونت سے نیشنل ای-گورننس ایکشن پلان کے تحت ریاست میں یو پی سوان کا آپریشن شروع کیا گیا۔ یہ نیٹ ورک ریاست کے مختلف انتظامی دفاتر کو ایک مربوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے جوڑنے کی سمت میں ایک بڑا قدم ثابت ہوا۔ ابتدائی مرحلہ میں حکومتِ ہند کی مدد سے چلنے والی اس اسکیم کا خرچ جنوری 2015 کے بعد ریاستی حکومت نے خود برداشت کیا اور ستمبر 2019 تک اس کا آپریشن نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (این آئی سی) کے ذریعہ کرایا گیا۔ اس کے بعد یو پی سوان- 2.0 کو اوپیکس ماڈل پر ایم پی ایل ایس سسٹم کے تحت نافذ کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔ اس مقصد کے لیے مینیجڈ سروس پرووائیڈر (سسٹم انٹیگریٹر) کے طور پر میسرز بھارتی ایئرٹیل لمیٹڈ کا انتخاب کیا گیا اور 04 اپریل 2019 کو معاہدہ پر دستخط کیے گئے۔ یو پی سوان- 2.0 کا آپریشن یکم اکتوبر 2019 سے شروع کیا گیا۔ یو پی سوان- 2.0 کے تحت ریاست بھر میں کل 885 سوان پاپ مراکز قائم کیے گئے ہیں، جن میں 1 ریاستی ہیڈکوارٹر، 75 اضلاع، 235 تحصیلیں اور 574 ترقیاتی بلاک ہیڈکوارٹر شامل ہیں۔ ریاستی ہیڈکوارٹر پوائنٹ آف پریزنس (پاپ) پر 5 جی بی پی ایس اور باقی 884 پاپس پر 10 ایم بی پی ایس کی بینڈوڈتھ فراہم کی گئی ہے۔ اس نیٹ ورک کے ذریعہ ریاست کے مختلف محکموں کے ضلعی، تحصیلی اور ترقیاتی بلاک سطح کے دفاتر کو ڈیجیٹل طور پر جوڑا گیا ہے۔ اس وقت یو پی سوان- 2.0 کے ذریعہ فراہم کردہ بینڈوڈتھ کا استعمال مختلف سرکاری اسکیموں اور خدمات کے آپریشن میں بڑے پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔ ای-آفس، ای-ڈسٹرکٹ، منریگا، بھو-لیکھ، جن سنوائی، اسکالرشپ، زرعی خدمات سمیت کئی اہم آن لائن خدمات اسی نیٹ ورک کے ذریعہ چلائی جا رہی ہیں۔ اس سے سرکاری کاموں میں شفافیت، رفتار اور کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور عام شہریوں کو گھر کے قریب ہی ڈیجیٹل خدمات کا فائدہ مل رہا ہے۔ ریاست میں روزمرہ انتظامی امور کے علاوہ خصوصی حالات جیسے انتخابات وغیرہ کے دوران بھی متعلقہ محکموں کی جانب سے یو پی سوان نیٹ ورک کا موثر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نیٹ ورک انتظامی تال میل، ڈاٹا ٹرانسفر اور معلومات کے تیز تبادلہ میں ایک اہم بنیاد کے طور پر کام کر رہا ہے۔ یو پی سوان-2.0 منصوبہ کی مدت ختم ہونے اور اس کے بڑھتے استعمال اور اضلاع سے موصول ہونے والے توسیعی مطالبات کو دیکھتے ہوئے اب یو پی سوان- 3.0 کے قیام کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ مجوزہ منصوبہ کے تحت ریاست کے تمام اضلاع، تحصیلوں، ترقیاتی بلاکس، وکاس بھونوں اور منڈل کمشنر دفاتر تک نیٹ ورک کی توسیع کی جائے گی۔ اس کے لیے ضروری انتظامی اور تکنیکی کارروائیاں اس وقت عمل میں ہیں۔ محکمہ اطلاعاتی ٹیکنالوجی و الیکٹرانکس کی یہ پہل اتر پردیش کو ڈیجیٹل انتظامیہ اور ای-گورننس کے میدان میں نئی بلندیوں تک پہنچانے کی سمت میں اہم ثابت ہو رہی ہے۔ یو پی سوان نے نہ صرف سرکاری نظام کو تکنیکی طور پر مضبوط بنایا ہے بلکہ عام شہریوں تک اسکیموں اور خدمات کی موثر رسائی یقینی بنا کر "ڈیجیٹل اتر پردیش" کے عزم کو حقیقت میں بدلنے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

ڈاکٹر عوامی مفاد میں ہیلتھ کیمپس کا انعقاد کریں

اسپتالوں میں ادویات کی کمی نہیں ہونی چاہیے: ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو

لکھنؤ: 13 مئی۔ ریاستی وزیر برائے آیوش (آزادانہ چارج)، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایم او ایس) ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو نے جھانسی، چترکوٹ، علی گڑھ، آگرہ، میرٹھ، سہارن، دیویژن، دیویژن، دیویژن، چترکوٹ، علی گڑھ، آگرہ، میرٹھ، دیویژن کے تحت آنے والے اضلاع کے علاقائی آیورویدک، یونانی افسران اور ضلع ہومیوپیتھک افسران کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ آج یہاں یوجنا بھون کے آڈیٹوریم۔ تمام ڈویژنل افسران کو ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آیوش اسپتالوں میں ڈاکٹروں کی بروقت موجودگی کو یقینی بنایا جائے اور او پی ڈی میں آنے والے مریضوں کا مناسب علاج کیا جائے۔ ڈاکٹر دیالو نے عہدیداروں کو سختی سے ہدایت دی کہ وہ اسپتالوں میں ادویات کی مناسب دستیابی کو یقینی بنائیں۔ ادویات کی قلت کی رپورٹس کو ترجیح دی جائے تاکہ وہ فوری طور پر دستیاب ہوں اور مریضوں کو بروقت علاج مل سکے۔ انہوں نے اسپتالوں پر بھی زور دیا کہ وہ طلب اور ضرورت کے مطابق ادویات خریدیں، مریضوں کو تکلیف سے بچنے کے لیے عام اور زیادہ مانگ والی ادویات کو ترجیح دی جائے۔ وزیر آیوش نے ہدایت دی کہ تمام ڈاکٹر اس بات کو یقینی بنائیں کہ او پی ڈی میں آنے والے مریضوں کو باہر کی دوائیں تجویز نہ کی جائیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ریاست کے تمام آیوش اسپتالوں (آیوروید، یونانی اور ہومیوپیتھی) کا وقتاً فوقتاً معائنہ کیا جائے تاکہ ضروری انتظامات کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے زور دیا کہ اسپتالوں میں او پی ڈی کی تعداد بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ غریب اور نادار لوگوں کا علاج معالجہ ہو سکے۔ بیداری پیدا کرنے اور مریضوں کے علاج کے لیے آیوش اسپتالوں میں باقاعدہ کیمپ منعقد کیے جائیں۔ انہوں نے یہ بھی زور دیا کہ بدھ مت کے علاقوں میں جہاں عقیدت مندوں کی تعداد زیادہ ہے، جیسے شراوستی ضلع میں وہاں، سووا-رگپا نظام کو فروغ دینے پر زور دیا جانا چاہیے۔ آیوش وزیر نے کہا کہ ریاستی حکومت ریاست کے تمام شہریوں کو فوری اور موثر طبی دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس سلسلے میں کسی بھی اہلکار کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی اور ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ آیوش وزیر نے کہا کہ آیوش اسپتالوں میں پینے کے صاف پانی، بیت الخلاء اور صفائی پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے تاکہ بزرگوں، خواتین اور بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ اسپتالوں میں ہربل گارڈن کی ترقی کے لیے زیادہ سے زیادہ ادویاتی پودے لگانے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ آیوش کے پرنسپل سکریٹری جناب رنجن کمار نے وزیر موصوف کو محکمہ کی موجودہ پیش رفت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے وزیر کو یقین دلایا کہ ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔ ڈائرکٹر جنرل آیوش مسز چیترا وی، ڈائرکٹر آیوروید ڈاکٹر نارائن داس، ڈائرکٹر، یونانی ڈائریکٹر پروفیسر جمال اختر، ہومیوپیتھی ڈاکٹر پی کے۔ سنگھ، کے ساتھ 09 ڈویژنوں کے آیوش میڈیکل آفیسر میٹنگ میں موجود تھے۔

ہم خیال تنظیموں کو جوڑ کر کانگریس کو مضبوط کرے گا تعمیری کانگریس محکمہ: سندیپ دکشت

لکھنؤ، 13 مئی۔ اتر پردیش کانگریس ہیڈکوارٹر نہرو بھون میں تعمیری کانگریس کے قومی صدر و سابق رکنِ پارلیمنٹ سندیپ دکشت نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعمیری کانگریس محکمہ ہم خیال رکھنے والے کانگریس سے باہر کے سماجی تنظیموں، برادریوں اور تحریک سے وابستہ تنظیموں کو جوڑنے کا کام کرے گا۔ تعمیری کانگریس محکمہ آئندہ اسمبلی انتخابات کے وقت کانگریس انڈیا اتحاد کو جتوانے میں اپنی اہم کردار ادا کرے گا۔ پریس کانفرنس میں سابق رکنِ پارلیمنٹ اور تعمیری کانگریس کے قومی صدر سندیپ دکشت کے ساتھ نمایاں طور پر وار روم انچارج سنجے دکشت، میڈیا نائب چیئرمین منیش ہندوی، سینئر ترجمان انشو اوستھی، ترجمان علیم اللہ خان اور ترجمان پریانکا گپتا موجود رہیں۔ تعمیری کانگریس کے قومی صدر دکشت نے تعمیری کانگریس کی موجودہ وقت میں ضرورت اور کانگریس سے باہر کی تنظیموں، برادریوں اور تحریک سے وابستہ تنظیموں کو جوڑنے پر تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ ملک کی تمام الگ الگ تنظیموں، برادریوں اور آئین کے تئیں نظریہ رکھنے والوں کے ساتھ جڑی رہی ہے۔ حکومت میں رہتے ہوئے ہم نے جب بھی پالیسیاں بنائیں تو تمام تنظیموں اور برادریوں سے رائے مشورہ کیا۔ یہی کام کانگریس پارٹی اپوزیشن میں رہتے ہوئے بھی کر رہی ہے، جس کا کام تعمیری کانگریس کے تحت بنیادی طور پر لوگوں کو جوڑنے کا ہوگا۔ سندیپ دکشت نے گزشتہ دو دنوں میں مختلف شعبوں سے وابستہ کئی دانشوروں، سماجی کارکنوں، ماہرینِ تعلیم، نوجوان نمائندوں اور سول سوسائٹی کے اراکین کے ساتھ بامعنی گفتگو اور تبادلہ خیال کیا۔ سندیپ دکشت نے کہا کہ سماج کے مختلف طبقات کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ان کے خیالات، تجاویز اور تجربات سنے۔ سول سوسائٹی کے اراکین کی جانب سے تنظیم کے مستقبل کے طریقۂ کار، عوامی مسائل اور تعمیری سیاست کو لے کر کئی اہم تجاویز بھی مشترک کی گئیں۔ دورے کے دوران کئی ون ٹو ون انٹریکشن بھی ہوئے، جن میں سماجی اور سیاسی مسائل پر سنجیدہ گفتگو کی گئی۔ پریس کانفرنس میں جناب سندیپ دکشت نے کہا کہ تعمیری کانگریس کی کارکردگی، تنظیمی ڈھانچے اور اس کے مقصد پر ملک کے عام آدمی کی منشا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعمیری کانگریس کا مقصد سماج کے مختلف طبقات کو جوڑتے ہوئے مثبت، مکالمہ پر مبنی اور عوامی مفاد پر مرکوز سیاست کو مضبوط کرنا ہے۔ تعمیری کانگریس کے قومی صدر و سابق رکنِ پارلیمنٹ سندیپ دکشت نے کہا کہ تعمیری کانگریس ملک میں فکری مکالمہ، جمہوری اقدار اور عوامی شمولیت کو نئی سمت دینے کا کام کرے گی۔

ملک میں ہندی اور علاقائی زبانوں کو نظر انداز کرنا درست نہیں

وکست بھارت کے لیے خود انحصاری ضروری: ڈاکٹر دنیش شرما

لکھنؤ: 13 مئی (پی این ایس) راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ اور اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر دنیش شرما نے کہا ہے کہ ملک میں ہندی اور علاقائی زبانوں کو نظر انداز کرنا کسی بھی صورت مناسب نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندی اور تمام علاقائی زبانیں ایک دوسرے کی حقیقی بہنوں کی مانند ہیں اور بھارت کی ثقافتی و تعلیمی شناخت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ وکست بھارت کا خواب صرف خود انحصاری اور مقامی وسائل کے فروغ کے ذریعے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر دنیش شرما مہاراشٹر کے معروف تعلیمی ادارے "پونے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس مینجمنٹ" کی جانب سے منعقدہ ایک خصوصی طلبہ و اساتذہ مکالمہ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ملک کے مختلف حصوں سے آئے طلبہ، اساتذہ اور تعلیمی ماہرین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ادارے کے مینیجنگ ڈائریکٹر رمن پریت سنگھ نے پروگرام کی صدارت کی۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر دنیش شرما نے کہا کہ مرکزی حکومت علاقائی زبانوں کے فروغ کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سرکاری زبان سے متعلق پارلیمانی کمیٹی کا بنیادی مقصد ہندی کے استعمال کو فروغ دینا ہے اور بی جے پی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد مرکزی وزارتوں میں ہندی کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مطابق پہلے سرکاری دفاتر میں ہندی کا استعمال تقریباً 35 فیصد تھا، جو اب بڑھ کر 65 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت دنیا کے نوجوان ترین ممالک میں شامل ہے اور اس وقت ملک کی تقریباً 65 فیصد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر شرما کے مطابق یہ صورتحال بھارت کے لیے ایک بڑی طاقت ہے، کیونکہ دنیا کے کئی ترقی یافتہ ممالک میں نوجوان آبادی کی شرح کم ہو رہی ہے۔ تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ ملک میں شرح پیدائش میں کمی مستقبل میں بھارت کو نوجوان ملک سے عمر رسیدہ ملک میں تبدیل کر سکتی ہے، اس لیے نوجوانوں کو باصلاحیت اور ہنرمند بنانا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی پالیسیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نوجوانوں کو اسکل ڈیولپمنٹ کے ذریعے روزگار کے قابل بنانے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ ان کے مطابق آج کے نوجوان صرف روایتی ملازمتوں تک محدود نہیں رہنا چاہتے بلکہ مختلف پیشہ ورانہ شعبوں میں اپنی شناخت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت نے اسکل انڈیا جیسی اسکیموں کے ذریعے نوجوانوں کو ہنرمند بنانے کی مہم شروع کی ہے۔ اتر پردیش کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر دنیش شرما نے کہا کہ ریاست آج تیزی سے ترقی کی

راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کی وجہ سے نوجوانوں کو جلد روزگار کے مواقع مل رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک وقت تھا جب انفراسٹرکچر کے حوالے سے صرف ممبئی اور گجرات کا نام لیا جاتا تھا، لیکن آج اتر پردیش بہترین سڑکوں، بہتر رابطہ نظام اور مضبوط قانون و انتظام کی وجہ سے نئی شناخت حاصل کر چکا ہے۔ اپنے امریکہ کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ذہانت اور قابلیت کے معاملے میں بھارتی طلبہ دنیا میں سب سے آگے ہیں۔ ان کے مطابق ہندوستانی طلبہ ہر سوال کا جواب دینے اور ہر چیلنج کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ بڑی تعداد میں باصلاحیت نوجوان بیرون ملک جا رہے ہیں اور کہا کہ ملک کو اس "برین ڈرین" کو روکنے کی ضرورت ہے تاکہ بھارتی صلاحیتیں بھارت کی ترقی میں استعمال ہو سکیں۔ ڈاکٹر دنیش شرما نے وزیر اعظم مودی کی حالیہ اپیل، جس میں غیر ضروری سونا خریدنے اور فضول بیرونی سفر سے گریز کرنے کی بات کہی گئی تھی، کی بھی حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ روس-یوکرین جنگ، امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی اور عرب ممالک کے حالات نے پوری دنیا کی معیشت پر منفی اثر ڈالا ہے۔ ایسے میں بھارت کو اپنی معیشت مضبوط رکھنے اور زرمبادلہ کے ذخائر محفوظ رکھنے کے لیے محتاط مالی رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی بحران بھارت کی پیدا کردہ صورتحال نہیں بلکہ بین الاقوامی سپلائی چین میں آنے والی رکاوٹوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے باوجود بھارت اپنی مضبوط معیشت اور متوازن خارجہ پالیسی کے باعث عالمی سطح پر ایک بااثر ملک کے طور پر ابھر رہا ہے۔ پروگرام کے اختتام پر ڈاکٹر دنیش شرما نے مختلف ریاستوں سے آئے اساتذہ اور طلبہ سے بھی خطاب کیا اور انہیں ملک کی ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دی۔

اے آئی مقابلے میں لینگویج یونیورسٹی کے طالب علم کا امتیازی کارنامہ، ایک لاکھ روپے انعام

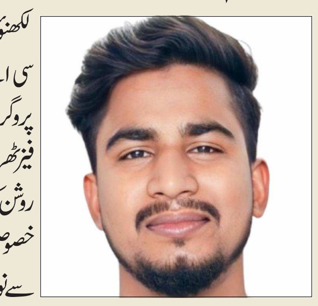

لکھنؤ، 13 مئی: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ایم سی اے طالب علم محمد صفدر انصاری نے سنگ انوویشن کیمپس پروگرام کے تحت آرٹیفیشل انٹیلی جنس زمرے میں سی آئی سی فیز تھرڈ میں کے اسٹیٹ ٹاپر کا اعزاز حاصل کر کے یونیورسٹی کا نام روشن کیا ہے۔ پروگرام کے اختتامی اور اعزازیہ تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود یوگیندر اپادھیائے نے شرکاء کو اعزازات سے نوازا ہے۔ ای ایس سی آئی کے مطابق محمد صفدر انصاری کو اس نمایاں کامیابی پر ایک لاکھ روپے نقد انعام، ایک لیپ ٹاپ اور سیمسنگ کے گڑگاؤں ہیڈکوارٹر اور سیمسنگ ریسرچ انسٹیٹوٹ کے تعلیمی دورے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے محمد صفدر انصاری کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی نہ صرف ایک طالب علم کی انفرادی محنت، لگن اور صلاحیتوں کا اعتراف ہے بلکہ یونیورسٹی کے اُس تعلیمی وژن کی بھی عکاس ہے جس کے تحت طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی، اختراع اور صنعت سے ہم آہنگ مہارتوں سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ آج کا دور مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور اختراعی علوم کا دور ہے، ایسے میں ضروری ہے کہ طلبہ کو صرف نظریاتی تعلیم تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انھیں عملی تربیت، صنعتی اشتراک اور جدید تکنیکی پلیٹ فارمز سے بھی جوڑا جائے۔ انھوں نے کہا کہ سیمسنگ انوویشن کیمپس جیسے پروگرام طلبہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو نکھارنے، ان میں تخلیقی سوچ پیدا کرنے اور عالمی سطح کے مواقع تک رسائی فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ وائس چانسلر نے مزید کہا کہ لینگویج یونیورسٹی مستقبل میں بھی صنعتوں اور معروف اداروں کے اشتراک سے ایسے تربیتی اور ہنرمندی پر مبنی پروگرام منعقد کرتی رہے گی تاکہ طلبہ بدلتی ہوئی عالمی ضروریات کے مطابق خود کو تیار کر سکیں اور ملک و قوم کی ترقی میں موثر کردار ادا کریں۔ یونیورسٹی کے اساتذہ، افسران اور طلبہ نے محمد صفدر انصاری کو اس نمایاں کامیابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

پرتیک یادو کی موت کے بعد حرکت میں آئی لکھنؤ پولیس

اہلیہ اپرنا یادو کے گھر کی ہوگی جانچ، پوسٹ مارٹم ہاؤس پہنچے اکھلیش یادو

لکھنؤ: 13 مئی (پی این ایس) ملائم سنگھ یادو کے چھوٹے بیٹے اور اپرنا یادو کے شوہر پرتیک یادو کی اچانک موت کے بعد لکھنؤ پولیس نے معاملے کی جانچ تیز کر دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق پولیس جلد ہی اپرنا یادو کی رہائش گاہ جائے گی اور یہ جاننے کی کوشش کرے گی کہ موت سے قبل پرتیک یادو گھر میں کن حالات میں موجود تھے۔ پولیس نے پرتیک یادو کا موبائل فون بھی اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ ذرائع کے مطابق بدھ کی صبح پرتیک یادو اپنے گھر کے کچن میں بے ہوشی کی حالت میں پائے گئے تھے۔ اس کے بعد انہیں فوری طور پر سول اسپتال لکھنؤ لے جایا گیا، تاہم ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ گھر میں موجود افراد نے صبح

5:55 بجے اسپتال کو اطلاع دی تھی اور تقریباً 6 بجے انہیں اسپتال لایا گیا۔ فی الحال ان کی موت کی اصل وجہ واضح نہیں ہو سکی ہے۔ پرتیک یادو کی لاش پوسٹ مارٹم کے لیے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی بھیج دی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق پوسٹ مارٹم کے لیے ڈاکٹروں کے پینل میں ڈاکٹر موسمی اور ڈاکٹر شیولی کے نام طے کیے گئے ہیں، جبکہ ایک سینئر ڈاکٹر پورے عمل کی نگرانی کریں گے۔ پوسٹ مارٹم سے پہلے ویڈیوگرافی کی رسمی کارروائی مکمل کر لی گئی ہے۔ حکام کے مطابق پورے پوسٹ مارٹم کی ویڈیو ریکارڈنگ کی جائے گی اور چار ڈاکٹروں کی ٹیم اس عمل میں شامل ہوگی۔ واقعے کے پیش نظر پوسٹ مارٹم ہاؤس کے اطراف سکیورٹی بھی سخت کر دی گئی ہے۔ اکھلیش یادو بھی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کے پوسٹ مارٹم ہاؤس پہنچ گئے۔ وہ سیدھے ڈاکٹروں کے کمرے میں گئے۔ بھائی کے انتقال پر اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پر بھی تعزیتی پیغام جاری کیا ہے۔ اپرنا یادو منگل کی رات دہلی میں موجود تھیں۔ شوہر کی موت کی اطلاع ملنے کے بعد وہ فوری طور پر لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئیں۔ اطلاعات کے مطابق پولیس ان سے بھی گھر کے حالات اور پرتیک یادو کی صحت سے متعلق تفصیلات حاصل کرے گی۔ خاندانی ذرائع کے مطابق 30 اپریل کو پرتیک یادو کو میدانتا اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ڈاکٹروں کی جانب سے مکمل صحت یابی تک اسپتال میں رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا، لیکن پرتیک یادو نے اپنی مرضی سے اسپتال چھوڑ دیا اور گھر واپس آ گئے تھے۔ اس کے بعد وہ گھر پر ہی صحت یاب ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

نئی دہلی واقع چیف انجینئر جمنا دفتر کا وزیر جل شکتی کے بدست افتتاح

لکھنؤ: 13 مئی۔ آج، 13 مئی 2026 کو، اوکھلا، نئی دہلی میں واقع نئی تعمیر شدہ "چیف انجینئر - یمونا" دفتر کی عمارت کا افتتاح جناب سواتنتر دیو سنگھ جی، وزیر جل شکتی، اتر پردیش حکومت نے کیا۔ اس موقع پر، یمنا پروجیکٹ آرگنائزیشن کے ذریعے مکمل کیے گئے کل 16 اہم پروجیکٹوں کا افتتاح اور انہیں عوام کے لیے معنون کیا گیا، جن کی کل منظور شدہ لاگت 8803114 لاکھ روپے ہے اور 6831310 لاکھ روپے کی متوقع لاگت ہے۔ محکمہ کے ذریعہ ان پروجیکٹوں کے کامیاب نفاذ سے 1971804 لاکھ کی بچت یقینی ہوئی۔ وزیر جل شکتی نے محکمہ کی طرف سے سیلاب سے بچاؤ، پشتوں کی مضبوطی، نہروں کی بحالی، بیراج کی حفاظت اور انتظامی بنیادی ڈھانچے کی ترقی سے متعلق کاموں کی تعریف کی اور افسران کو ہدایت دی کہ وہ عوامی مفاد اور آبی وسائل کے تحفظ سے متعلق کاموں کو معیاری اور بروقت مکمل کریں۔ اس پروگرام میں محکمہ کے سینئر افسران، انجینئر، عوامی نمائندے اور دیگر معززین موجود تھے۔

دوبگا پولیس نے 48 گھنٹوں کے اندر اسکوٹی چوری کا کیا انکشاف، ایک ملزم گرفتار

دبگا، لکھنؤ۔ راجدھانی کے دبگا تھانہ حلقہ میں چوری کی بڑھتی وارداتوں پر لگام لگانے کے لیے چلائی جا رہی چیکنگ مہم کے دوران پولیس کو بڑی کامیابی ہاتھ لگی ہے۔ بدھ کے دن سرویلنس ٹیم کی مدد سے پولیس نے زیرِ تعمیر تھانہ احاطہ کے پاس سے ایک ملزم کو گرفتار کیا، جس کی شناخت شبّو عالم کے طور پر ہوئی ہے۔ ملزم اس وقت دبگا کے بیگر یا علاقے میں رہ رہا تھا اور اصل طور پر ہردوئی کا باشندہ ہے۔ پولیس کی سخت پوچھ تاچھ میں ملزم کی نشاندہی پر چوری کی دو ایکٹیوا اسکوٹیاں برآمد کی گئیں، جن میں سے ایک سلور اور دوسری گرے رنگ کی ہے۔ یہ گاڑیاں اودھ اِنکلیو کالونی کے باشندگان شعیب مرزا اور محمد سرتاج کے گھر کے پاس سے چوری کی گئی تھیں۔ واقعہ کے سلسلہ میں پولیس نے چوری (بی این ایس کی دفعہ 303(2))، چوری شدہ جائیداد کو بے ایمانی سے حاصل کرنے (بی این ایس کی دفعہ 317(2)) اور چوری کی جائیداد کی تجارت کرنے (بی این ایس کی دفعہ 317(4)) کے تحت مقدمہ درج کر کے ملزم کو عدالتی تحویل میں بھیج دیا ہے۔ اس قابلِ ستائش کارروائی کو انجام دینے والی ٹیم میں انچارج انسپکٹر شری کانت رائے، سب انسپکٹر دھیرج بھاردواج اور اُن کی ٹیم کے دیگر اراکین شامل رہے۔